اضافہ شدہ جدید ایڈیشن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء ۹۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو تو خوب تحقیق کر لو اور جو تمھیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں

مسئلہ تکفیر

اور

اُس کے اُصول و ضوابط

www.KitaboSunnat.com

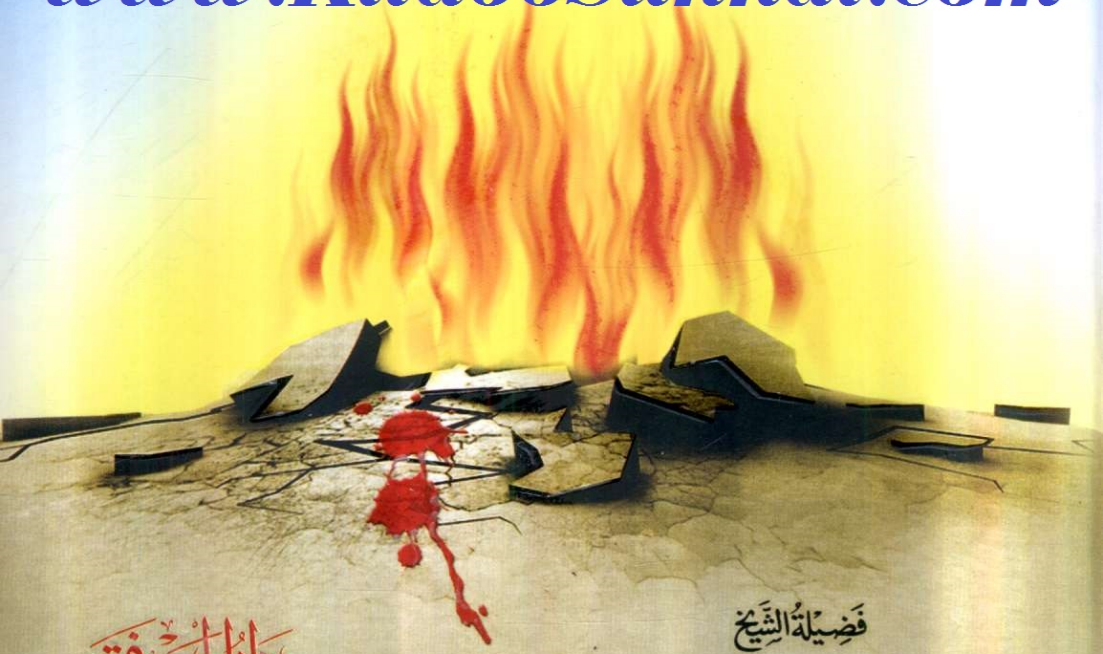

فضیلۃ الشیخ

مفتی ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

دار المعرفۃ

پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء ۹۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو تو خوب تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں

مسئلہ تکفیر

اور

اُس کے اُصول و ضوابط

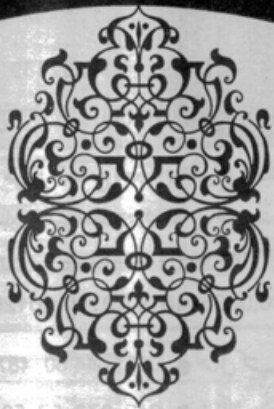

فضیلۃ الشیخ

مفتی ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

الفضل مارکیٹ اردو بازار۔ لاہور

+92 321 42 10 145

دار المعرفۃ پاکستان

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ادارہ تمام کتب معاشرتی اصلاح وتربیت اور نیک نیتی سے شائع کرتا ہے، البتہ مصنف ومترجم کی آراء سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں، تاہم فنی وطباعتی خرابی کی صورت میں کتاب کسی بھی وقت تبدیل کی جاسکتی ہے۔ (ادارہ)

260
ر ب ا ی م

مسئلہ تکفیر
اور
اُس کے اُصول و ضوابط

فضیلۃ الشیخ
مُفتی ابوالحسن مُبشر احمد ربانی عفی عنہ

ڈیلرز

مکتبہ اسلامیہ (لاہور) ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
(فیصل آباد) بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

مکتبۃ الکتاب حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0300 98 88 629

سعودی عرب

- دار الوحیین للنشر والتوزیع ..... مرکز الجامع التجاری شارع باخشب، جدہ ۔ 026336640
- دار القبس للنشر والتوزیع ..... شارع امیر سطام، البیعہ، ریاض، ت ۔ 02681045 ۔ ف: 4351395
- مکتبہ دار الفرقان ..... ریاض، ھاتف: 0507419921,0563064736,01-4358646
- مکتبہ بیت السلام ..... ھاتف: 0502033260,0505440147,01-4460129

ملنے کے پتے

- مکتبہ قدوسیہ ..... اردو بازار لاہور 487 60 44 - 0321
- نعمانی کتب خانہ ..... اردو بازار لاہور 865 21 373 042
- اسلامی اکیڈمی ..... اردو بازار لاہور 587 57 373 042
- دار الکتب السلفیہ ..... اردو بازار لاہور 505 61 373 042
- کتاب سرائے ..... اردو بازار لاہور 318 20 373 042
- مکتبہ بیت السلام ..... اُردو بازار، لاہور 422 20 373 042

دار المعرفۃ پاکستان
الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
+92 321 42 10 145

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرضِ ناشر ---------- 9
- حامداً و مصلّیاً و مسلّماً ---------- 11
- حرفِ آغاز ---------- 12
- کفر صرف شرعی دلائل سے ثابت ہوتا ہے ---------- 12
- قاضی شوکانی کی تنبیہ ---------- 13
- امام غزالی اور مسئلہ تکفیر ---------- 16
- امام ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری کا اعلان حق ---------- 16
- شیخ الاسلام والمسلمین امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا آخری قول ---------- 17
- جہلاء کا علماء کی تکفیر کرنا سب سے بڑا منکر ---------- 18
- امام ابن دقیق العید کی توضیح ---------- 18
- علم میں ناپختہ لوگوں کا تکفیر کرنا ---------- 19
- اگر کسی میں کئی وجوہاتِ کفر ہوں اور ایک مانع کفر ہو ---------- 19
- اگر کسی میں سو وجوہاتِ کفر ہوں اور ایک وجہ ایمان ہو پھر؟ ---------- 20
- مسلمان مملکتوں کے حکمرانوں کے بارے میں ایک ---------- 23
- وضاحت ایک استفسار کے جواب میں ---------- 23
- ایک حدیث کے فوائد میں تیسرا فائدہ ---------- 25
- ایک اور حدیث کا دوسرا فائدہ ---------- 25
- ایک اور حدیث کا پہلا فائدہ ملاحظہ ہو ---------- 26
- ایک اور حدیث کے فوائد ---------- 26
- ایک اور حدیث کے فوائد ملاحظہ ہوں ---------- 26
- ابن القیم اور اقسام کفر ---------- 31

پہلی فصل..... **تمہید** ---------- 33

- تجدید ایمان ---------- 34

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دین صرف اسے ملتا ہے جس سے اللہ محبت کرتا ہے ---- 35
- کفر کا مفہوم ---- 36
- خلاصۃ القول ---- 37
- کفر کتنے طریقوں سے ممکن ہے.....؟ ---- 38
- اوّل .....کفر اعتقادی ---- 39
- خلاصۃ القول ---- 40
- دوم .....کفر قولی ---- 40
- سوم .....کفر عملی ---- 40
- ابن القیم اور اقسام کفر ---- 40
- خوارج کا اہل السنہ کو مرجئہ کہنا ---- 41

دوسری فصل..... **لفظ کفر کے اطلاقات** ---- 45

- لفظ کفر کا اطلاق کفر اکبر پر ---- 45
- آیاتِ قرآنی سے دلائل ---- 45
- احادیث صحیحہ سے دلائل ---- 46
- کافر کو نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے ---- 48
- قیامت والے دن کافر کو چہرے کے بل اٹھایا جائے گا ---- 48
- لفظ کفر کا اطلاق کفر اصغر پر ---- 52
- کفرانِ نعمت ---- 52
- ابن عباس رضی اللہ عنہما اور آیت حکیم ---- 53
- احادیث نبویہ اور کفر اصغر ---- 56
- لفظ کفر پر دیگر الفاظ کا اطلاق ---- 59
- لفظ ''شرک'' پر کفر کا اطلاق ---- 60
- تارک صلاۃ کے کافر ہونے میں اختلاف ---- 62
- لفظ ''ظلم'' کا کفر پر اطلاق ---- 64
- لفظ ''فسق'' کا کفر پر اطلاق ---- 68
- معاصی اور ذنوب پر فسق کا اطلاق ---- 70

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کفر کے بعض نتائج ---------- 72
  - ① کفار کے اعمال باطل ہیں ---------- 72
  - ② کفار کی عقلوں پر پردہ پڑ چکا ہے ---------- 76
  - ③ کفار کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے ---------- 78
  - ④ کفار اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم رہیں گے ---------- 80
- آپس میں ایک دوسرے پر طعن کرنا ---------- 80
- کفار کی صفات قرآن مجید کی روشنی میں ---------- 83
  - ① باطل کی اتباع ---------- 83
  - ② خواہشات نفسانی کی پیروی ---------- 83
  - ③ حد سے گزرنا ---------- 85
  - ④ اللہ پر اعتراض کرنا ---------- 85
  - ⑤ حق سے منہ پھیرنا ---------- 86
  - ⑥ فساد پھیلانا ---------- 88
  - ⑦ بخل ---------- 90
  - ⑧ اختلاف اور تفرقہ بازی ---------- 90
  - ⑨ غرور اور تکبر ---------- 91
  - ⑩ جہالت ---------- 93
  - ⑪ دُنیا سے محبت ---------- 95
  - ⑫ خسارہ اور گھاٹا ---------- 96
  - ⑬ خیانت ---------- 97
  - ⑭ ذلت ---------- 98
  - ⑮ استہزاء اور مذاق ---------- 99
  - ⑯ شقاوت قلبی ---------- 100
  - ⑰ بدترین مخلوق ---------- 100
  - ⑱ گمراہی ---------- 100
  - ⑲ طغیانی ---------- 101

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ⑳ ظلم ---------- 102
- ㉑ عداوت ---------- 103
- ㉒ تحریف وعناد ---------- 104
- ㉓ غفلت ---------- 106
- ㉔ اہل ایمان کے ساتھ غیظ وغضب ---------- 106
- ㉕ فسق وفجور ---------- 106
- ㉖ کتمانِ علم ---------- 107
- ㉘ حق سے کراہت ---------- 107
- ㉙ اہل ایمان کے خلاف خفیہ سازشیں ---------- 109
- ㉚ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت ---------- 110
- ㉛ مکروفریب ---------- 110
- ㉜ خیر سے منع کرنا ---------- 111
- ㉝ نقض عہد ---------- 112
- ㉞ کفرانِ نعمت ---------- 112
- ㉟ ہزیمت ---------- 113
- ㊱ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ---------- 114
- ㊲ اللہ کے حکم کے بغیر تحکیم کرنا ---------- 116

❁ کفر کی مختلف صورتیں ---------- 117

- ① ارتداد ---------- 118
- ② شرک ---------- 119
- ③ اللہ کی راہ سے روکنا ---------- 119
- ④ اللہ تعالیٰ سے محاربت ---------- 121
- ⑤ رسول اللہ ﷺ سے محاربت ---------- 122

❁ حکم کے اعتبار سے کفر کی انواع ---------- 124

❁ کفر اکبر کی اقسام ---------- 127

- ① کفر تکذیب ---------- 127

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

◇ اللہ کی آیات سے انکار اور اس کی جزاء ---------- 128
◇ آخرت سے انکار اور اس کی جزاء ---------- 129
◇ رسولوں سے انکار اور اس کی جزاء ---------- 131
◇ حق سے انکار اور اس کی جزاء ---------- 132
◇ صدق کا انکار اور اس کی جزاء ---------- 132
◇ نعمتوں کی تکذیب ---------- 132
◇ قرآن مجید کی تکذیب ---------- 133
◆ ② کفر جحود ---------- 133
◆ ③ کفر عناد ---------- 134
◆ ④ کفر نفاق ---------- 137
◆ ⑤ کفر اعراض ---------- 137
◇ اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں سے اعراض اور اس کی مذمت ---------- 139
◇ حق سے اعراض اور اس کی مذمت ---------- 141
◇ اللہ کے ذکر سے اعراض اور اس کی مذمت ---------- 143
◇ قرآن مجید سے اعراض اور اس کی مذمت ---------- 143
✖ جہال ---------- 144
✖ جدال ---------- 144
✖ مشرکین ---------- 144
✖ منافقین ---------- 145
✖ یہود ---------- 146
◆ ⑥ کفر شک ---------- 146
تیسری فصل..... **تکفیر اور اس کے اصول و ضوابط** ---------- 147
❁ خلاصۃ القول ---------- 160
ضابطہ نمبر1..... تکفیر شرعی اُمور میں سے ایک حکم ---------- 161
❁ خلاصۃ القول ---------- 170
ضابطہ نمبر2..... قیام حجت اور زوال شبہات ---------- 171

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- خلاصۃ القول ---------- 183
- امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابوالحسن الاشعری کا آخری فیصلہ ---------- 204
- خلاصۃ القول ---------- 214

ضابطہ نمبر3..... تکفیر میں اصول اور فروعی مسائل کی کوئی تخصیص نہیں ---------- 215
- خلاصۃ القول ---------- 224

ضابطہ نمبر4..... دقیق اور مخفی مسائل میں عذر قبول کرنا ---------- 225
- خلاصۃ القول ---------- 228

ضابطہ نمبر5..... جہالت عام اور اہل علم کی قلت ---------- 229
- خلاصۃ القول ---------- 236

ضابطہ نمبر6..... کم علم یا صحیح علم کے اخذ کرنے سے عاجز شخص ---------- 237
- خلاصۃ القول ---------- 240

ضابطہ نمبر7..... تکفیری مسائل میں مقلد کا حق کی معرفت رکھنا اور نہ رکھنا ---------- 241
- خلاصۃ القول ---------- 246

ضابطہ نمبر8..... لاعلمی میں خطا کا ارتکاب ---------- 247
- خلاصۃ القول ---------- 258

ضابطہ نمبر9..... مختلف شخصیات کے احوال کو مدنظر رکھنا ---------- 259
- خلاصۃ القول ---------- 264

ضابطہ نمبر10..... کفر کی اصل اور اس کی مختلف شاخیں ---------- 265
- خلاصۃ القول ---------- 274

ضابطہ نمبر11..... ہر کفر کا مرتکب کافر نہیں ہوتا ---------- 275
- خلاصۃ القول ---------- 278

ضابطہ نمبر12..... دو چیزوں کا بندہ میں جمع ہونا ---------- 279
- خلاصۃ القول ---------- 290

ضابطہ نمبر13..... تکفیر پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہونا ---------- 291
- خلاصۃ القول ---------- 297
- مصادر و مراجع ---------- 298

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

پوری دُنیا تباہی کے دھانے پر ہے، خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف پوری دُنیا متحد ہو کر انہیں ورغلا کر اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں جھونکنا چاہتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ بھی انہی کی طرح ہو جائے اور ان کے قلوب واذہان سے اسلام کو نکال کر افکارِ باطلہ و فاسدہ بھر دیے جائیں۔ اسلام کا امن وسلامتی والا چہرہ داغدار ہو جائے اور قتل و غارت گری عام ہو جائے۔ اس کھیل کو کھیلنے کے لیے دشمنانِ اسلام نے اپنے ہی لوگوں کے چہرے اسلامی بنا کر مسلمان ممالک میں پھیلا دیے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر متقی، پرہیز گار، نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے پابند، قرآن کے قاری وغیرہ ہوتے ہیں اور انہیں غیر محسوس انداز کے ساتھ مسند افتا پر فائز کر دیا جاتا ہے جو "انت کافر" کے فتوے صادر کرتے ہیں۔ ہماری بھولی اُمت لاعلمی میں ان کی آلہ کار بن جاتی ہے اور اس طرح کفار کے مقاصد پورے ہو رہے ہیں۔ اللھم اھدھم.

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الکفر حکم شرعی و إنما یثبت بالادلة الشرعیة"

''کفر ایک شرعی حکم ہے اور یہ صرف شرعی ادلہ سے ثابت ہوتا ہے۔''

گویا کسی ایک فرد کو اختیار نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہے۔ اس کا اختیار صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پاس ہے۔ موجودہ حالات میں جب ہر طرف نفرت کا ماحول، آپس میں لڑوانے کی سازشیں کی جارہی ہیں.....تو پاکستان اور خصوصاً اسلام کی قباء کے لیے معروف عالم دین ومفتی فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ نے اس موضوع پر بڑی ہی فکری و دعوتی تحریر لکھی ہے۔ جسے انھوں نے ''مسئلہ تکفیر اور اس کے اصول وضوابط'' کا نام دیا ہے۔

اس کتاب میں موجودہ دور کے خطرناک ترین فتنہ مسئلہ تکفیر کا مدلل ومسکت جواب مرتب کیا گیا ہے تاکہ لوگ اس اہم مسئلہ کو سمجھ سکیں۔ یہ کتاب ہر گھر کی ایک اہم ضرورت ہے جسے شیخ محترم نے بڑے علمی انداز میں مدون کیا ہے۔ اللھم زد فزد.

اس کتاب کی افادیت ومقبولیت کے پیش نظر اسے دوبارہ اضافہ جات کے ساتھ شایع کرنے کی سعادت "**دار المعرفہ**" کو حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ یہ کتاب ناشر، اُمت مسلمہ اور پاکستان بھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے خیر و بھلائی اور آپس کے بھائی چارے کے سبب بن جائے۔ آمین یارب العالمین

آخر میں ہم جملہ معاونین کمپوزر، ڈیزائنر، پروف ریڈر کے بھی مشکور ہیں۔ جنہوں نے دل کی گہرائیوں سے اس کتاب کو پڑھا اور اسے خوبصورت بنانے میں ہماری مدد کی۔ خاص طور پر اپنے برادرم اور مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کے شاگرد ابو محمد عبداللہ اختر حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے شیخ محترم کے ساتھ مل کر اضافہ جات کی نشان دہی و دیگر کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں تا آخر ساتھ دیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ!

اے اللہ!

اس کتاب کو ملک پاکستان خصوصاً اسلام کے لیے تکفیر جیسے خطرناک فتنہ سے بچنے کا ذریعہ بنا دے۔

آمین یارب العالمین!

ابو ابراہیم ابراہیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامداً و مصلّیاً و مسلّماً

عصر حاضر کے فتن میں سے تکفیر و تفجیر ایک اندوھناک اور وحشت ناک فتنہ ہے۔ جس کی لپیٹ میں تقریباً تمام بلادِ اسلامیہ آ چکے ہیں۔ یہود و ہنود اپنی مکاری کو بروئے کار لاتے ہوئے سیدھے سادے مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھانس کر ان سے قتل و غارت گری اور لوٹ مار کا کام لے رہے ہیں۔ ہم نے کئی سال قبل اس فتنے کو بھانپتے ہوئے اس پر کام کیا اور ملک کے طول و عرض میں جا جا کر سوئی ہوئی مسلمان قوم کو بروقت آگاہ کیا، پھر ایک دعوتی اور فکری کتاب مرتب کی جس میں تکفیر اور اس کے اصول و ضوابط کو اختصاراً مدون کیا اور اسے دار الاندلس سے طبع کیا گیا۔ لیکن افسوس! طباعت کے مراحل سے کتاب گزر تو گئی لیکن نہ اس کی کامل فہرست بنائی گئی اور نہ ہی پروف ریڈنگ پر کوئی خاص محنت کی گئی۔ اب دوبارہ اس کتاب کو میں فضیلۃ الشیخ ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ، مدیر "**دار المعرفہ**" کے حوالے کر رہا ہوں۔ ان کے ادارہ کی تمام کتب محترم القام بھائی عبد الرؤف طبع کرتے ہیں جن کی محنت ہائے شاقہ سے کئی علمی کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں۔ امید واثق ہے کہ وہ اس کتاب کے موضوع کی اہمیت کی طرح اس کی طباعت کی خدمت کا صحیح حق ادا کریں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے اس مبارک عمل میں برکات کثیرہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات و آفات سے محفوظ رکھے اور اس کتاب کو میرے لیے، اس کے ناشر، قاری اور معاون کے لیے نجات کا وسیلہ و کفیلہ بنائے اور اس فتنے کی تباہیوں سے ہر مسلم کو محفوظ فرمائے۔ آمین

اخوکم فی اللّٰہ خادم العلم واھلہ
ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ
رئیس مرکز الحسن
882/P مبزاہ زار، لاہور
13 شعبان المعظم 1437ھ
21 مئی 2016ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَیَانَ وَاَخْرَجَهُ مِنْ ظُلْمَةِ التَّکْفِیْرِ وَالطُّغْیَانِ وَأُصَلِّیْ وَأُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ، اَمَّا بَعْدُ!

عصر حاضر میں بے شمار فتن سر اٹھا چکے ہیں جو امت مسلمہ کو تباہی و بربادی کی طرف دھکیل رہے ہیں اور معاشرے و سوسائٹی کے لیے زہر قاتل ہیں، جیسے عریانی و فحاشی، بے راہ روی، جنسی آزادی، عورت کا تجارتی اشتہاروں کی زینت بننا، اختلاط مرد و زن، جادوگروں اور کاہنوں کی کارستانیاں، قتل و غارت گری اور کشت و خون وغیرہ ان میں سے انتہائی خطرناک اور وحشت ناک فتنہ کسی مسلم کو کافر قرار دے کر اس کے خون، مال اور عزت کو مباح سمجھنا اور پھر ان کے دردناک قتل کی ویڈیوز جاری کر کے مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلانا اور زندہ لوگوں کو آگ میں جلا کر راکھ کر دینا، اور اس اندوہناکی کے پیچھے کم عقل اور بے وقوف لوگوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ عالم کفر پوری آب و تاب کے ساتھ غیر محسوس انداز میں کئی ایسے لوگوں کو استعمال کرتا ہے جو بظاہر بڑے متقی، پرہیز گار، نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے پابند، قرآن کے قاری، ظاہری نظر میں عابد و زاہد اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ مسند افتا پر ایسے لوگوں کو فائز کر دیا گیا جو ایمان و ایقان اور کفر و اسلام کے باریک مسائل سے آگاہ ہونا تو دور کی بات، طہارت و وضو کے مسائل سے بھی کما حقہ واقف نہیں ہوتے۔ ٹی ٹی پی (تحریک طالبان پاکستان) کے کئی نام نہاد مفتیان کا یہی حال ہے، حالانکہ کسی مسلمانوں کو کافر قرار دینا ایک بہت بڑا کام ہے، جس میں انسان کی خواہش، رائے، ظن، تخمین، تعصب مذہبی اور فرقہ وارانہ تقلیدی جمود وغیرہ کو دخل نہیں ہے۔ اس کے لیے بڑی واضح ٹھوس اور کتاب و سنت کی روشن دلیل درکار ہوتی ہے جس میں کسی قسم کی تاویل کا کوئی احتمال نہ ہو۔

کفر صرف شرعی دلائل سے ثابت ہوتا ہے

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الکفر حکم شرعی و إنما یثبت بالأدلة الشرعیة." [1]

[1] مجموع الفتاوی لابن تیمیة: 78/17.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کفر ایک شرعی حکم ہے اور یہ صرف شرعی ادلہ سے ثابت ہوتا ہے۔''

شرعی طور پر کسی شخص کو کافر قرار دینے والے کے لیے علوم کتاب وسنت کا ماہر ہونا ضروری ہے، جو شرعی احکام، اہداف، مقاصد اور اصول وضوابط کا ادراک رکھتا ہو اور ان احکام اور اصول کی تطبیق، لوگوں کے احوال، ان کی اخطاء، تاویلات و جہالت اور قیامِ حجت کی رعایت رکھنے والا ہو۔ غالیوں کے غلو، انتہا پسندوں کی انتہا پسندی اور مفرطین کے افراط وتفریط سے کوسوں دور ہو۔ اس لیے کہ تکفیر کا مسئلہ انتہائی خطیر اور اس کے متابعات یعنی نتائج خطرناک ہیں۔

بری ترین خطاؤں میں سے بعض جہال بدمست افراد کا مسند افتا کو اپنے ہاتھ میں لے کر فتویٰ بازی کرنا اور مسلمانوں کے اموال واعراض اور خونوں کو حلال جاننا اور اس کے لیے مادہ متفجرہ کو بروئے کار لانا ہے۔ تکفیر کا شرعی اصول وضوابط سے ہٹ کر فیصلہ کرنا ایک مرضِ قاتل اور سہم مسموم ہے۔

امت مسلمہ کے اکابر علمائے کرام، زعمائے عظام، قضاۃ فخام اور مفتیانِ ذی وقار نے مسلم کی تکفیر سے ہمیشہ امت کو ڈرایا ہے۔

قاضی شوکانی کی تنبیہ

قاضی قطر یمانی محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اعلم أن الحكم على الرجل المسلم بخروجه من دين الإسلام و دخوله في الكفر لا ينبغي لمسلم يؤمن بالله و اليوم الآخر أن يقدم عليه إلا ببرحان أوضح من شمس النهار فإنه قد ثبت في الأحاديث الصحيحة المروية من طريق جماعة من الصحابة أن من قال لأخيه: يا كافر! فقد باء بها أحدهما، هكذا في الصحيح و في لفظ آخر في الصحيحين و غيرهما من دعا رجلا بالكفر أو قال عدو الله و ليس كذلك إلا حار عليه أي رجع و في لفظ في الصحيح "فقد كفر أحدهما" ففي هذه الأحاديث و ما ورد موردها أعظم زاجر و أكبر واعظ عن التسرع في التكفير." [1]

''جان لو کہ مسلمان آدمی پر دین اسلام سے خروج اور کفر میں دخول کا حکم لگانا کسی ایسے مسلم کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ عزوجل اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ یہ اقدام کرے، مگر ایسی

[1] السيل الجرار: 783/3 ط: دار ابن كثير طبع اول 1421هـ/ 2000م.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشن دلیل ہو جو سورج کی روشنی سے زیادہ واضح ہو۔ اس لیے کہ احادیث صحیحہ جو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے طریق سے مروی ہیں ان میں ثابت ہے کہ جس نے اپنے بھائی سے کہا: ''اے کافر!'' تو یقیناً اس کے ساتھ ان دونوں میں سے ایک لوٹے گا۔ اسی طرح صحیح بخاری (6103) میں اور صحیحین (بخاری: 6045، مسلم: 61) وغیرہما کے الفاظ ہیں: ''جس نے کسی آدمی کو کفر کے ساتھ بلایا، یا کہا: اے اللہ کے دشمن، حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے مگر یہ حکم اسی پر لوٹ آتا ہے۔'' ان احادیث میں اور جو ان کے مقام پر وارد ہوئی ہیں ان میں تکفیر میں جلد بازی کرنے کے بارے بہت بڑی ڈانٹ اور بہت بڑا وعظ و نصیحت ہے۔''

اس کے بعد لکھتے ہیں:

"و قد قال الله عزوجل: ﴿وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا﴾ (النحل: 106) فلا بد من شرح الصدر بالكفر و طمانينة القلب به و سكون النفس إليه فلا اعتبار بما يقع من طوارق عقائد الشر لا سيما مع الجهل بمخالفتها لطريقة الإسلام و لا اعتبار بصدور فعل كفري لم يرد به فاعله الخروج عن الإسلام إلى ملة الكفر و لا اعتبار بلفظ تلفظ به المسلم يدل على الكفر و هو لا يعتقد معناه." [1]

''اور یقیناً اللہ عزوجل نے فرمایا: (اور لیکن جس کا شرح صدر کفر کے ساتھ ہو گیا) تو کفر کے ساتھ شرح صدر اور اس کے ساتھ دل کا اطمینان اور اس کی طرف نفس کا سکون ضروری ہے۔ برے عقائد کے حوادث کے وقوع کا کوئی اعتبار نہیں، خصوصاً جب جہالت کی بنا پر دین اسلام کی مخالفت ہو اور کسی کفریہ فعل کے صادر ہونے کا بھی اعتبار نہیں جب اس کے مرتکب نے ملت اسلام سے ملت کفر کی طرف نکلنے کا ارادہ نہ کیا ہو اور نہ ہی مسلم کے ایسے الفاظ کا کوئی اعتبار ہے جو کفر پر دلالت کرتے ہوں اور وہ ان معانی کا وہ اعتقاد نہ رکھتا ہو۔''

اسی طرح بعض وہ احادیث جن میں کسی فعل کے سرانجام دینے پر لفظ کفر وارد ہوا ہے جیسے:

((لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض.)) [2]

''میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا، بعض تمہارے بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔''

ان کو ذکر کرنے کے بعد قاضی یمن محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[1] السيل الجرار: 784/3.
[2] صحيح بخاري: 1739, 7079.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إذا ضاقت عليك سبل التأويل و لم تجد طريقا تسلكها في مثل هذه الأحاديث فعليك أن تقرها كما وردت و تقول من أطلق عليه رسول الله ﷺ اسم الكفر فهو كما قال و لا يجوز إطلاقه على غير من سماه رسول الله ﷺ من المسلمين كافرا إلا من شرح بالكفر صدرا فحينئذ تنجو من معرة الخطر و تسلم من الوقوع في المحنة فإن الإقدام على ما فيه بعض البأس لا يفعله من يشح على دينه و لا يسمح به فيما لا فائدة فيه و لا عائدة."[1]

''جب تجھ پر تاویل کے راستے تنگ ہو جائیں اور ان جیسی احادیث کے بارے میں تو کوئی راستہ اختیار کرنے کی صورت نہ پائے تو تجھ پر لازم ہے کہ ان احادیث کو اسی طرح برقرار رکھ جیسے وہ وارد ہوئی ہیں اور تو کہہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے کفر کا نام لیا ہے وہ اسی طرح ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا: اور مسلمانوں میں سے جس کسی پر رسول اللہ ﷺ نے کافر ہونے کا اطلاق کیا ہے ان کے سوا کسی اور پر کفر کا اطلاق کرنا جائز نہیں ہے، سوائے اس کے جس کا شرح صدر کفر کے ساتھ ہو چکا ہے تو اس وقت تو مصائب کے عیب سے نجات پا جائے گا اور مشقت میں واقع ہونے سے بچ جائے گا۔ اس لیے کہ جس کام میں کچھ خطرات ہوں اپنے دین کا حریص آدمی اس کا جلدی ارتکاب نہیں کرتا اور نہ ہی اس کام کو روا رکھتا ہے جس میں کوئی فائدہ اور بھلائی نہ ہو۔''

پھر فرماتے ہیں:

"فحتم على كل مسلم أن لا يطلق كلمة الكفر إلا على من شرح بالكفر صدرا ..... و هذا الحق ليس به خفاء."[2]

''ہر مسلم پر لازم ہے کہ وہ کلمہ کفر کا اطلاق صرف اسی پر کرے جس کا کفر کے ساتھ شرح صدر ہو چکا ہو..... اور یہ ایسا حق ہے جس میں کسی طرح کی پیچیدگی نہیں ہے۔''

بقول شاعر:

يأبى الفتى إلا اتباع الهوى
و منهج الحق له واضح

''نوجوان شخص خواہش کی پیروی کے سوا (ہر چیز) کا انکاری ہے، حالانکہ اس کے لیے حق واضح ہو چکا ہے۔''

---

[1] السيل الجرار: 3/784-785.

[2] السيل الجرار: 3/785.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام غزالی اور مسئلہ تکفیر

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و الذي ينبغي ان يميل المحصل إليه الإحتراز من التكفير ما وجد إليه سبيلا، فإن استباحة الدماء و الأموال من المصلين إلى القبلة المصرحين بقول لا إله إلا الله محمد رسول الله خطأ، و الخطأ في ترك ألف كافر في الحياة أهون من الخطأ في سفك محجمة من دم مسلم." ❶

''اور تکفیر سے بچنا چاہیے جب تک انسان اس کی طرف کوئی راہ پاتا ہے، تو یقیناً قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں، ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' صراحت سے کہنے والوں کے خون اور اموال کو مباح سمجھنا خطا ہے اور ایک ہزار کافر چھوڑنے کی خطا کرنا کسی ایک مسلمان کے خون سے ہاتھ رنگنے کی خطا سے زیادہ ہلکا ہے۔''

امام غزالی رحمہ اللہ کا یہ قول حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے (فتح الباري بشرح صحيح البخاري، باب: 7، 192/16 ط: دار طيبة، 300/12 ط سلفية) کتاب استتابة المرتدين کے تحت درج کیا ہے۔

امام ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری کا اعلان حق

امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی 748ھ) لکھتے ہیں:

"رأيت للأشعري كلمة أعجبتني و هي ثابتة رواها البيهقي، سمعت أبا حازم العبدوي، سمعت زاهر بن أحمد السرخسي يقول: لما قرب حضور أجل أبي الحسن الأشعري في داري ببغداد، دعاني فأتيته، فقال: إشهد على أني لا أكفر أحدا من أهل القبلة، لأن الكل يشيرون إلى معبود واحد، و إنما هذا كله اختلاف العبارات." ❷

''میں نے اشعری کا ایک کلام دیکھا جس نے مجھے حیرت و تعجب میں ڈال دیا اور وہ ثابت ہے اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے انہوں نے کہا: میں نے ابو حازم العبدوی سے سنا، انہوں نے

❶ الاقتصاد فی الاعتقاد، ص: 143، ط: مکتبہ صبیح

❷ سير أعلام النبلاء: 88/15، ط: مؤسسة الرسالة ترجمة الأشعري، رقم: 51.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ میں نے زاہر بن احمد السرخسی سے سنا وہ کہتے ہیں: ''جب میرے گھر میں بغداد کے اندر ابوالحسن الاشعری کی موت کا وقت قریب ہو گیا، تب انہوں نے مجھے بلایا تو میں ان کے پاس آیا، انہوں نے کہا: ''مجھ پر گواہ ہو جا، میں اہل قبلہ میں سے کسی ایک کی بھی تکفیر نہیں کرتا۔ اس لیے کہ تمام ایک معبود کی جانب اشارہ کرتے ہیں اور یہ سب محض عبارات کا اختلاف ہے۔''

یہ ابوالحسن الاشعری وہ ہیں جو اشاعرہ کے امام ہیں۔ یہ پہلے معتزلی تھے، انہوں نے معتزلہ کی حمایت میں کتب لکھی تھیں اور پھر خود ہی ان کو باطل قرار دے دیا اور علمائے دیوبند اور علمائے بریلوی انہیں عقیدے میں اپنا امام مانتے ہیں۔ انہوں نے آخری زندگی میں کلمہ حق بلند کیا اور اہل السنۃ اہل الحدیث کا منہج اختیار کیا اور اہل القبلہ کی تکفیر سے رجوع کر لیا۔ لیکن ان کے ماننے والوں نے غلط روش اپنائی اور آج مسلمانانِ عالم کی تکفیر پر کمربستہ ہیں اور محض تکفیر ہی نہیں بلکہ تقتیل و تفجیر (قتل کرنا اور دھماکے کرنا) کی آخری حدود کو چھو رہے ہیں۔ هداهم الله تعالى الى صراط مستقيم.

شیخ الاسلام والمسلمین امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا آخری قول

امام ذہبی رحمہ اللہ ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ کا کلام نقل کرنے کے بعد اپنے اور اپنے شیخ محترم ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''قلت و بنحو هذا أدين، و كذا كان شيخنا ابن تيمية في أواخر أيامه يقول: أنا لا أكفر أحدا من الأمة، و يقول: قال النبي ﷺ لا يحافظ على الوضوء إلا مؤمن فمن لازم الصلوات بوضوء فهو مسلم.'' ❶

''میں کہتا ہوں کہ میں اس طرز کو اپناتا ہوں اور اسی طرح ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں کہتے تھے کہ میں امت میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتا اور کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وضو کی حفاظت مومن کے علاوہ کوئی نہیں کرتا۔'' تو جس نے وضو کے ساتھ نمازوں کو لازم کر لیا وہ مسلم ہے۔'' ❷

❶ سير أعلام النبلاء: 88/15.

❷ جس حدیث کا امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے: وہ سنن ابن ماجه (277)۔ مسند احمد (60/37، رقم: 22378، 109/37، رقم: (22433)، شرح السنة (155)، مسند طيالسي (996)، تعظيم قدر الصلاة (168)، المستدرك للحاكم: (130/1)، البيهقي (82/1، رقم: 457)، التمهيد (318/24)، ابن ابي شيبة (5/1، 6)، المعجم الصغير للطبراني (8، 1011)، المعجم الاوسط له (7015)، و مسند الشاميين (1335)، المعجم الكبير (1444)، مسند الدارمي (656)، ابن حبان (1047) وغیرہا میں موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوا کہ امام ذہبی اور ان کے شیخ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی آخری فیصلہ یہی ہے کہ وہ کسی مسلم کی تکفیر نہیں کرتے تھے اور احتیاط کی روش اپنانے میں ہی خیر ہے۔ بعض جہال امام ابن تیمیہ وغیرہ کی مجمل عبارات پیش کر کے لوگوں کی تکفیر پر کمربستہ ہیں، جو اسلام اور اہل اسلام کے لیے بدنما دھبہ ہیں۔ ایسے جہال علمائے کرام کی تکفیر سے بھی نہیں چوکتے۔

جہلاء کا علماء کی تکفیر کرنا سب سے بڑا منکر

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی نظر میں یہ ایک بہت بڑا منکر (حرام) ہے کہ جہلاء کو علماء کی تکفیر پر مسلط کر دیا جائے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فإن تسليط الجهال على تكفير علماء المسلمين من أعظم المنكرات، و إنما أصل هذا من الخوارج و الروافض الذين يكفرون ائمة المسلمين." ❶

''بلاشبہ جہال کو مسلمانوں کے علماء کی تکفیر پر مسلط کر دینا سب سے بڑی منکر (غیر مشروع) چیز ہے اور اس کی اصل خوارج اور روافض میں سے ہے، جو ائمہ مسلمین کی تکفیر کرتے ہیں۔''

خوارج اور روافض ایسے خبثاء ہیں جنہوں نے امت مسلمہ کے اولین گروہ مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کی تکفیر کی اور ان پر طعن و تشنیع کا دروازہ کھولا اور آج انہی کی کوکھ سے جنم لینے والے بعض مخنثین (شریر لوگ) امت مسلمہ کی تکفیر کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔

حیرت و افسوس اس بات پر ہے کہ بعض اہل السنۃ، اہل الحدیث کی طرف منسوب لوگ بھی اس آفت کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ اس سے قبل اس بات کا اظہار امام ابن دقیق العید اور علامہ ابن الوزیر الیمانی بھی کر چکے ہیں۔

امام ابن دقیق العید کی توضیح

امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و هي ورطة عظيمة وقع فيها خلق من المتكلمين و المنسوبين إلى السنة و أهل الحديث." ❷

''یہ ایک بہت بڑا بھنور (ایسا دشوار معاملہ جس سے چھٹکارا مشکل ہو) ہے جس میں متکلمین اور

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 100/35.

❷ احكام الاحكام شرح عمدة الاحكام: 74/4۔ ايثار الحق على الخلق لابن الوزير، ص: 386.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت وحدیث کی طرف نسبت رکھنے والے بعض لوگ پھنس چکے ہیں۔''

علم میں ناپختہ لوگوں کا تکفیر کرنا

علامہ ابن الوزیر الیمانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''فمن العجب تكفير كثير ممن لم يرسخ في العلم لكثير من العلماء و ما دروا حقيقة مذاهبهم و هذه هذه و ما يعقلها إلا العالمون.''[1]

تعجب ہے بہت سارے وہ لوگ جنہیں علم میں رسوخ نہیں ہے وہ کثیر علماء کی تکفیر کرتے ہیں اور وہ ان کے مذاہب کی حقیقت نہیں جانتے اور ان مباحث کو علماء کے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا۔''

علماء کسی کی تکفیر کرنے سے قبل بارہا دفعہ غور وفکر کرتے ہیں بلکہ جس قدر ممکن ہو کسی مسلم سے سرزد ہو جانے والے کفریہ قول کی توجیہات کرتے ہیں، تاکہ وہ شخص مسلم برادری سے خارج نہ ہو اور اس کی گمراہی کی اصلاح ہو۔

اگر کسی میں کئی وجوہاتِ کفر ہوں اور ایک مانع کفر ہو

ملا علی قاری حنفی علامہ بدر الرشید الحنفی کی کتاب الفاظ الکفر کی شرح میں نقل کرتے ہیں:

''و قد نقل صاحب المضمرات عن الذخيرة أنه إذا كان في المسألة وجوه توجب التكفير و وجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتي ان يميل إلى الذي يمنع التكفير تحسينًا للظن بالمسلم.''[2]

''بلاشبہ صاحب المضمرات (یوسف بن عمر الحنفی التوفی 832ھ) نے ''الذخیرۃ'' سے نقل کیا ہے کہ جب ایک مسئلہ میں کئی ایسی وجوہ پائی جائیں جو تکفیر کو واجب کرتی ہوں اور ایک وجہ مانع تکفیر ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ وہ مسلم پر حسن ظن رکھتے ہوئے اس وجہ کی طرف مائل ہو جو مانع تکفیر ہو۔''

پھر اس کے بعد لکھتے ہیں:

''اگر قائل کی نیت اس وجہ کی طرف ہے جو مانع تکفیر ہے تو وہ مسلم ہے اور اگر اس کی نیت اس وجہ

---

[1] ایثار الحق علی الخلق، ص: 408.

[2] شرح الإمام علی القاری علی کتاب الفاظ الکفر، ص: 230، ط: دار الفضیلة بالریاض، و ص: 136، ط: دار العلا مصر.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف ہے جو تکفیر کو واجب کرتی ہے تو اسے مفتی کا فتویٰ نفع نہیں دے گا اور اسے توبہ، اپنے قول سے رجوع اور بیوی کے ساتھ تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔" ❶

اگر کسی میں سو وجوہاتِ کفر ہوں اور ایک وجہ ایمان ہو پھر؟

مفتی محمد عبدہٗ مصری لکھتے ہیں:

"إذا صدر قول من قائل يحتمل الكفر من مائة وجه و يحتمل الإيمان من وجه واحد حمل على الإيمان و لا يجوز حمله على الكفر." ❷

"جب کسی کہنے والے سے ایسا قول صادر ہو جائے جو سو (100) وجوہاتِ کفر کا احتمال رکھتا ہو اور ایک وجہ سے ایمان کا احتمال رکھتا ہو، تو اسے ایمان پر محمول کیا جائے گا اسے کفر پر محمول کرنا جائز نہیں۔"

ہم نے اختصار کے ساتھ ائمہ دین اور فقہائے ملت کے چند اقوال ذکر کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تکفیر کے مسئلہ پر کس قدر احتیاط اور تورّع (پرہیز) سے کام لیتے تھے۔ کسی مسلم کی تکفیر کرنے میں جلد بازی اور تسرع سے اجتناب کرتے تھے۔ لیکن آج اس امت میں پیدا ہونے والے جہلاء اور عوام کالأنعام کس قدر جرأت اور دیدہ دلیری کے ساتھ بلاد المسلمین کے حکام، افواج، سیکورٹی فورسز، اساتذہ، ڈاکٹرز، انجینئرز، ججز، وکلاء اور حکومت سے تعلق رکھنے والے ہر ادارے اور علماء و زعماء کی تکفیر کر کے قتل و غارت گری اور کشت وخون کے دریا بہا رہے ہیں۔ ہم نے کافی عرصہ سے تکفیر کے اس فتنہ کے خلاف دعوت و اصلاح اور وعظ و ارشاد کا اہتمام کر رکھا ہے اور جماعۃ الدعوۃ اللہ کے فضل و احسان کے ساتھ شب و روز محنت ہائے شاقہ برداشت کر کے امت کی فوز و فلاح اور رشد و ہدایت کی طرف گامزن ہے اور امت مسلمہ کو کتاب وسنت کے عظیم پلیٹ فارم پر اتفاق و اتحاد کا درس دے رہی ہے، تاکہ ہم سب مل کر اسلام اور اہل اسلام کے دشمن کو پہچانیں اور جو اعدائے اسلام (اسلام کے دشمنوں) کی سرگرمیاں بلادِ اسلام کے خلاف جاری ہیں ان کا قلع قمع کریں۔

جب یہود و نصاریٰ، کفار و ہنود میدان معرکہ میں ہزیمت خوردہ ہوتے ہیں تو پھر وہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے جال بُنتے ہیں اور فکری انتشار پھیلانے اور مسلمانوں میں باہمی افتراق پیدا کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتے ہیں۔ بعض کم عمر، کم فہم اور کم عقل لوگ جب ان کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں تو وہ انہیں دنیا کی

❶ شرح الامام علی القاری علی کتاب الفاظ الکفر، ص: 230، ط: دار الفضیلة بالریاض، و ص: 136، ط: دار العلا مصر.

❷ الأعمال الكاملة: 283/3 بتحقيق دكتور محمد عمار، ط: بيروت.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت اور ڈالر و پونڈ کی عیش وعشرت کے دامنِ تزویر (مکر وفریب) میں پھانس لیتے ہیں اور مسلمانوں کی عزت وحرمت کا پردہ چاک کرنے کے لیے انہیں استعمال کرتے ہیں اور آج ایسے عقل وخرد سے تہی دست و تہی دامن لوگ اپنے کندھوں پر تکفیر کا بم اٹھائے ہر ادارے اور مساجد و مدارس اور مراکز اسلامیہ پر حملہ آور ہیں۔

بقول علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ہم نے مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا اور تکفیر کے فتنے کے خلاف درس دینا شروع کیا تو سیالکوٹ میں ہماری ہونے والی تقریر کے ڈیڑھ سال بعد بعض مجاہیل کی جانب سے انٹرنیٹ پر ایک کتاب "مرجئۃ العصر" کے نام سے شائع کی گئی۔ کتاب ایسی ہے کہ جس سے امریکہ جیسے راس الکفر کو ازحد خوشی ہونے کے علاوہ ایک مضبوط ہتھیار بھی مل گیا ہے، جسے وہ ملک پاکستان میں بالخصوص اور دیگر جگہوں پر بالعموم استعمال کرنے لگ گیا ہے۔

امریکن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر سٹیفن ٹینکل نے اپنے ایک مضمون

"Protecting the Homeland against Mumbai style attacks and the threat from Lashkar-e-Taiba"

جو کہ امریکی کانگریس کے تصدیق شدہ شمارے Carnegie جون 2013ء میں شائع ہوا، کے اندر پہلے ہی صفحہ پر ہمارا نام لے کر ''مرجئۃ العصر'' کا ذکر کیا اور پھر اس کتاب کو کئی اہلحدیث علماء، خطباء کے ایڈریس پر پوسٹ کیا گیا اور خطیر رقم صرف کر کے اسے مختلف جامعات، تجار اور جماعت کے کارکنان تک پہنچایا گیا۔

کتاب کیا ہے؟

شرعی نصوص اور ائمہ دین کی عبارات میں معنوی تحریفات کا شاخسانہ اور کئی ائمہ کی تفصیلی عبارات سے صرف نظر کر کے اجمالی عبارات کا سہارا لیا گیا جس کی تفصیل ہماری مفصل کتاب میں آئے گی، ان شاء اللہ۔

ہم یہاں ایک مثال عرض کرتے ہیں، پاکستان کے حکام کی تکفیر اور ارتداد کو بہت سارے علمائے اہلحدیث کی طرف منسوب کرتے ہوئے مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کا حوالہ دیا گیا راقم نے جب شیخ محترم سے رابطہ کیا اور حقیقت بتائی اور ایک سوال نامہ ان کی خدمت عالیہ میں روانہ کر دیا۔ تو اس کا جواب انہوں نے خوب مرتب کیا جو بلاتبصرہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس سے مرجئۃ العصر کے مجاہیل مولفین کی دیانت اور علم وفہم کا پردہ چاک ہو جائے گا۔

بہت سنتے تھے مریدوں سے پیر کی بزرگی
جو قریب جا کے دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفسار

از.....ابوالحسن مبشر احمد ربانی

بطرف محترم المقام فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظھما اللہ تعالی وصانھما من کل تلھف و تاسف .

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاته!

گزارش ہے کہ ایک سازش کے تحت اہل الحدیث علماء وطلباء اور مدارس میں ایک کتاب پوسٹ کی گئی ہے جس کا نام "مرجئة العصر" رکھا گیا اور مؤلف اس کا مجہول شخص ہے اس میں ص 76 پر ایک سرخی ''اکثر پاکستانی علماء کی نظر میں موجودہ حکمران مرتد'' قائم کر کے آپ کے بارے لکھا ہے کہ

''اسی طرح ممتاز اہل حدیث عالم مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ مدیر شعبہ تحقیق و تصنیف دارالسلام لاہور بھی موجودہ حکمرانوں کو مرتد قرار دیتے ہیں۔''

پھر حاشیہ میں ''ریاض الصالحین، اردو'' (513/2) طبع دارالسلام جدید ایڈیشن کا حوالہ دیا ہے۔

شیخ محترم!

(1).....کیا آپ کے نزدیک واقعتاً پاکستان اور دیگر بلاد اسلامیہ کے حکمران مرتد اور کفار ہیں۔

(2).....کیا آپ ان کو مرتد و کفار سمجھ کر ان کے قتل کے قائل ہیں؟

(3).....اور جو علماء ان کو گناہ گار مسلمان قرار دیتے ہیں اور فاسق و فاجر سمجھتے ہیں لیکن کافر قرار نہیں دیتے ان کے متعلق آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

جن لوگوں کی طرف سے کتاب شائع کی گئی ہے وہ پہلے ان کے کافر ہونے کا فتویٰ اری کرتے ہیں پھر ملک میں دھماکے اور قتل و غارت گری کرتے اور مسلمانوں کے اموال اور ان کی عزتوں کو حلال قرار دیتے ہیں۔ امید واثق ہے آپ اس کا تفصیلی جواب مرتب کر کے امت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت وصیانت فرمائے اور اپنے محبوب بندوں میں شمار کرے۔ آمین

محبکم و أخوکم

مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

25 رجب 1436ھ بمطابق 15 مئی 2015م

.....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از..... مفسر قرآن فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مسلمان مملکتوں کے حکمرانوں کے بارے میں ایک وضاحت

ایک استفسار کے جواب میں

جواب: .....قرآن کریم میں کافروں اور گناہ گار مسلمانوں دونوں کے لیے تہدید و وعید کا بیان ہے لیکن متعدد جگہوں پر دونوں کے لیے تہدیدی الفاظ یکساں استعمال ہوئے ہیں مثلاً: ﴿الْفٰسِقُوْنَ الظّٰلِمُوْنَ﴾ وغیرہ ظاہر بات ہے کہ ہر جگہ جیسے ان کے مصداق مختلف ہیں ان کے معنی بھی مختلف ہیں، جہاں ان الفاظ کے مصداق کافر یا مشرق ہیں وہاں ان الفاظ کے وہ معنی مراد نہیں لیے جا سکتے جہاں ان کا اطلاق مسلمانوں پر کیا گیا ہے۔

اسی طرح احادیث میں بیان کردہ جہنم کی وعید ہے۔ یہ وعید ایسے بہت سے کاموں پر بھی ہے جن کا صدور وارتکاب مسلمانوں سے بھی ہو جاتا ہے اور کافروں اور مشرکوں کے لیے بھی جہنم کی وعید ہے لیکن دونوں جگہ اس وعید کا مفہوم ایک نہیں ہے۔ مسلمان کے لیے اس کا مطلب، بطور سزا عارضی دخول ہے اور کافر و مشرک کے لیے دائمی دخول ہے۔ حالانکہ ظاہری الفاظ صرف دخول جہنم کے ہیں، عارضی اور دائمی کی وضاحت کے بغیر۔

یہ فرض کس طرح اور کیسے واضح ہوتا ہے؟ عبارت کے سیاق سے، یا دیگر دلائل سے۔ اگر ذہن میں کجی نہ ہو اور خاص مطلب برآری پیش نظر نہ ہو، تو ہر مقام پر وعید کا معنی و مفہوم اور اس کا مصداق بہ آسانی سمجھ میں آ جاتا ہے یا متعین ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں فسق و ظلم کے الفاظ کفر و شرک کے لیے بھی اور عام گناہ کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں لیکن اگر کسی مسلمان سے فسق کا یا ظلم کا ارتکاب ہو جائے تو ہم اس کو کافر و مشرک قرار نہیں دیں گے جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو کفر و شرک کے لیے بھی استعمال فرمایا ہے۔

اسی مختصر سی تمہید سے مقصود مسئلہ تکفیر کی وضاحت ہے جس کا اس وقت شور و غوغا ہے۔ مسلمانوں کا ایک نوجوان طبقہ اس مسئلے میں بے جا سختی کا مظاہر کر رہا ہے۔ یہ شدت جہاں ایک طرف ان کی قوت ایمانی کا مظہر اور مکمل اسلام پر عمل کرنے کے جذبے کی غماز ہے وہاں دوسری طرف، ہم جو چوما دیگرے نیست، کے زعم پندار کی بھی علامت ہے۔ اگر ایک خوبی اور قابل تعریف ہے، تو دوسری بری بات اور قابل مذمت ہے۔

صحیح راستہ (صراط مستقیم) ان دونوں کے بین بین، اعتدال و توازن کا راستہ ہے یعنی خود اسلامی تعلیمات کی حقانیت و صداقت پر پختہ یقین رکھیں اور ﴿ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ (البقرۃ: 208) کا عملی نمونہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر ہر شعبہ زندگی اور زندگی کے ہر موڑ پر اسلامی تعلیمات کا مظاہرہ کریں اور جو لوگ (عوام ہوں یا خواص) ان سے ایمانی قوت میں بھی کمزور ہوں اور عمل میں بھی پھسڈی، ان کو حقیر اور اپنے سے کمتر نہ سمجھیں بلکہ اپنی اپنی طاقت اور دائرے کے مطابق ان کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں کیونکہ اس سے زیادہ کا تو اللہ نے پیغمبروں کو بھی مکلف نہیں بنایا ہے چہ جائے کہ ایک عام مسلمان تمام لوگوں کی اصلاح و ہدایت کا اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہرالے یا اپنے زعم تقویٰ و پارسائی میں دوسرے مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن باور کرائے۔

فتویٰ بازی سے یہ گریز انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں میں ناگزیر ہے۔ انفرادی سے مراد عوام ہیں اور اجتماعی سے مراد حکمران طبقہ ہے۔ موجود صورت حاصل نہایت افسوس ناک ہے عملی لحاظ سے عوام بھی اسلامی تعلیمات کا شعور نہیں رکھتے اور جو رکھتے ہیں عمل کے اعتبار سے وہ بھی بے شعوروں ہی کی طرح ہیں کیونکہ عمل سے ان کا دامن بھی خالی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ سوائے تھوڑے سے مسلمانوں کے یہی حال خواص، یعنی حکمران طبقے کا ہے۔ ان کو اللہ نے اختیار و اقتدار سے نوازا ہے لیکن وہ اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کے عطا کردہ نظام زندگی کو نافذ نہیں کرتے بلکہ انہوں نے غیروں کے نظام کو اپنایا ہوا ہے۔

ہمارے بعض نوجوان قرآنی آیات: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ و ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ و ﴿الظّٰلِمُوْنَ﴾ (المائدۃ: 44، 45، 47) کے پیش نظر مسلمان مملکتوں کے بیشتر حکمرانوں کو ان کا مصداق قرار دے کر ان کو کافر قرار دے دیتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کا وہ نقطہ نظر ہو جاتا ہے جس کی وضاحت استفساری مراسلے میں کی گئی ہے۔

لیکن ان حضرات کے اس موقف کو اگر درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر سوال یہ ہے کہ مسلمان عوام کو پھر کس زمرے میں رکھا جائے گا؟ ان کی اکثریت بھی تو اپنی انفرادی زندگی میں ما انزل اللہ کو نہ مان رہی ہے اور نہ ماننے کے لیے تیار ہی ہے؟ اگر ان کو بھی مذکورہ آیات کا مصداق قرار دے کر ان پر بھی ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ کا حکم لگا دیا جائے تو پھر مسلمان معاشرے میں جو انتشار پیدا ہوگا، وہ محتاج وضاحت نہیں ہے۔

اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اس امر کی بڑی تاکید کی ہے کہ اگر حکمران طبقہ اللہ کے احکام کے برعکس تمہارے ساتھ ظلم و ستم کا معاملہ کرے تو اس کو برداشت کرنا ہے، اس کے خلاف خروج و بغاوت نہیں کرنا۔ ہاں اگر وہ کفر بواح (بالکل ظاہر کفر) کا ارتکاب کریں تو بات اور ہے لیکن کفر بواح، عملی کوتاہیوں، کوتاہ دستیوں کا نام نہیں، ضروریات دین کے انکار کا نام ہے، جیسے کوئی کہے (وہ عوام میں سے ہو یا خواص میں سے) میں ختم نبوت کو نہیں مانتا، قرآن کو نہیں مانتا، نماز، روزہ ڈھکوسلہ ہیں وغیرہ وغیرہ، تو ایسا شخص یقیناً کافر اور دائرہ اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خارج ہے۔

بنا بریں مسلمانوں کے موجودہ حکمران، اگرچہ بہت بڑے مجرم ہیں کہ اختیارات سے بہرہ ور ہونے کے باوجود، وہ اسلام کے نفاذ کے لیے کچھ نہیں کر رہے ہیں، بلکہ قوم اور ملک کو اسلام سے دور کر رہے ہیں تاہم ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، ہم انہیں واجب القتل وغیرہ قرار نہیں دے سکتے۔

ان کے غیر اسلامی اقدامات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا، ان کی اصلاح کی کوششیں کرنا اور ان کو راہ راست کی تلقین کرنا، یہ الگ مسئلہ ہے اس کا اہتمام اپنی اپنی طاقت کے مطابق کر ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ جس طرح ایک مسلمان بھائی، دوسرے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کے جذبے سے اصلاح کی کوشش کرتا ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تقاضا ہے، حکمران طبقہ بھی ہماری ان اصلاحی و تبلیغی مساعی کا ہدف ہونا چاہیے۔ باقی ہدایت کے راستے پر چلا دینا، یہ اللہ کا اختیار ہے۔ راقم نے ''ریاض الصالحین'' میں حکمرانوں سے متعلق احادیث کی شرح و توضیح میں اس نکتے کی وضاحت کی ہے۔ طوالت سے بچتے ہوئے چند احادیث کے فوائد ملاحظہ فرمائیں:

ایک حدیث کے فوائد میں تیسرا فائدہ

حکمرانوں کی کوتاہیوں کا حل بھی تجویز فرما دیا اور وہ ان کے خلاف بغاوت اور احتجاجی مظاہرے نہیں، بلکہ انتظامی معاملات میں ان کی اطاعت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع اور اس کی بارگاہ میں دعا کرنا ہے۔ افسوس ہے کہ اسلامی ملکوں میں جب سے مغرب کی ملعون جمہوریت آئی ہے ان کا سارا استحکام ختم ہو گیا ہے، کیونکہ امن و استحکام کے لیے ضروری ہے کہ نظم مملکت انتشار اور ابتری سے محفوظ رہے اور یہ نظم بادشاہت میں اب بھی موجود ہے اور وہاں نسبتاً امن و استحکام ہے..... لیکن جمہوریت نے جہاں اپنے پنجے گاڑ لیے ہیں وہاں نظم مملکت سخت انتشار سے دوچار ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان ملکوں کے بیشتر وسائل اسی انتشار اور سیاسی اتھل پتھل کی نذر ہو رہے ہیں اور یہ سارے ''جمہوریے'' امن و استحکام سے محروم ہیں۔'' [1]

ایک اور حدیث کا دوسرا فائدہ

ظالم حکمران بھی جب تک کفر صریح کا ارتکاب نہ کریں اور شعائر اسلام بالخصوص نماز کی پابندی کریں، ان کے خلاف خروج و بغاوت کی اجازت نہیں کیونکہ بغاوت میں فائدہ موہوم ہے جب کہ نقصان بہت زیادہ ہے۔'' (609/1)

[1] ریاض الصالحین مترجم: 306-305/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث کا پہلا فائدہ ملاحظہ ہو

اس حدیث میں بھی مسلمان حکمران کی اطاعت کا لازم ہونا اور اس کی بیعت و اطاعت سے گریز و انحراف کو کفر وضلال سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ اسے جاہلیت کی موت اس لیے فرمایا کہ اسلام سے قبل ایک امیر کی اطاعت کا کوئی تصور نہیں تھا بلکہ اس میں وہ اپنی عار اور ذلت محسوس کرتے تھے۔ اسلام نے اس طوائف الملوکی کا خاتمہ کر کے انہیں نظم وضبط کا پابند بنایا اور اطاعت کی تاکید کی۔ (611/1)

ایک اور حدیث کے فوائد

① مطلب یہ ہے کہ حاکم اور رعایا دونوں کی اپنی اپنی ذمہ داریاں ہیں جو بھی اس میں کوتاہی کرے گا، اس کا بوجھ اس پر ہوگا اور اس کا خمیازہ اسے قیامت کے روز بھگتنا ہوگا، لیکن اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ اگر حاکم اپنی ذمے داریوں کا ادائیگی میں کوتاہی کریں تو رعایا بھی سمع و طاعت سے انکار کر دے۔ اس لیے کہ کوتاہی کا علاج کوتاہی سے ممکن نہیں، اس طرح مزید فساد ہوگا۔

② بنا بریں ملک کے مفاد عامہ کے لیے حکمرانوں کے ظلم کو برداشت کرنا، ان کے خلاف خروج و بغاوت کرنے سے زیادہ بہتر ہے تاہم قانون جس حد تک تنقید کرنے اور اصلاح کی آواز بلند کرنے کی اجازت دے، اس حد تک ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا اور اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا، خروج و بغاوت سے مختلف چیز ہے اور اس کا اہتمام کرنا اپنی اپنی طاقت کے مطابق ضروری ہے۔ (615/1)

ایک اور حدیث کے فوائد ملاحظہ ہوں

① بادشاہ کی بے توقیری اور اہانت سے مراد، ان کی حکم عدولی اور عدم اطاعت ہے۔ اس سے حکمرانوں کا وقار اور ان کی تمکنت وجلال متاثر ہوتا ہے جب کے امن و استحکام کے لیے ضروری ہے کہ حکومت کا رعب اور دبدبہ قائم رہے تاکہ جرائم پیشہ اور قانون شکن عناصر کو اپنی مذموم کاروائیوں کی جسارت نہ ہو۔ بہرحال ملکی مفاد اور مصلحت عامہ کی وجہ سے مسلمانوں کو یہی تاکید کی گئی ہے کہ جب تک حکمرانوں سے کفر صریح کا ارتکاب نہ ہو اور جب تک وہ نماز اور دیگر شعائر دین کو قائم رکھیں، اس وقت تک ان کی اطاعت کرو، چاہے وہ عدل و نصاف کے قیام اور عوام کے دیگر حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والے ہی ہوں۔

② اسلام کی یہ ہدایت موجودہ مغربی جمہوریت سے یکسر مختلف ہے جس میں حزب اختلاف کا وجود نہایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے جس کا کام ہی ہر وقت حکومت پر تنقید اور اس کے خلاف لوگوں کو خروج و بغاوت پر آمادہ کرنا ہے تاکہ وہ حکومت ناکام اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو جائے اور پھر وہ خود اس کی جگہ اقتدار پر فائز ہو جائے۔ اسلام میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کا یہ تصور نہیں ہے سب ایک ہی امت ہے، ایک ہی کشتی کے سوار ہیں جن کے مفادات اور مقاصد بھی ایک ہی ہیں اور حکمرانوں کی کوتاہیوں کے باوجود عوام کو ان کے خلاف خروج و بغاوت پر آمادہ کرنا جرم ہے کیونکہ ہر چند سالوں کے بعد عام انتخابات پر قوم کے کروڑوں بلکہ اربوں روپے برباد کر دینا اور گلی گلی کوچے کوچے بلکہ گھر گھر میں انتشار و تفریق کے بیج بونا بھی اسلامی تعلیمات سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ اسلام میں حکمرانی کے لیے چند سالوں کی حد مقرر نہیں ہے اور نہ وہ جلد جلد حکمرانوں کے عزل و نصب کو پسند ہی کرتا ہے۔ ان کی کوتاہیوں کو برداشت کرنے کی تاکید میں بھی یہی حکمت ہے تاکہ ایک حکمران کو حکومت کرنے کا زیادہ سے زیادہ وقت ملے کہ اسی میں عوام کا بھی مفاد ہے اور ملک کا استحکام بھی۔ کاش لوگ مغربی جمہوریت کے اس فریب اور سراب سے نکلیں اور اسلامی ہدایات کی روشنی میں اپنا نظام حکومت ترتیب دیں۔'' (617/1 طبع جدید)

ان اقتباسات سے راقم کے اس نقطہ نظر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جو موجودہ حکمرانوں کے بارے میں ہے راقم کے جس اقتباس سے حکمرانوں کے ''مرتد'' ہونے کے مفہوم کو اخذ کیا گیا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

''مرد و عورت کے بے باکانہ اختلاط کو اسلام کس طرح گوارا کر سکتا ہے جو مغرب میں عام ہے اور یہی اخلاق باختہ ثقافت (بلکہ کثافت) ٹیلی ویژن کے ذریعے سے اسلامی ملکوں میں پھیلائی جا رہی ہے۔ مغرب زدہ حکمران اس گندگی، بے حیائی اور اخلاق باختگی کو ''ثقافت'' باور کرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مرتد حکمرانوں سے اسلامی ملکوں کو نجات عطا فرمائے۔'' (513/2)

ظاہر بات ہے اس سیاق میں مغرب زدہ مسلمان حکمرانوں کے لیے مرتد کا لفظ بطور فتویٰ کے نہیں ہے بلکہ ان کے ذہنی ارتداد کے اظہار کے لیے ہے اور یہ ذہنی ارتداد اس وقت بدقسمتی سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے مالکان اور بیشتر کالم نگار اور طبقہ اشرافیہ میں بھی عام ہے جن میں حکمران طبقہ بھی شامل ہے لیکن یہ ذہنی ارتداد، وہ ارتداد نہیں ہے جس کی سزا قتل ہے۔ یہ تہدید و وعید کا ایک انداز ہے جس کی وضاحت ابتدائی سطور میں کی گئی ہے جیسے مسلمان عوام کے اخلاق و کردار کی پستی کو منافقت سے تعبیر کر لیا جاتا ہے جس سے وہ منافقت مراد نہیں ہوتی جس کی سزا قرآن میں ﴿فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ بتلائی گئی ہے۔

قرآن کریم کی یہ آیت بھی اس مفہوم میں کتنی واضح ہے جس کی وضاحت ہم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾

(النساء: ١٤)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے تجاوز کرے وہ اسے آگ میں داخل کرے گا، ہمیشہ اس میں رہنے والا ہے اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''

اس آیت میں صرف ''عصیان'' (نافرمانی) کی کتنی سخت سزا بیان ہوئی ہے اور یہ سخت وعید بھی جس سیاق میں استعمال ہوئی ہے، قابل غور ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سے قبل وراثت کے اصول اور حصے بیان فرمائے ہیں اور انہیں ''حدود اللہ'' قرار دیا اور اس سے تجاوز کو ''نافرمانی'' قرار دے کر اس کی سزا دائمی جہنم بیان فرمائی۔

اب آپ اپنے مسلمان عوام کی اکثریت کا حال دیکھیں کہ قرآن کے بیان کردہ احکام وراثت کو وہ عملاً نہیں مانتی۔ بالخصوص عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ کیا ان پر فتویٰ کفر عائد کر کے ان کو جہنم کی دائمی سزا کا مستحق قرار دے دیا جائے گا، یا ان کا معاملہ اللہ کی مشیت پر چھوڑا جائے گا.....؟

اسی طرح مسلمان مملکتوں کے عملاً نامسلمان حکمرانوں کا معاملہ ہے، ان کا معاملہ بھی اللہ کے سپرد ہی ہے، وہ آخرت میں ان کا فیصلہ فرمائے گا، ہم دنیا میں ان کے غلط اقدامات پر تنقید تو کریں گے، ان کی اصلاح کی کوشش تو کریں گے لیکن اس سے زیادہ وہ ''آخری فیصلہ'' نہیں کریں گے جس کا حق صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کو حاصل ہے اور اس کو ہمارے استعمال کرنے سے مسلمان معاشرے میں سوائے انتشار اور ابتری کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

و ما علينا إلا البلاغ المبين

إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت و ما توفيقي إلا بالله

صلاح الدین یوسف

رجب المرجب، مئی 2015ء

.....

مذکورہ بالا مفصل جواب سے معلوم ہوا کہ مرجئۃ العصر کے مجاہیل علمائے اہلحدیث کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہے اور اسی طرح اہلحدیث علماء و خطباء کو کتاب پوسٹ کر کے پروپیگنڈا کی آخری حدوں کو بھی تجاوز کر رہے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے جب ہماری مفصل کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گی اور عصر حاضر کے ان خوارج کے اتہامات اور کذب بیانیوں کا پردہ چاک ہوگا تو قارئین کرام اور کارکنان دعوت و جہاد کو جہاں دلی سکون میسر ہوگا وہاں وہ ان کے عزائم اور غلط نظریات سے بھی آگاہ ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الوقت اس کتاب کا ایک باب طبع کیا جا رہا ہے جو کہ درج ذیل امور پر محیط ہے:

کفر کے معانی، اس کی اقسام، لفظ کفر کے اطلاقات یعنی لفظ کفر کبھی ایسے امور پر بولا جاتا ہے جو کفر اکبر شمار ہوتے ہیں اور ان کے ارتکاب سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے اور کبھی اس کا اطلاق کفر اصغر پر ہوتا ہے جس کا مرتکب کافر نہیں ہوتا بلکہ ناقص الایمان گناہ گار مسلمان ہوتا ہے اسی طرح لفظ کفر پر کبھی ظلم، شرک اور فسق کا اطلاق کیا جاتا ہے اور ہر جگہ ایک متعین معنی مراد نہیں لیا جاتا۔ پھر کفر کے بعض نتائج وعواقب کا اختصاراً قرآنی آیات کی رُو سے ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد کفار کی بعض صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ ایک مسلمان اپنے اندر ایسی صفات پیدا کرنے سے مکمل اجتناب کرے پھر کفر کی مختلف صورتیں جو ارتداد، شرک، اللہ کی راہ سے روکنا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین سے دشمنی پر مبنی ہیں ان کا اختصار سے بیان ہے۔

اسی طرح کسی مسلمان کو کافر قرار دینے سے قبل جن اصول وضوابط کو مدنظر رکھنا از حد ضروری ہے ان کو کتاب وسنت کی نصوص اور ائمہ دین کی عبارات سے تفصیلاً بیان کیا گیا ہے، تاکہ ہر مسلمان اچھی طرح جان لے کہ کسی مسلم کو کافر قرار دینے میں جلد بازی سے کام لینا کس قدر خطرناک ہے اور اس کام سے علمائے کرام کس قدر محتاط ہوتے ہیں اور فتوی دینے میں کتنی احتیاط ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اور مسند افتاء پر فائز ہونا کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔

اس کتاب میں ذکر کردہ تمام حوالہ جات اصل کتب سے مراجعت کے بعد درج کیے گئے ہیں اور بعض ابحاث میں جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے کلیۃ الدعوۃ واصول الدین میں قسم العقیدہ کے استاذ ابراہیم بن عامر الرحیلی حفظہ اللہ کی کتاب "التکفیر و ضوابطه" سے کافی معاونت لی گئی ہے، اللہ تعالیٰ شیخ ابراہیم بن عامر الرحیلی کو جزائے خیر سے نوازے انہوں نے تکفیر کے موضوع پر بڑی محنت سے کام کیا۔

"مرجئة العصر" پر ہمارا مفصل کام اللہ کی توفیق سے جاری ہے اور جوں ہی اس کی تکمیل ہوگی وہ ہدیہ قارئین کر دیا جائے گا۔

اس کام کی تاخیر پر میں اپنے کارکنان سے معذرت خواہ ہوں۔ اصل میں اس کے اسباب مختلف ہیں جن میں سب سے مقدم راقم کی بیماری اور ضعف ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سمیت تمام مسلمانوں کو شفائے کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے جو کسی بھی مرض میں مبتلا ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں میرے ساتھ میرے زملاء خصوصاً ابو درداء سعید الرحمٰن اور ابو اسامہ عبدالمعین حفظہما اللہ نے جو خدمات جلیلہ سرانجام دی ہیں وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ عبدالمعید بھائی نے تو کتب نکالنے اور اس باب کی کمپوزنگ کرنے میں نہ دن دیکھے اور نہ رات، ہر فرصت کی گھڑی میں میرے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاونت میں پیش پیش رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔ اسی طرح تلمیذ رشید حافظ عثمان شفیق حفظہ اللہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کتاب تیار کرنے میں ڈھارس بندھائی ورنہ میں تو سستی اور کاہلی کا شکار ہو رہا تھا اور بعض بھائیوں کے رویے سے اکتاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی سستیاں اور کاہلیاں دُور فرما کر ہمیں مستعدی اور تندہی سے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہم سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے لے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کوئی کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ
رئیس مرکز الحسن P/2، 88 سبزہ زار سکیم
ملتان روڈ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل

تمہید

- تجدید ایمان
- کفر کا مفہوم
- کفر کتنے طریقوں سے ممکن ہے.....؟
- امام ابن قیم رحمہ اللہ کے نزدیک اقسام کفر
- خوارج کا اہل السنہ کو مرجئہ کہنا

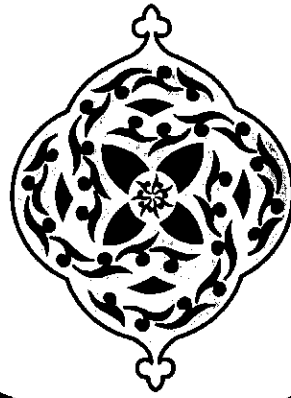

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیم رحمہ اللہ کے نزدیک اقسام کفر

علامہ البانی رحمہ اللہ امام ابن قیم رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں

"لقد أفاد رحمه الله أن الكفر نوعان: كفر عمل، و كفر جحود و اعتقاد، و أن كفر العمل ينقسم إلى ما يضاد الإيمان، و إلى ما لا يضاده، فالسجود للصنم، و الاستهانة بالمصحف، و قتل النبي و سبه؛ يضاد الإيمان، و أما الحكم بغير ما أنزل الله، و ترك الصلاة؛ فهو من الكفر العملي قطعا۔"

[السلسلة الاحاديث الصحيحة: 134/7]

"کفر کی دو قسمیں ہیں: کفر عملی، جحود و اعتقاد کا کفر اور عمل کا کفر ایسے امور کی طرف بھی منقسم ہوتا ہے جو ایمان کے منافی ہے اور ایسے امور کی طرف بھی جو ایمان کے منافی نہیں ہے پس بت کو سجدہ کرنا، قرآن پاک کی اہانت، نبی کا قتل اور اسے گالی دینا ایمان کے منافی ہے اور حکم بغیر ما انزل اللہ اور نماز کا ترک قطعی طور پر عملی کفر میں سے ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

کتاب وسنت کی رُو سے ایمان تین چیزوں کا مرکب ہے؛ دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور دیگر اعضائے جسمانی کے ساتھ عمل کرنا۔ اگر دل سے تصدیق نہ ہو پھر بھی کوئی شخص دائرہ ایمان میں داخل نہیں ہوتا جیسے یہود کو رسول اللہ ﷺ کی معرفت تھی ہرقل اور ابو طالب نے آپ کی صداقت وحقانیت کا اظہار بھی کیا اور منافقین میں ظاہری طور پر عمل اور احکام کی پیروی موجود تھی اس کے باوجود یہ لوگ مومن نہ تھے پس تصدیق میں کوتاہی منافق کرتا ہے اور زبان کے اقرار سے پہلو تہی کافر کرتا ہے اور عمل میں کوتاہی کا مرتکب فاسق و فاجر شمار ہوتا ہے۔ مومن بننے کے لیے تین چیزوں کا ہونا حتمی اور لازمی ہے۔ جب کوئی شخص زبان سے اسلام کا کلمہ کہہ لیتا ہے تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے، کلمہ پڑھنے کے بعد اسے نماز، روزہ، حج اور زکاۃ کا اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ حج اور زکاۃ تو صاحب حیثیت پر فرض ہو جاتے ہیں شریعت نے زکاۃ کا نصاب متعین کر دیا ہے اور اگر بیت اللہ جانے کے لیے زادِ راہ اور سواری کا انتظام ہے تو حج فرض ہو جاتا ہے۔

یہ پانچوں چیزیں اسلام کی بنیاد ہیں جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله و إقام الصلاة و إيتاء الزكاة و الحج و صوم رمضان.)) ❶

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں،

❶ صحيح البخاري كتاب الايمان باب دعاء كم ايمانكم، رقم الحديث: 8.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② نماز قائم کرنا، ③ زکوٰۃ ادا کرنا،

④ حج کرنا اور.....

⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔''

جب اسلام انسان کے دل کی زینت اور بہار بن جاتا ہے اور یہ اعضائے جسمانی کے ساتھ عمل واتباع کو لازم کر لیتا ہے تو اسے مومن کہا جاتا ہے ایمان کی بنیاد چھ چیزوں پر رکھی گئی ہے یعنی یہ چھ چیزیں ایمان کے ارکان ہیں جیسا کہ حدیث جبرئیل میں ہے:

"فأخبرني عن الإيمان، قال: ((أن تؤمن بالله و ملائكته و كتبه و رسله و اليوم الآخر و تؤمن بالقدر خيره و شره.))"[1]

''جبرئیل نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیں۔ فرمایا: ''یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر اور تو ایمان لا تقدیر کی اچھائی اور برائی پر۔''

ایمان انسان کی سب سے قیمتی متاع ہے اس کی حفاظت وصیانت کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ انسان جس طرح اپنا تن ڈھانپنے کے لیے لباس پہنتا ہے اور وہ پہننے کے ساتھ پرانا ہوتا چلا جاتا ہے بلکہ ایمان بھی اسی طرح پرانا ہوتا رہتا ہے۔

تجدید ایمان:

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إن الإيمان ليخلق في جوف أحدكم كما يخلق الثوب الخلق، فاسئلوا الله أن يجدد الإيمان في قلوبكم.))[2]

''بلاشبہ ایمان تم میں سے ہر ایک کے پیٹ میں پرانا ہوتا رہتا ہے جیسا کہ پرانا کپڑا پرانا ہوتا رہتا ہے، تم اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کی تجدید کرتا رہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان ہر حالت میں ایک جیسا نہیں رہتا اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے جیسے جیسے انسان اپنا لباس پہن پہن کر پرانا کرتا ہے اور اس کی رونق ماند پڑ جاتی ہے اور بسا اوقات وہ پھٹ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب: بيان الإيمان و الإسلام و الإحسان، ح:8۔

[2] المستدرك على الصحيحين: 5۔ اس حدیث کو امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے اور علامہ البانی نے اس حدیث کو "سلسلة الصحيحة" (1585) میں درج کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے اور اس کی مرمت کر کے اسے دوبارہ پہن لیا جاتا ہے۔ بلکہ ایمان بھی کبھی اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے اور کبھی سب سے نچلے درجے پر آ جاتا ہے بلکہ بسا اوقات ایمان رخصت بھی ہو جاتا ہے۔

اس لیے اس کی خبر گیری رکھنا اور تجدید کرتے رہنا ضروری ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے تجدید ایمان کا سوال کرنا بھی سکھلا دیا ہے ہمیں اپنی دنیا کی تمام چیزوں سے بڑھ کر ایمان کا خیال کرنا چاہیے کیونکہ اللہ ایمان کی دولت ہر کسی کو نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ صرف اپنے محبوب بندوں کو ایمان سے نوازتا ہے جبکہ دنیا کے مادی وسائل اور اسباب ہر کسی کو دیتا ہے خواہ اس سے محبت کرے یا نہ کرے۔

دین صرف اسے ملتا ہے جس سے اللہ محبت کرتا ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن اللّٰه قسم بينكم أخلاقكم كما قسم بينكم أرزاقكم، و إن اللّٰه يعطي الدنيا من يحب و من لا يحب و لا يعطي الإيمان إلا من يحب.)) ❶

''بے شک اللہ نے تمہارے درمیان اخلاق تقسیم کیے ہیں جیسا کہ اس نے تمہارے درمیان تمہاری روزیاں تقسیم کی ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ دنیا جس سے محبت کرتا ہے اسے بھی دیتا ہے اور جس سے محبت نہیں کرتا اسے بھی دیتا ہے اور ایمان صرف اسے دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے۔''

لہٰذا ایمان بڑی قیمتی دولت ہے اس کی حفاظت کرنا فرض ہے اور قیامت والے دن نجات کے لیے بنیادی اور اساسی شرط ایمان ہے اس کے بغیر تمام نیک اعمال بھی غارت ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝﴾

(الأنبياء: 94)

''پس جو شخص کوئی نیک اعمال کرے اور وہ مومن ہو تو اس کی کوشش کی کوئی ناقدری نہیں اور یقیناً ہم اس کے لیے لکھنے والے ہیں۔''

اس نص قطعی سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں صرف وہی عمل درجہ قبولیت پر فائز ہوں گے جو ایمان کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے کیے جائیں گے اور جو عمل ایمان کے بغیر کیے گئے ہوں گے ان اعمال کے بارے میں ایک ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا

❶ المستدرك: 94۔ اسے امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے اور علامہ البانی نے اس حدیث کو السلسلة الصحيحة (2714) اور غاية المرام (19) میں درج کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴾ (ابراهيم: 18)

''ان لوگوں کی مثال جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا، ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر آندھی والے دن میں ہوا بہت سخت چلی۔ وہ اس میں سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے جو انھوں نے کمایا، یہی بہت دور کی گمراہی ہے۔''

معلوم ہوا کہ کفر کی وجہ سے انسان کے اعمال غارت اور برباد چلے جاتے ہیں ان کی حیثیت ایک پرکاہ کی بھی نہیں رہتی، قیامت والے دن وہ راکھ کے اس ڈھیر کی طرح ہوں گے جس پر تند و تیز آندھی چلے تو وہ انہیں اڑا کر لے جائے اور ان کا وبال انہی پر رہ جائے ایمان جیسی قیمتی متاع کا کفر و شرک اور ارتداد سے تحفظ ضروری ہے اور ہمیں ایسے امور کا بھی علم ہونا چاہیے جن کے باعث ایمان کی تباہی بربادی ہوتی ہے تاکہ ہم ان سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

جیسے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اکثر و بیشتر شر اور فتن کے بارے سوالات کیا کرتے تھے اور باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمانیات اور اعمال کے بارے میں پوچھتے جو جنت میں لے جانے والے ہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ شر کے بارے اسی لیے سوال کرتے تھے تاکہ انہیں شر اور فتن کی حقیقت معلوم ہو اور وہ ان سے بچ سکیں۔

اسی فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم آپ کے سامنے اس کتاب میں کفر، اس کے عواقب و نتائج بیان کر رہے ہیں تاکہ ان سے اجتناب کر کے ایمان کا دفاع اور بچاؤ کیا جا سکے پھر اس کے بعد کچھ اصول و ضوابط ذکر ہوں گے جن کا ایمان کے بچاؤ میں لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمانیات کو سمجھنے اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کفر و شرک سے محفوظ رکھے اور مرتے دم تک توحید و سنت پر قائم و دائم رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

کفر کا مفہوم:

کفر کے بنیادی معنی چھپانے اور ڈھانپنے کے ہیں۔

الرمانی نے اپنی کتاب "الألفاظ المترادفة" میں کفر کو خفی، ستر یعنی چھپانا اور ڈھانپنا کے مترادف لکھا ہے۔ [1]

علامہ محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی (المتوفی 660ھ) لکھتے ہیں:

"الكفر ضد الإيمان و قد كفر بالله من باب نصر و جمع الكافر كُفَّارٌ و كَفَرَةٌ و كِفَارٌ بالكسر مخففا كجائع و يجاع و نائم و نيام و جمع الكافرة كَوَافِرُ و

[1] الالفاظ المترادفة للرماني: 276.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الكُفْرُ أيضا جحود النعمة و هو ضد الشكر ."

امام رازی نے اس کو ایمان کی ضد میں درج کیا ہے یعنی جو شخص اللہ کا انکار کرے اور اس کو شکر کے مقابل بھی لکھا ہے یعنی نعمتوں کا انکار کرنے والا۔

علامہ ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا (المتوفی 395ھ) راقم ہیں:

"و هو الستر و التغطي و يقال للزراع كافر لأنه يغطي الحب بتراب الأرض قال الله تعالى: ﴿اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ﴾

و الكفر ضد الإيمان سمي لأنه تغطي الحق و كذلك كفران النعم جحودها و سترها ."

"کفر کا مطلب چھپانا اور ڈھانپنا ہے اسی لیے کسان کو بھی کافر کہا جاتا ہے کہ وہ دانے کو زمین میں چھپاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ﴾

اور یہ لفظ ایمان کی ضد ہے کیونکہ کافر حق کو چھپاتا ہے اسی طرح نعمتوں کا انکار کرنا بھی چھپانے کے مفہوم میں آتا ہے۔" [1]

اسی مفہوم میں امام راغب اصفہانی (المتوفی 502ھ) نے اپنی کتاب "المفردات فی غریب القرآن" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ [2]

خلاصة القول

اس کے مفہوم میں انکار کرنا ہے اور ایمان کے مقابلہ کفر کے یہی معانی بنتے ہیں یعنی دین اسلام کی صداقتوں کا انکار کرنا۔ اس کے علاوہ کفر شکر کے مقابلے میں بھی آیا ہے اس لیے کہ شکر کا مطلب ہے کسی چیز کا ابھر کر سامنے آنا لہٰذا کفران نعمت کے معنی ہیں نعمتوں کو چھپا لینا اور کفارہ کو کفارہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ غلط کام کے ضرر رساں نتیجہ کو ڈھانپ لیتا ہے۔

ایک بات واضح رہے کہ ہر غیر مسلم کافر ہے، سوائے اس شخص کے جس تک اللہ کا پیغام نہیں پہنچا۔ لیکن جس کے سامنے حق کو پیش کیا جائے لیکن وہ تمام دلائل و براہین کے باوجود اسے تسلیم کرنے سے انار کر دے اور پھر لاکھ کوششیں کرو وہ اپنی ضد پر قائم رہے تو اسے کافر کہتے ہیں۔ یعنی حق کے واضح سامنے آنے کے بعد

---

[1] معجم مقاييس اللغة: 897، ط: راز احياء التراث العربي بيروت .

[2] المفردات فی غريب القرآن: 433-436، ط ايران .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا انکار کرنا کفر کہلاتا ہے اور جن لوگوں کے سامنے حق آیا ہی نہیں وہ غلط راستہ یعنی گمراہی پر تو ہیں لیکن انہیں کافر نہ کہا جائے گا بلکہ ان کا شمار ضالین میں سے ہوگا یعنی گمراہ۔

کفر کتنے طریقوں سے ممکن ہے.....؟

کفر بنیادی طور پر ایمان کے مقابلے میں آتا ہے لہٰذا ایمان جتنے طریقوں سے ممکن ہے کفر بھی اتنے ہی طریقوں سے ممکن ہے ایمان بنیادی طور پر تین چیزوں سے تعبیر ہے یعنی ان تین چیزوں یا اراکین میں سے ایک رکن بھی موجود نہ ہو تو ایمان مکمل نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات ہوتا ہی نہیں یعنی ((التصديق بالقلب، الاقرار باللسان و العمل بالجوارح))..... ''دل سے تصدیق اور زبان سے اس تصدیق کا اعتراف واقرار پھر عمل سے اس تصدیق اور اعتراف کی گواہی۔''

ایمان کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں:

"و هو قول و عمل و يزيد و ينقص." ❶

''ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور وہ بڑھتا بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔''

قول سے مراد شہادتین کا اقرار اور عمل سے راد دل اور جوارح کا عمل ہے تاکہ اس میں اعتقاد اور عبادات داخل ہو جائیں۔ ❷

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فالسلف قالوا: هو إعتقاد بالقلب و نطق باللسان و عمل بالأركان و أرادوا بذلك أن الأعمال شرط في كماله." ❸

''سلف صالحین نے کہا ہے کہ ایمان دل کے ساتھ اعتقاد، زبان کے ساتھ اقرار اور ارکان کے ساتھ عمل کا نام ہے اور ان کی مراد یہ ہے کہ اعمال تکمیل ایمان کی شرط ہیں۔''

امام حسین بن مسعود البغوی (المتوفی 516ھ) فرماتے ہیں:

"اتفقت الصحابة و التابعون، فمن بعدهم من علماء السنة على أن الأعمال من الإيمان، ..... و قالوا: إن الإيمان قول، و عمل، و عقيدة، يزيد بالطاعة، و ينقص بالمعصية على ما نطق به القرآن في الزيادة، و جاء في الحديث

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الإيمان مع فتح الباري: 93/1، ط: دار طيبه.

❷ فتح الباري لابن حجر: 94/1. ❸ فتح الباري لابن حجر: 94/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالنقصان في وصف النساء ."[1]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور ان کے بعد آنے والے علمائے سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ اعمال ایمان میں سے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ایمان قول وعمل اور عقیدہ کا نام ہے اطاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت کے ساتھ کم ہوتا ہے۔ ایمان کے بڑھنے پر قرآن حکیم ناطق ہے اور عورتوں کے اوصاف کے بیان میں ایمان کے نقصان اور کم ہونے پر حدیث میں بیان وارد ہوا ہے۔''

اور تمام علمائے اہل الحدیث والسنۃ کے ہاں ایمان تین چیزوں پر مشتمل ہے اور اس میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ تو کفر بھی تین ذرائع سے ممکن ہے:

اول..... کفر اعتقادی

دوم..... کفر قولی

سوم..... کفر عملی

اوّل..... کفر اعتقادی:

یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی شریک ہے یا اس کی برابری کرنے والا یا اس کے حکم سے بہتر کسی اور کا حکم بہتر ہے اس کی کچھ انواع یا صورتیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

① یہ عقیدہ کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم قابل عمل نہیں اور ان کا مکمل انکار۔

② یہ عقیدہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے انکار تو نہیں لیکن ان کے علاوہ کسی اور کے حکم کو احسن اور بہتر ماننا یا اللہ اور اس کے رسول کے کلام کی بعض جزئیات کا انکار۔

③ یہ عقیدہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے انکار تو نہیں لیکن ان کے علاوہ کا حکم ان دونوں کے حکم جیسا ہی ہے تو اس میں مخلوق کی خالق سے تشبیہ کا عنصر ملتا ہے۔

④ یہ عقیدہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے علاوہ کسی اور کے حکم کا جواز ہے۔

⑤ یہ عقیدہ کہ تمام معاملات اور تنازعات میں حاکم اور اللہ کی شریعت کے علاوہ ملکی قانون ہے۔

⑥ یہ عقیدہ کہ معاملات اور تنازعات میں قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اپنے معاشرتی اور خاندانی یا قبائلی رسوم و رواج کو حاکم بنانا۔

[1] شرح السنة: 1/38-39، ط: المكتب الإسلامي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصة القول

یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ یا رسول اکرم ﷺ کی ذات میں کسی قسم کا نقص یا عیب یا کسی ایسے عقیدہ کی نسبت ان کی طرف کرنا جو واضح تعلیمات اسلام سے ٹکرائے جیسے یہ عقیدہ کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا اللہ تعالیٰ کی صفات کو مخلوق کی صفات جیسا سمجھنا وغیرہ۔

دوم..... کفر قولی:

جیسے اللہ اور اس کے رسول کو برا بھلا کہنا یا قرآن مجید یا فرشتوں اور دین اسلام کو برا بھلا کہنا اور ان میں سے کسی ایک چیز کے ساتھ استہزاء اور مذاق کرنا خواہ وہ کسی بھی نیت سے ہو۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝﴾ (التوبة: 65)

''اور بلاشبہ اگر تو ان سے پوچھے تو ضرور ہی کہیں گے ہم تو صرف شغل کی بات کر رہے تھے اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دے کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے تھے؟''

ان آیات کا شان نزول وہ منافقین تھے جو آیات الٰہی کا مذاق اڑاتے اور مومنین سے استہزاء کرتے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات سے بھی گریز نہ کرتے اور اس کی اطلاع ملنے پر جب ان سے دریافت کیا جاتا تو صاف مکر جاتے کہ ہم تو یوں ہی آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہنسی مذاق کے لیے کیا تمہارے سامنے اللہ اور اس کے رسول ہی رہ گئے ہیں..... الخ۔ [1]

سوم..... کفر عملی:

جیسے کسی بت یا چاند، سورج یا قبر کو سجدہ کرنا وغیرہ یعنی وہ اعمال جو واضح طور پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ٹکرائیں اور جن کی ممانعت وارد ہوئی ہے ان کا کرنا کفر عملی ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کے نزدیک اقسام کفر

شیخ البانی رحمہ اللہ امام ابن القیم کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"لقد أفاد رحمه الله أن الكفر نوعان: كفر عمل، و كفر جحود و اعتقاد، و أن كفر

[1] دیکھیں: فتح القدير للشوكاني تفسير سورة التوبة، آيت: 65، 377/2، ط: دار إحياء التراث العربي۔ تفسير ابن كثير سورة التوبة، آيت: 65، 405/3، بتحقيق عبدالرزاق المهدي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العمل ينقسم إلى ما يضاد الإيمان، و إلى ما لا يضاده، فالسجود للصنم، و الاستهانة بالمصحف، و قتل النبي و سبه؛ يضاد الإيمان، و أما الحكم بغير ما أنزل الله، و ترك الصلاة؛ فهو من الكفر العملي قطعا." ❶

''کفر کی دو قسمیں ہیں: کفر عملی، جو دو اعتقاد کا کفر اور عمل کا کفر ایسے امور کی طرف بھی منقسم ہوتا ہے جو ایمان کے منافی ہے اور ایسے امور کی طرف بھی جو ایمان کے منافی نہیں ہے پس بت کو سجدہ کرنا، قرآن پاک کی اہانت، نبی کا قتل اور اسے گالی دینا ایمان کے منافی ہے اور حکم بغیر ما انزل اللہ اور نماز کا ترک قطعی طور پر عملی کفر میں سے ہیں۔''

ایک اور مقام پر رقمطراز ہیں:

"أن الكفر قسمان: اعتقادي و عملي فالاعتقادي مقره القلب و العملي محله الجوارح." ❷

''کفر کی دو قسمیں ہیں: اعتقادی، عملی کفر اعتقادی کا محل دل ہے اور کفر عملی کا محل دیگر جوارح اور اعضاء ہیں۔''

بعض نادان لوگوں نے شیخ البانی رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ اور پاکستان میں صحیح سلفی منہج کی داعی جماعۃ الدعوۃ کو بھی ارجاء کی تہمت لگا دی ہے اور خوارج اور ان کے افراخ کا یہ وطیرہ شروع سے ہی رہا ہے کہ وہ اہل السنۃ اہل الحدیث کو مرجئہ کہہ دیتے ہیں۔

خوارج کا اہل السنہ کو مرجئہ کہنا:

امام حرب بن اسماعیل الکرمانی (المتوفی 280ھ) نے لکھا ہے کہ:

"و اما الخوارج فانهم يسمون اهل السنة و الجماعة "مرجئة" و كذبت الخوارج فى قولهم بل هم المرجئة يزعمون انهم على ايمان و حق دون الناس و من خالفهم كفار." ❸

''خوارج اہل السنۃ والجماعۃ کو ''مرجئہ'' کا نام دیتے ہیں اور خوارج اپنی بات میں جھوٹے ہیں بلکہ وہی مرجئہ ہی جو سمجھتے ہیں کہ وہ ایمان اور حق پر ہیں اور ان کے مخالف تمام لوگ کفار ہیں۔'' العیاذ باللہ

---

❶ السلسلة الاحاديث الصحيحة: 134/7 القسم الاول.

❷ السلسلة الاحاديث الصحيحة: 112/6، القسم الأول.

❸ السنة، رقم: 117، ص: 64.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: کچھ گمراہ فرقے جیسے مرجہ ان کے نزدیک ایمان صرف دلی تصدیق اور اقرار کا نام ہے لہٰذا ان کے نزدیک صرف کفر اعتقادی ہوتا ہے جو کہ درست عقیدہ نہیں ہے اس طرح تو فرعون بھی اسی زمرے میں آتا ہے کہ اس نے اللہ کی ربوبیت اور الوہیت کا دل سے انکار نہیں کیا تھا بلکہ اس کے حکم سے انکار کیا تھا۔ استغفر اللّٰہ من ھذہ العقائد الباطلة .

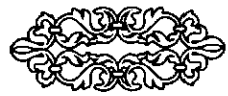

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

لفظ کفر کے اطلاقات

- لفظ کفر کا اطلاق کفر اکبر پر
- لفظ کفر کا اطلاق کفر اصغر پر
- لفظ کفر پر دیگر الفاظ کا اطلاق
- لفظ ''شرک'' کا کفر پر اطلاق
- لفظ ''ظلم'' کا کفر پر اطلاق
- لفظ ''فسق'' کا کفر پر اطلاق
- معاصی اور ذنوب پر فسق کا اطلاق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن نصر المروزی (المتوفی 294ھ) فرماتے ہیں

"قلنا إن ترک التصديق كفر به و إن ترک الفرائض مع تصديق الله أنه أوجبها كفر ليس بكفر بالله إنما هو كفر من جهة ترک الحق كما يقول القائل كفرتني حقي و نعمتي يريد ضيعت حقي و ضيعت شكر نعمتي قالوا: ولنا في هذا قدوة بمن روي عنهم من أصحاب رسول الله ﷺ والتابعين إذ جعلوا الكفر فروعا دون أصله لا تنقل صاحبه عن ملة الإسلام كما ثبتوا الإيمان من جهة العمل فرعا للأصل لا ينقل تركه عن ملة الإسلام من ذلک قول إبن عباس في قوله: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾ (المائدة: 44)"

[كتاب الصلاة، ص: 167]

"بلاشبہ تصدیق کو ترک کرنا اس کے ساتھ کفر ہے اور اللہ کی تصدیق کے ساتھ فرائض ترک کرنا جن کو اس نے واجب قرار دیا، کفر ہے لیکن یہ اللہ کے ساتھ کفر کی طرح نہیں ہے یہ ترکِ حق کی جہت سے کفر ہے جیسا کہ کہنے والا کہتا ہے: "كفرتني حقي و نعمتي" اس سے مراد تو نے میرا حق ضائع کر دیا اور میری نعمت کا شکر برباد کر دیا۔ انہوں نے کہا: ہمارے لیے اس بات میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام نمونہ ہیں جبکہ انہوں نے اصل کے علاوہ کفر کی فروعات بنائی ہیں جو کفر کے مرتکب کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتیں جیسا کہ عمل کی جہت سے انہوں نے ایمان کے لیے اصل کے علاوہ فروعات ثابت کی ہیں جو تارک عمل کو ملت اسلام سے خارج نہیں کرتیں اسی میں سے اللہ کے اس فرمان ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾ کے بارے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل:

لفظ کفر کے اطلاقات

کتاب وسنت کی بے شمار نصوص میں ''کفر'' کبھی ''کفر اکبر'' اور کبھی ''کفر اصغر'' پر بولا گیا ہے۔

لفظ کفر کا اطلاق کفر اکبر پر

آیاتِ قرآنی سے دلائل:

سب سے پہلے ہم وہ آیات درج کرتے ہیں جن میں لفظ کفر کا اطلاق کفر اکبر پر کیا گیا ہے:

① اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (البقرة: 102)

''اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔''

② ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ﴾ (البقرة: 253)

''اور اگر اللہ چاہتا تو جو لوگ ان کے بعد تھے آپس میں نہ لڑتے، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح نشانیاں آ چکیں اور لیکن انھوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے کوئی تو وہ تھا جو ایمان لایا اور ان سے کوئی وہ تھا جس نے کفر کیا۔''

③ ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾ (المائدة: 72)

''بلا شبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔''

④ ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ﴾ (المائدة: 73)

''بلا شبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ ﴿وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا﴾ (الرعد: 43)

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، کہتے ہیں تو کسی طرح رسول نہیں ہے۔''

⑥ ﴿وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ﴾ (البقرة: 108)

''اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر کو لے لے تو بے شک وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔''

⑦ ﴿وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ﴾ (البقرة: 217)

''اور تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے، پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔''

⑧ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ﴾ (آل عمران: 4)

''بے شک جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے بہت سخت عذاب ہے۔''

⑨ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ﴾ (آل عمران: 91)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اس حال میں مر گئے کہ وہ کافر تھے، سو ان کے کسی ایک سے زمین بھرنے کے برابر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، خواہ وہ اسے فدیے میں دے۔''

⑩ ﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ﴾ (النساء: 76)

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا وہ باطل معبود کے راستے میں لڑتے ہیں۔''

تلک عشرۃ کاملۃ یہ دس آیات بطور مثال ذکر کی ہیں ورنہ اس معنی کی بے شمار آیات قرآن حکیم میں موجود ہیں جن میں کفر کا لفظ ''کفر اکبر'' پر بولا گیا ہے۔

احادیث صحیحہ سے دلائل:

① ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مثل المؤمن كمثل خامة الزرع يفيء ورقه من حيث أتتها الريح تكفئها فإذا سكنت اعتدلت و كذلك المؤمن يكفأ بالبلاء و مثل الكافر كمثل الأرزة صماء معتدلة حتى يقصمها الله إذا شاء.)) [1]

''مومن کی مثال کھیت کے نرم پودے جیسی ہے جدھر کی ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے ادھر ہی

[1] صحيح البخاري، كتاب التوحيد: 7466۔ صحيح مسلم: 2809.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پتے بھی برابر ہو جاتے ہیں اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ دیتا ہے۔''

اس حدیث میں مومن اور کافر کی مثال دے کر یہ سمجھایا گیا ہے کہ مومن نرم و نازک کھیتی کی طرح ہے جس کے پتے ہوا کے رخ پر مڑ جاتے ہیں اسی طرح مومن ہر حکم الٰہی کے آگے سرنگوں ہو جاتا ہے اور اللہ کے ہر حکم کی اطاعت کرتا ہے، جبکہ کافر صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو احکام الٰہی کے آگے جھکنا اور مڑنا جانتا ہی نہیں یہاں تک کہ آفات و بلیات اور عذاب الٰہی موت و زلزلے وغیرہ کی صورت میں آتا ہے اور اسے ایک دَم جہنم کی طرف موڑ دیتا ہے۔

المہلب شارح بخاری لکھتے ہیں:

''معنى الحديث أن المؤمن حيث جاء ه أمر الله أنطاع له فإن وقع له خير فرح بـه و شـكـر و إن وقع له مكروه صبر و رجا فيه الخير و الأجر فإذا اندفع عنه اعتـدل شاكرا و الكافر لا يتفقده الله بإختياره بل يحصل له التيسير في الدنيا ليتـعسـر عـليه الحال في المعاد حتى إذا أراد الله إهلاكه قصمه فيكون موته أشد عذابا عليه و أكثر ألما في خروج نفسه .''[1]

''اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مومن کے پاس جہاں سے بھی اللہ کا حکم آتا ہے وہ اس کی اطاعت کرتا ہے اگر اس کے لیے کوئی خیر واقع ہو تو اس پر خوش ہو جاتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اگر اس کے لیے کوئی ناپسندیدگی واقع ہوتی ہے تو صبر کرتا ہے اور اس میں خیر اور اجر کی امید رکھتا ہے پھر جب وہ چیز اس سے زائل ہو جاتی ہے تو شکر کرتے ہوئے معتدل ہو جاتا ہے بہر حال کافر کو اللہ امتحان کی چھلنی سے نہیں گزارتا بلکہ اس کو دنیا میں آسانی حاصل ہوتی ہے تاکہ قیامت والے دن اس پر تنگی ہو یہاں تک کہ جب اللہ اس کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے توڑ دیتا ہے۔ اس کی موت اس پر سخت ترین عذاب کی صورت میں واقع ہوتی ہے اور اس کا سانس نکلنے میں بہت زیادہ دردناک شکل اختیار کر لیتی ہے۔''

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے کفر اکبر کے مرتکب پر کافر کے لفظ کا اطلاق کیا ہے۔

---

[1] فتح الباري: 11/13-12، ط: دار طيبة۔ 107/10، ط: سلفية۔ شرح ابن بطال: 373/9.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر کو نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے:

② انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إن الكافر إذا عمل حسنة أطعم بها طعمة من الدنيا و أما المؤمن فإن الله يدخر له حسناته في الآخرة و يعقبه رزقا في الدنيا على طاعته .)) ❶

''بے شک کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے اس کے بدلے میں اسے دنیا میں کھلا دیا جاتا ہے اور مومن کی نیکیاں یقیناً اللہ اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر دیتا ہے اور اس کی اطاعت پر دنیا میں رزق بھی دیتا ہے۔''

قیامت والے دن کافر کو چہرے کے بل اٹھایا جائے گا:

③ "عن أنس بن مالك أن رجلا قال: يا رسول الله كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيامة؟ قال: ((أليس الذي أمشاه على رجليه في الدنيا قادرا على أن يمشيه على وجهه يوم القيامة؟)) قال قتادة بلى و عزة ربنا ." ❷

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! قیامت والے دن کافر کو اس کے چہرے کے بل کیسے اٹھایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا جس نے اسے دنیا میں پاؤں پر چلنے کی توفیق دی ہے وہ اسے قیامت والے دن چہرے کے بل چلانے پر قادر نہیں؟'' قتادہ کہتے ہیں: کیوں نہیں ہمارے رب کی عزت کی قسم!''

④ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إن الله لا يقبل توبة عبد كفر بعد إسلامه .)) ❸

''بے شک اللہ کسی ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے۔''

⑤ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتے تھے تو اس کی اچھی تعریف کرتے، کہتی ہیں: ایک دن مجھے غیرت آ گئی تو میں نے کہہ دیا کس قدر آپ اس بوڑھی کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اللہ نے یقیناً آپ کو اس سے بہتر بدلے میں دے دی ہیں۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنة و النار باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا و الآخر و تعجيل حسنات الكافر في الدنيا: 2808/57 .

❷ صحيح مسلم: 2806/54۔ صحيح البخاري: 4760، 6523 .

❸ مسند احمد: 222/33، رقم: 20018۔ المعجم الكبير للطبراني، جلد: 19، رقم: 1035 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

((ما أبدلني الله عزوجل خيرا منها قد آمنت بي إذ كفر بي الناس و صدقتني إذ كذبني الناس و واستني بمالها إذ حرمني الناس و رزقني الله عزوجل ولدها إذ حرمني أولاد النساء .)) ❶

''اللہ نے مجھے اس سے بہتر بدلے میں نہیں دی بلا شبہ وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور میری تصدیق کی جب مجھے لوگوں نے جھٹلایا اور اس نے مجھے اپنے مال کے ساتھ میری غم گساری کی جب لوگوں نے مجھے محروم کیا اور اللہ عزوجل نے مجھے اس سے اولاد عطا کی جبکہ اس نے مجھے دیگر عورتوں کی اولاد سے محروم رکھا۔''

احادیث مبارکہ میں ''کفر'' کا لفظ کفر اکبر کے لیے ہے اس لیے کہ اسلام کے بعد کافر ہو جانا اور نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کے ساتھ کفر بھی کفر اکبر ہے جس کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

⑥ بریدہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں آپ ﷺ نے آداب جنگ سکھاتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا:

((أغزوا بسم الله في سبيل الله قاتلوا من كفر بالله .)) ❷

''اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑو، اس سے قتال کرو جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔''

⑦ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے لشکر روانہ کرتے تھے تو فرماتے:

((أخرجوا بسم الله تقاتلون في سبيل الله من كفر بالله لا تغدروا و لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا الولدان و لا أصحاب الصوامع .)) ❸

''اللہ کے نام کے ساتھ نکلو، اللہ کی راہ میں اس کے ساتھ قتال کرو جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، بدعہدی نہ کرو اور مُثلہ نہ کرو اور بچوں اور گرجا گھر والوں کو قتل نہ کرو۔''

⑧ ابو مالک الاشجعی اپنے باپ طارق بن اشیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا نبی کریم ﷺ ایک قوم سے فرما رہے تھے:

---

❶ مسند احمد: 356/41، رقم: 24864۔ المعجم الكبير: 23/ (21، 22)

❷ صحيح مسلم كتاب الجهاد و السير: 1730/3۔ مسند احمد: 78/38، رقم: 22978، 136/38، رقم: 23030.

❸ مسند احمد: 461/4، رقم: 2728۔ مسند أبي يعلى: 2549۔ السنن الكبرى للبيهقي: 90/9۔ كشف الأستار عن زوائد البزار: 269/2، رقم: 1677، 270/2، رقم: 1680.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((من وحد الله تعالى و كفر بما يعبد من دونه حرم ماله و دمه و حسابه على الله عزوجل .)) ❶

''جس نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا اور اس کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے اس کے ساتھ کفر کیا اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔''

⑨ خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں لوہار تھا تو میں عاص بن وائل کے لیے کام کرتا تھا میرے اس کے ذمہ کئی درہم اکٹھے ہو گئے۔ میں نے آ کر اس سے تقاضا کر دیا تو اس نے کہا:

"لا أقضيك حتى تكفر بمحمد ."

''میں تجھے اتنی دیر تک ادا نہیں کروں گا حتی کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے۔''

میں نے کہا:

"و الله لا أكفر بمحمد ﷺ حتى تموت ثم تبعث ."

''اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہرگز کفر نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے پھر دوبارہ اٹھایا جائے۔''

اس نے کہا:

''جب مجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا تو میرے لیے مال اور اولاد ہو گی؟''

خباب فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کر دیں:

﴿ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ۝ ﴾ .... حتى بلغ .... ﴿ فَرْدًا ۝ ﴾

(مریم: 77-80)

''تو کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے ضرور ہی مال اور اولاد دی جائے گی۔''..... یہاں تک کہ آپ ﴿ فَرْدًا ﴾ تک پہنچے..... یعنی ﴿ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝ ﴾ آیت کی تلاوت کی۔'' ❷

⑩ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسند احمد: 212/25، رقم: 15875۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان: 23/37۔ المعجم الكبير للطبراني: 8194۔ كتاب الإيمان لابن منده: 34۔ صحيح ابن حبان: 171۔ المصنف لابن أبي شيبة: 123/10، 375/12 .

❷ مسند احمد: 546/34، رقم: 21068۔ تفسير عبدالرزاق: 13/2۔ صحيح البخاري: 4733۔ صحيح ابن حبان: 5010۔ صحيح مسلم: 35، 2795/36۔ ترمذی: 3162۔ السنن الكبرى للبيهقي: 52/6۔ دلائل النبوة: 280/2-281 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

((إن الكافر يأكل في سبعة أمعاء .)) ❶

''بلاشبہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

⑪ نافع بیان کرتے ہیں:

"رأى إبن عمر مسكينا فجعل يدنيه و يضع بين يديه فجعل يأكل أكلا كثيرا فقال لي لا تدخلن هذا علي فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((إن الكافر يأكل في سبعة أمعاء .))" ❷

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین دیکھا تو اسے قریب کرنے لگے اور اس کے آگے کھا رکھ رہے تھے وہ بہت زیادہ کھانے لگ گیا، تو مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''اس کو ہرگز میرے پاس نہ لانا۔'' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے رہے تھے: ''بلاشبہ کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔''

⑫ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أن رسول الله ﷺ ضافه ضيف و هو كافر فأمر له رسول الله ﷺ بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم أخرى فشربه ثم أخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه ثم إنه أصبح فأسلم فأمر له رسول الله ﷺ بشاة فشرب حلابها ثم أمر بأخرى فلم يستتمها فقال رسول الله ﷺ: ((المؤمن يشرب في معى واحد و الكافر يشرب في سبعة أمعاء .))" ❸

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک مہمان آیا وہ کافر تھا تو اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا تو اس کا دودھ دوہا گیا تو وہ دودھ پی گیا پھر دوسری کا حکم دیا وہ بھی پی گیا، پھر تیسری کا بھی پی گیا، حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر اس نے صبح کی اور مسلمان ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے بکری کے دودھ کا حکم دیا تو وہ اس کا دودھ پی گیا پھر دوسری کا حکم دیا وہ اس کو پورا نہ کر سکتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں

---

❶ بخاري، كتاب الأطعمة: 5395.

❷ مسند أحمد: 61/9، رقم: 5020۔ صحيح مسلم: 2060/183۔ صحيح البخاري: 5393۔ مسند أبي عوانة: 426/5.

❸ صحيح مسلم، كتاب الأشربة: 2063/186۔ سنن الترمذي، كتاب الأطعمة: 1819۔ المؤطا للمالك: 924/2۔ فتح الباري: 314/12.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

ان تمام احادیث صحیحہ وحسنہ میں لفظ ''کفر'' یا ''کافر'' کفر اکبر کے لیے ہی استعمال کیا گیا ہے جو کہ ملت اسلامیہ کے دائرہ سے خارج کرنے والا ہے اور اس نوع کی دلیلیں کتاب وسنت میں بے شمار وارد ہوئی ہیں۔ یہ چند ایک بطور مثال ذکر کی ہیں۔

لفظ کفر کا اطلاق کفر اصغر پر

جس طرح کتاب وسنت کی نصوص میں کفر اکبر پر لفظ کفر کا انطباق کیا گیا ہے اسی طرح کفر اصغر پر بھی اس کا اطلاق کیا گیا ہے۔

کفرانِ نعمت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝﴾ (البقرة: 152)

''سو تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری مت کرو۔''

اس آیت کریمہ میں کفر کا اطلاق ناشکری پر کیا گیا ہے۔

② ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝﴾ (لقمٰن: 12)

''اور بلا شبہ یقیناً ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی کہ اللہ کا شکر کر اور جو شکر کرے تو وہ اپنے ہی لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ بہت بے پروا، بہت تعریفوں والا ہے۔''

③ ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝﴾ (النمل: 40)

''اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا ایک علم تھا، میں اسے تیرے پاس اس سے پہلے لے آتا ہوں کہ تیری آنکھ تیری طرف جھپکے۔ پس جب اس نے اسے اپنے پاس پڑا ہوا دیکھا تو اس نے کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے، تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں، یا ناشکری کرتا ہوں اور جس نے شکر کیا تو وہ اپنے ہی لیے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو یقیناً میرا رب بہت بے پروا، بہت کرم والا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المائدۃ: 44)

''اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔''

امام المفسرین محمد بن جریر طبری اس آیت کریمہ کے شان نزول کے بارے اختلاف ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"و قال آخرون: بل عنى بذلك كفر دون كفر، و ظلم دون ظلم، و فسق دون فسق." ❶

''دوسرے مفسرین نے کہا ہے بلکہ اس سے مراد ایک کفر کا (اپنے درجہ میں) دوسرے کفر سے کم ہونا، ایک ظلم کا دوسرے ظلم سے کم ہونا اور ایک فسق کا دوسرے فسق سے کم ہونا مراد لیا گیا ہے۔''

پھر اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام وغیرہم کی روایات بیان کریں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور آیت حکیم:

سب سے پہلے ہم ترجمان القرآن حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تفسیر درج کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

"ليس بالكفر الذي تذهبون إليه."

''یہ ہرگز وہ کفر نہیں ہے جس کی طرف تم جا رہے ہو۔''

دوسری روایت میں ہے:

"إنه ليس بالكفر الذي يذهبون إليه إنه ليس كفر ينقل عن الملة ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ كفر دون كفر." ❷

''بلاشبہ یہ ہرگز وہ کفر نہیں ہے جس کی طرف وہ جاتے ہیں، بلاشبہ یہ ملت اسلامیہ سے خارج کرنے والا کفر نہیں ہے..... ''اور جس نے اللہ کی نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو وہی لوگ کافر ہیں۔''..... یہ کفر دون کفر ہے یعنی یہ کفر دوسرے کفر سے درجے میں کم ہے۔''

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ تفسير الطبري: 464/8.

❷ الابانة لابن بطة: 172/2، رقم: 1021۔ السنن الكبرى للبيهقي: 20/8، 207/10۔ السنة للخلال: 1419۔ سنن سعيد بن منصور: 1482/4، رقم: 749۔ كتاب الصلاة لمحمد بن نصر المروزي: 569-573۔ تفسير ابن ابی حاتم: 1143/4، رقم: 6434۔ التمهيد: 237/4۔ المستدرك للحاكم: 313/2. امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"و حقهما أن يقولا: على شرط الشيخين فإن إسناده كذلك ثم رأيت الحافظ إبن كثير نقل في تفسيره (163/6) عن الحاكم أنه قال: "صحيح على شرط الشيخين" فالظاهر أن في نسخة "المستدرك" المطبوعة سقطا." ❶

''امام حاکم اور امام ذہبی دونوں کا حق تھا کہ یوں کہتے: یہ روایت شیخین کی شرط پر صحیح ہے تو بلاشبہ اس کی سند اس طرح ہے پھر میں نے حافظ ابن کثیر کو دیکھا انہوں نے اپنی تفسیر میں امام حاکم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے تو ظاہر یہ ہے کہ مستدرک کے مطبوعہ نسخے میں سقط ہے۔''

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں:

"هي به كفر و ليس كفرا بالله و ملائكته و كتبه و رسله." ❷

''یہ کفر ہے اور یہ اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر نہیں ہے۔''

ایک اور روایت میں ہے:

"ليس كمن كفر بالله و ملائكته و رسله."

''یہ اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کی طرح نہیں ہے۔''

اور عطاء بن ابی رباح، طاؤس وغیرہما سے بھی یہی تفسیر مروی ہے جس کی مکمل تفصیل فضیلۃ الشیخ سلیم بن عید الہلالی کی بڑی شاندار کتاب "قرة العيون" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس تفسیر کو امام حاکم، امام احمد بن حنبل، امام ذہبی، امام ابن کثیر، امام طبری، امام مروزی، امام سمعانی، امام بغوی، امام ابو بکر ابن العربی، امام قرطبی، امام بقاعی، امام واحدی، امام ابو عبید قاسم بن سلام، امام ابو حیان اندلسی، امام ابن بطہ، امام ابن عبدالبر، امام خازن، علامہ جمال الدین قاسمی، علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی، امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم، نواب صدیق الحسن خان، علامہ شنقیطی، علامہ البانی وغیرہم جیسے جہابذہ مفسرین و محدثین اور فقہاء نے صحیح قرار دیا ہے اور قبول کیا ہے۔ یہاں پر چند حوالے ذکر کرتا ہوں باقی تفسیر و تفصیل اپنے مقام پر بیان ہوگی، ان شاء اللہ۔

---

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة: 113/4۔

❷ تفسير الطبري: 465/8۔ السنة للخلال: 158/4-159، رقم: 1414۔ كتاب الصلاة لمحمد بن نصر المروزي: 571-572۔ الابانة لإبن بطة: 172/2، رقم: 1020۔ تفسير عبدالرزاق: 19/2، رقم: 713۔ تفسير سفيان ثوري، ص: 101۔ تفسير إبن أبي حاتم: 7/3.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن نصر المروزی (المتوفی 294ھ) فرماتے ہیں:

"قلنا إن ترك التصديق كفر به و إن ترك الفرائض مع تصديق الله أنه أوجبها كفر ليس بكفر بالله إنما هو كفر من جهة ترك الحق كما يقول القائل كفرتني حقي و نعمتي يريد ضيعت حقي و ضيعت شكر نعمتي قالوا: و لنا في هذا قدوة بمن روي عنهم من أصحاب رسول الله ﷺ و التابعين إذ جعلوا للكفر فروعا دون أصله لا تنقل صاحبه عن ملة الإسلام كما ثبتوا للإيمان من جهة العمل فرعا للأصل لا ينقل تركه عن ملة الإسلام من ذلك قول إبن عباس في قوله: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المائدہ: 44)" [1]

"بلاشبہ تصدیق کو ترک کرنا اس کے ساتھ کفر ہے اور اللہ کی تصدیق کے ساتھ فرائض ترک کرنا جن کو اس نے واجب قرار دیا، کفر ہے لیکن یہ اللہ کے ساتھ کفر کی طرح نہیں ہے یہ ترکِ حق کی جہت سے کفر ہے جیسا کہ کہنے والا کہتا ہے: "كفرتني حقي و نعمتي" اس سے مراد تو نے میرا حق ضائع کر دیا اور میری نعمت کا شکر برباد کر دیا۔ انہوں نے کہا: ہمارے لیے اس بات میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام نمونہ ہیں جبکہ انہوں نے اصل کے علاوہ کفر کی فروعات بنائی ہیں جو کفر کے مرتکب کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتیں جیسا کہ عمل کی جہت سے انہوں نے ایمان کے لیے اصل کے علاوہ فروعات ثابت کی ہیں جو تارک عمل کو ملت اسلام سے خارج نہیں کرتیں اسی میں سے اللہ کے اس فرمان ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ کے بارے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

اسی طرح امام ابوعبداللہ عبید اللہ بن محمد المعروف بابن بطہ (المتوفی 387ھ) نے اپنی معروف ومشہور کتاب "الابانة عن شريعة الفرقة الناجية" (2/162، ط الفاروق الحديثية) میں ایک باب یوں قائم کیا ہے: "باب ذكر الذنوب التي تصير بصاحبها الى كفر غير خارج عن الملة" ان گناہوں کا بیان جو ان کے مرتکب کو ایسے کفر کی طرف لے جاتے ہیں جو ملت سے خارج کرنے والے نہیں ہیں۔

پھر اس کے ضمن میں عبداللہ بن عباس، طاؤس اور عطاء بن ابی رباح کے اقوال لائے ہیں جو ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ کی تفسیر میں مروی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے انہوں نے ایسا کفر مراد لیا ہے جو ملت سے خارج کرنے والا نہیں ہے۔

[1] كتاب الصلاة، ص: 167.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

"و قال ابن عباس و غير واحد من السلف في قوله تعالى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ و ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ و ﴿الظّٰلِمُوْنَ﴾ كفر دون كفر و فسق دون فسق و ظلم دون ظلم و قد ذكر ذلك أحمد و البخاري و غيرهما." [1]

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور بہت سارے سلف صالحین نے اللہ کے فرمان ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ و ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ و ﴿الظّٰلِمُوْنَ﴾ کے بارے میں کہا ہے: یہ کفر دون کفر، فسق دون فسق اور ظلم دون ظلم ہیں اور یہ بات امام احمد بن حنبل اور امام بخاری وغیرہما نے بیان کی ہے۔"

نوٹ:..... ائمہ دین نے جو ان آیات کو تحکیم بغیر ما انزل اللہ کے تحت ذکر کیا ہے اس سے مراد کفر اصغر لیا ہے یہ ایسے شخص کے حق میں ہے جو اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے یا رشوت لے کر فیصلہ کرے یا کسی سے عداوت کرتے ہوئے فیصلہ کرے اور اپنے پتا ہو کہ وہ اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے لیکن جو اللہ کے دین کے علاوہ کسی قانون کے ساتھ فیصلہ کرنا حلال سمجھتا ہو، یا اس کا اعتقاد ہو کہ اس کا حکم اللہ کے حکم کے مساوی یا اس سے افضل ہے تو یہ ایسا کفر ہے جو ملت سے خارج کرنے والا ہے۔

امام ابن الجوزی اپنی تفسیر "زاد المسیر" میں، امام ابن تیمیہ "منهاج السنة" میں، امام ابن القیم نے "مدارج السالکین" میں، علامہ محمد امین الشنقیطی نے "تفسیر اضواء البیان" میں اور سعودی کبار علماء کی "فتاوی اللجنة الدائمة" نے اسے بیان کیا ہے۔

احادیث نبویہ اور کفر اصغر

اور اسی طرح احادیث نبویہ میں اکثر مقامات پر لفظ کفر کا اطلاق کفر اصغر پر کیا گیا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

① عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أريت النار فإذا أكثر أهلها النساء يكفرن.)) قيل أيكفرن بالله؟ قال:

((يكفرن العشير و يكفرن الإحسان لو أحسنت إلى إحداهن الدهر ثم رأت

[1] مجموع الفتاوى لابن تيمية: 522/7.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منك شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط .)) ❶

''مجھے آگ دکھلائی گئی تو اچانک دیکھا کہ اس میں اکثر عورتیں ہیں جو کفر کرتی ہیں۔ کہا گیا: کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: ''وہ خاوندوں اور احسان کے ساتھ کفر کرتی ہیں اگر تو ان میں سے کسی ایک کی طرف لمبا زمانہ احسان کرتا رہے پھر وہ تجھ میں کوئی چیز دیکھ لے تو کہہ دیتی ہے: میں نے تجھ میں کبھی بھی خیر نہیں دیکھی۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لا يطلق عليها الكفر لكنه كفر لا يخرج عن الملة . " ❷

''عورت کی نافرمانی پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے لیکن یہ ایسا کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اس پر شوہروں کے ساتھ کفر اور کفر دونوں کفر کا باب باندھا ہے:

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی نے اِس حدیث پر یوں تبویب قائم کی ہے:

"باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات و بيان إطلاق لفظ الكفر على غير الكفر بالله ككفر النعمة و الحقوق . " ❸

''اطاعات کی کمی کے ساتھ ایمان کی کمی کا بیان اور لفظ کفر کا اطلاق اللہ کے ساتھ کفر کے علاوہ پر کرنا جیسا کہ نعمت اور حقوق کا کفر۔''

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فأطلق عليهن اسم الكفر لكفرهن العشير و الإحسان و قد يسمى كافر النعمة كافرا . " ❹

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لفظ کفر کا اطلاق ان کے شوہروں اور احسان کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے کیا ہے اور کبھی کفرانِ نعمت کرنے والے پر کافر ہونے کا نام لیا جاتا ہے۔''

② عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ويلكم أو ويحكم لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض .)) ❺

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب كفران العشير و كفر دون كفر: 29۔ صحيح مسلم، رقم: 884۔

❷ فتح الباري: 156/1 . ❸ شرح صحيح مسلم: 65/2 .

❹ التمهيد لابن عبدالبر: 295/23 .

❺ صحيح البخاري، كتاب الأدب: 6166۔ صحيح مسلم: 66 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیے ویل ہے یا تم پر افسوس ہے، تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض تمہارے بعض کی گردنیں مارنے لگ جائیں۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فقوله ((يضرب بعضكم رقاب بعض)) تفسير الكفار في هذا الموضع، و هؤلاء يسمون كفارا تسمية مقيدة، و لا يدخلون في الاسم المطلق إذا قيل: كافر و مؤمن." ❶

''نبی کریم ﷺ کا فرمان: ''بعض تمہارے بعض کی گردنیں مارنے لگیں'' اس مقام پر کفار کی تفسیر یہ ہے کہ ان لوگوں کو کفار کو نام جو دیا گیا یہ مقید نام ہے اسم المطلق میں داخل نہیں جب کہا جاتا ہے کافر اور مومن۔''

③ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن أبيه فهو كفر.)) ❷

''اپنے باپوں سے بے رغبتی نہ کرو سو جس نے اپنے باپ سے بے رغبتی کی تو یہ کفر ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بعض علماء سے اس کی شرح نقل کی ہے:

"و ليس المراد بالكفر حقيقة الكفر التي يخلد صاحبها في النار." ❸

اور یہاں پر کفر سے مراد کفر حقیقی ہرگز نہیں جس کا مرتکب ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو جاتا ہے۔''

④ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سباب المسلم فسوق و قتاله كفر.)) ❹

''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔''

⑤ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ اقتضاء الصراط المستقيم: 212/1، بتحقيق دكتور ناصر عبدالكريم العقل، ط: مكتبة الرشد الرياض.

❷ صحيح البخاري، كتاب الفرائض: 6768۔ صحيح مسلم: 62.

❸ فتح الباري: 503/15.

❹ صحيح البخاري: 47، 6044، 7076۔ الأدب المفرد: 431۔ صحيح مسلم: 133، 134۔ سنن إبن ماجه: 69، 3939۔ سنن الترمذي: 1983، 2635۔ سنن الكبرى للنسائي: 3561، 3562، 3563۔ مسند الحميدي: 104۔ الابانة لإبن بطة: 998، 999، 1000۔ مسند أحمد: 157/6، رقم: 3647۔ مسند الشاشي: 582، 583۔ صحيح إبن حبان: 5939۔ شرح السنة للبغوي: 3548.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((من أتى حائضا أو امرأة في دبرها أو كاهنا فقد كفر بما أنزل على محمد ﷺ .)) ❶

''جو شخص حائضہ عورت کے پاس آیا یا عورت کی دبر میں آیا یا نجومی کے پاس آیا تو بلاشبہ یقیناً اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔''

مذکورہ بالا احادیث میں لفظ کفر کا اطلاق کفر اصغر پر کیا گیا ہے۔ حالت حیض میں عورت کے ساتھ صحبت کرنا یا دبر میں وطی کرنا یا مسلمان کے ساتھ لڑنا ایسے گناہ ہیں جن پر لفظ کفر بولا گیا ہے ان افعال کا مرتکب ناقص الایمان مسلمان ہے ایسا کفار نہیں جو ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔

لفظ کفر پر دیگر الفاظ کا اطلاق

نصوص شرعیہ میں لفظ کفر پر کئی الفاظ بولے جاتے ہیں کبھی لفظ کفر کی تعبیر شرک سے، کبھی ظلم سے اور کبھی فسق سے کی جاتی ہے اور پیچھے سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 44 کی تفسیر کے تحت بعض اسلاف اور کبار محدثین و مفسرین کی تصریحات گزر چکی ہیں کہ اس سے مراد کفر دون کفر، ظلم دون ظلم اور فسق دون فسق مراد ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر، ظلم اور فسق میں سے ہر ایک دو قسموں پر مشتمل ہے کفر اکبر و کفر اصغر، ظلم اکبر و ظلم اصغر اور فسق اکبر و فسق اصغر۔

امام احمد بن نصر المروزی فرماتے ہیں:

"فكما كان الظلم ظلمين و الفسوق فسقين كذلك الكفر كفران احدهما ينقل عن الملة و الآخر لا ينقل عنها فكذلك الشرك شركان شرك في التوحيد ينقل عن الملة و شرك في العمل لا ينقل عن الملة و هو الرياء ." ❷

''پس جس طرح ظلم دو طرح کا ہے اور فسق دو طرح کا ہے اسی طرح کفر بھی دو طرح کا ہے ان میں سے ایک ملت سے خارج کر دیتا ہے اور دوسرا ملت سے خارج کرنے والا نہیں ہے اسی طرح شرک بھی دو طرح کا ہے ایک اللہ کی توحید میں شرک جو ملت سے خارج کر دیتا ہے اور دوسرا عمل میں شرک وہ ملت سے خارج نہیں کرتا اور وہ ریاکاری ہے۔''

ہر مقام پر غور و خوض کر کے فیصلہ اخذ کرنا چاہیے کہ کون سا کفر و شرک اور ظلم و فسق ملت سے خارج کرتا ہے اور کون سا نہیں۔ کیونکہ نصوص شرعیہ میں کفر پر شرک، ظلم اور فسق کا اطلاق کیا گیا اور اس کی تعبیر صحیح کے بغیر

---

❶ سنن ترمذي: 135- سنن أبي داود: 3904 .

❷ كتاب الصلاة، ص: 170، ط: دار الكتب العلمية .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ درست نہیں نکل سکتا اور ان اطلاقات کی ہر نوع پر ادلّہ ملاحظہ کریں۔

لفظ ''شرک'' پر کفر کا اطلاق:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو باغوں کے مالک کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا﴾ (الکھف: 42)

''اور اس کا سارا پھل مارا گیا تو اس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنی ہتھیلیاں ملتا تھا اس پر جو اس میں خرچ کیا تھا اور وہ اپنی چھتوں سمیت گرا ہوا تھا اور کہتا تھا اے کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔''

اس آیت میں لفظ ''شرک'' کا اطلاق کفر پر کیا گیا ہے اس لیے کہ اس باغ والے آدمی کا کام کفر کے قبیل سے تھا جیسا کہ خود اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں خبر دی ہے:

﴿وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً﴾ (الکھف: 35-36)

''اور وہ اپنے باغ میں اس حال میں داخل ہوا کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا، کہا میں گمان نہیں کرتا کہ یہ کبھی برباد ہوگا۔ اور نہ میں قیامت کو گمان کرتا ہوں کہ قائم ہونے والی ہے۔''

اور جو کچھ اس سے صادر ہوا وہ کفر ہی تھا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا کہ اس کا ساتھی اس کو کہنے لگا:

﴿اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا﴾ (الکھف: 37)

''کیا تو نے اس کے ساتھ کفر کیا جس نے تجھے حقیر مٹی سے پیدا کیا، پھر ایک قطرے سے، پھر تجھے ٹھیک ٹھاک ایک آدمی بنا دیا۔''

اسی لیے علماء نے آیت میں ''شرک'' والے لفظ کا معنی ''کفر'' بیان کیا ہے۔

امام المفسرین محمد بن جریر طبری اللہ کے اس فرمان ﴿وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا﴾ (الکھف: 42) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"يعني بذلك: هذا الكافر إذا هلك و زالت عنه دنياه و انفرد بعمله، ودّ أنه لم يكن كفر بالله و لا أشرك به شيئا." [1]

[1] تفسير الطبري: 268/15.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس سے اللہ تعالیٰ نے وہ کافر مراد لیا ہے جب وہ ہلاک ہو گیا اور اس کی دنیا اس سے زائل ہو کر رہ گئی ہے اور وہ اپنے عمل کے ساتھ منفرد ہوا اس نے پسند کیا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کفر نہ کیا ہوتا اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کیا ہوتا۔''

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی (المتوفی 671ھ) لکھتے ہیں:

"أي يا ليتني عرفت نعم الله علي، و عرفت أنها كانت بقدرة الله و لم أكفر به، و هذا ندم منه حين لا ينفعه الندم." ❶

''اے کاش میں نے اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو پہچانا ہوتا اور میں نے پہچانا ہوتا کہ وہ اللہ کی قدرت سے ہوا اور میں نے اس کے ساتھ کفر نہ کیا ہوتا اور یہ اس کی طرف سے ندامت تھی۔''

لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

اور کتاب وسنت میں اس کی مثال نبی کریم ﷺ کی وہ حدیث ہے جو جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن بين الرجل و بين الشرك و الكفر ترك الصلاة.)) ❷

''بلاشبہ آدمی اور شرک وکفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔''

اسی طرح یزید الرقاشی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

((ليس بين العبد و الشرك الا ترك الصلاة فإذا تركها فقد اشرك.)) ❸

''نہیں ہے بندے اور شرک کے درمیان فرق مگر نماز کا ترک کرنا پھر جب وہ نماز ترک کر دیتا ہے تو یقیناً اس نے شرک کیا۔''

اس حدیث میں نبی ﷺ نے شرک کا اطلاق کفر پر کیا ہے صحیح مسلم میں اس پر امام نووی نے یوں باب باندھا ہے:

www.KitaboSunnat.com

"بيان إطلاق إسم الكفر على من ترك الصلاة."

یعنی ''جس شخص نے نماز تک کی اس پر لفظ کفر کا اطلاق کرنا۔''

---

❶ مختصر تفسير القرطبي: 23/3، ط: دار الكتب العلمية، اختصره الشيخ عرفان حسونة.

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان: 82/134- سنن الترمذي: 2619- مسند أحمد: 365/23، رقم: 15183.

❸ سنن ابن ماجه: 1080- علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے جبکہ اس کی سند میں یزید بن ابان الرقاشی ضعیف ہے۔ یاد رہے کہ شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ اوپر جابر والی حدیث اس کا قوی شاہد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر شرح میں امام نووی لکھتے ہیں:

"إن الشرك و الكفر قد يطلقان بمعنى واحد و هو الكفر بالله تعالى، و قد يفرق بينهما." ❶

''بلاشبہ شرک اور کفر بسا اوقات ایک معنی میں ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنا ہے اور بسا اوقات دونوں کے درمیان فرق بھی کیا جاتا ہے۔''

تارک صلاۃ کے کافر ہونے میں اختلاف:

ترک صلاۃ پر جو حدیث میں لفظ ''کفر'' وارد ہوا ہے اس میں علماء کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا یہ کفر اکبر ہے یا کفر اصغر ہے جو علماء تارک صلاۃ کو کافر سمجھتے ہیں ان کے نزدیک یہ کفر اکبر ہے اور جو اسے کافر نہیں سمجھتے ان کے نزدیک کفر اصغر ہے۔

امام قرطبی لکھتے ہیں:

''نبی ﷺ کے فرمان: ((بين الرجل و بين الشرك و الكفر ترك الصلاة.)) کا مطلب یہ ہے کہ جس نے نماز ترک کی اس کے اور کفر کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں جو اسے روکے اور نہ کوئی مانع ہے جو اسے منع کرے یعنی وہ کافر ہو گیا ہے۔ اس شخص کے کافر ہونے پر اتفاق ہے جو نماز کے وجوب کا منکر ہے اور اگر نماز کے وجوب کا معترف ہے اور عملاً سست ہے اور اسے ترک کرنے والا ہے تو جمہور کے ہاں اسے قتل کیا جائے گا جب وہ نماز کو اس کے آخری وقت سے خارج کر دے اور ادا نہ کرے۔''

پھر یہ اختلاف ہے کہ تارک صلاۃ کو بطور کفر قتل کیا جائے گا یا بطور حد جو پہلے مذہب کی طرف گئے ہیں وہ امام احمد بن حنبل، امام عبداللہ بن المبارک، امام اسحاق بن راہویہ اور ہمارے اصحاب میں سے عبدالملک بن حبیب ہیں اور یہ بات علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

اور جو دوسرے مذہب کی طرف گئے ہیں (یعنی تارک صلاۃ کو بطور کفر نہیں بلکہ بطور حد قتل کیا جائے گا) تو ان میں سے امام مالک، امام شافعی اور بہت سارے اہل علم ہیں جنہوں نے کہا: جب اس پر نماز پیش کی جائے اور وہ ادا نہ کرے تو بطور حد اسے قتل کیا جائے گا۔

پھر کیا تارک صلاۃ سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا یا نہیں؟

ہمارے اصحاب کے اس کے بارے میں دو قول ہیں اور اہل کوفہ نے کہا ہے قتل نہیں کیا جائے گا

❶ شرح صحيح مسلم: 71/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نماز کی ادائیگی کا حکم دیا جائے گا اور اسے تعذیر لگائی جائے گی یہاں تک کہ وہ نماز ادا کرنے لگ جائے اور صحیح بات یہ ہے کہ وہ ہرگز کافر نہیں ہے۔ اس لیے کہ کفر جحود و انکار کا نام ہے جیسا کہ بحث گزر چکی ہے اور وہ ہرگز انکار نہیں ہے اور اس لیے بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خمس صلوات افترضهن الله سبحانه على العباد فمن جاء بهن لم يضيع منهن شيئا، كان له عند الله عهد أن يغفر له، و من لم يأت بهن، فليس له عند الله عهد؛ إن شاء غفر له، و إن شاء عذبه.)) "فهذا ينص على أن ترك الصلاة ليس بكفر، و أنه مما دون الشرك الذي قال الله تعالى فيه ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: 48)" ❶

"پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں جو کوئی انہیں ادا کرے گا ان میں کچھ بھی ضائع نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کے ہاں عہد ہے کہ وہ اسے بخش دے گا اور جس نے ان کی ادائیگی نہ کی تو اس کے لیے اللہ پر کوئی عہد نہیں اگر اللہ چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔" یہ اس بات پر نص ہے کہ نماز کا ترک ہرگز کفر نہیں ہے اور وہ اس شرک سے چھوٹا جرم ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے۔"

امام قرطبی نے جو حدیث "خمس صلوات ....." بیان کی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ ❷

اسی طرح قاضی عیاض نے بھی "إكمال المعلم بفوائد مسلم" میں اہل علم کا یہ اختلاف بیان کیا ہے۔ ❸

مزید بحث مطولات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ لہٰذا جن کے ہاں تارک صلاۃ کافر ہے ان کے نزدیک یہ کفر اکبر ہے اور جن کے نزدیک کافر نہیں ہے ان کے نزدیک کفر اصغر ہے۔

---

❶ المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم: 271/1-272، ط: دار ابن كثير دمشق بيروت.

❷ مسند احمد: 366/37، رقم: 22693- المصنف ابن ابی شيبة: 296/2، 235/14-236- مسند الدارمي: 1577- مسند الشاشي: 1281- المؤطا لمالك: 123/1- المصنف لعبد الرزاق: 4575- مسند الحميدي: 388- سنن أبي داود: 1420- سنن النسائي: 462- شرح مشكل الآثار: 3167، 3168- مسند الشاميين: 2181، 2182، 2183- سنن ابن ماجه: 1401- صحيح إبن حبان: 252، 253- بيهقي: 361/1، 8/2، 467، 217/10- شرح السنة للبغوي: 977- المعجم الكبير للطبراني: 2182، 2184، 2186- حلية الأولياء: 126/5- ان کتب میں مختلف طرق سے مروی ہے۔

❸ إكمال المعلم بفوائد مسلم: 343/1-344.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ ''ظلم'' کا کفر پر اطلاق:

بہت ساری آیات میں ظلم کا کفر پر اطلاق کیا گیا ہے:

① ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝﴾

(الفرقان: 27)

''اور جس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا، کہے گا اے کاش! میں رسول کے ساتھ کچھ راستہ اختیار کرتا۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فلا ريب أن هذا يتناول الكافر الذي لم يؤمن بالرسول و سبب نزول الآية كان في ذلك فإن "الظلم المطلق" يتناول ذلك و يتناول ما دونه بحسبه." ❶

''سو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اس کافر کو شامل ہے جو رسول اللہ پر ایمان نہیں لایا اور آیت کا سبب نزول بھی اس کے بارے میں تھا تو بلاشبہ "الظلم المطلق" کفر اور اس کے علاوہ کو بھی اسی کے حساب سے شامل ہے۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"أن الظلم المطلق يتناول الكفر و لا يختص بالكفر، بل يتناول ما دونه أيضا و كل بحسبه كلفظ "الذنب" و "الخطيئة" و "المعصية". فإن هذا يتناول الكفر و الفسوق و العصيان." ❷

''بلاشبہ ظلم مطلق کفر کو بھی شامل ہے اور کفر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ کفر سے چھوٹے گناہوں کو بھی اسی طرح شامل ہے اور ہر کوئی اپنے حساب سے ہے جیسے لفظ "ذنب"، "خطيئة" اور "معصية" کفر، فسق اور عصیان سب کو شامل ہے۔''

② ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝﴾ (بني إسرائيل: 47)

''ہم اس (نیت) کو زیادہ جاننے والے ہیں جس کے ساتھ وہ اسے غور سے سنتے ہیں، جب وہ

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 73/7.
❷ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 72/7.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری طرف کان لگاتے ہیں اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں، جب وہ ظالم کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم پیروی نہیں کرتے مگر ایسے آدمی کی جس پر جادو کیا گیا ہے۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے ظلم کا اطلاق کفر پر کیا ہے اور آیات کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئیں۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اس آیت میں ظالموں سے مراد ولید بن مغیرہ اور اس کے ساتھی ہیں۔'' ❶

امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

"یخبر تعالی نبیه -صلوات الله و سلامه علیه- بما تناجي به رؤساء كفار قريش، حين جاء وا يستمعون قراء ة رسول الله ﷺ سرا من قومهم، بما قالوا من أنه رجل مسحور."❷

''اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو اس چیز کی خبر دے رہا ہے جو قریش کے کافروں کے سردار آپس میں سرگوشی کرتے ہوئے کہتے تھے جس وقت وہ اپنی قوم سے چھپ کر رسول اللہ ﷺ کی قراءت کان لگا کر سننے آتے تھے۔''

③ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ (المومنون: 27-28)

''اور مجھ سے ان کے بارے میں بات نہ کرنا جنھوں نے ظلم کیا ہے، وہ یقیناً غرق کیے جانے والے ہیں۔ پھر جب تو اور جو تیرے ساتھ ہیں، کشتی پر چڑھ جاؤ تو کہہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی۔''

اس آیت میں بھی ظالموں سے مراد کفار ہیں۔

④ ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (البقرة: 254)

''اور کافر ہی ظالم ہیں۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ تفسير بغوي: 118/3.

❷ تفسير ابن كثير: 151/4- بتحقيق عبدالرزاق المهدي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فالكفر المطلق هو الظلم المطلق ." ❶

''کفر مطلق ہی ظلم مطلق ہے۔''

یہ جان لینا چاہیے کہ مطلق طور پر ظلم کا اطلاق کفر اکبر پر ہوتا ہے لیکن یہ اس کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بسا اوقات کفر اصغر اور معاصی پر بھی ظلم کا اطلاق ہوتا ہے۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝﴾ (فاطر: 32)

''پھر ہم نے اس کتاب کے وارث اپنے وہ بندے بنائے جنھیں ہم نے چن لیا، پھر ان میں سے کوئی اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی میانہ رو ہے اور ان میں سے کوئی نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے، اللہ کے حکم سے۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔''

اس آیت میں اللہ کے مختار اور چنے ہوئے مسلمان بندوں کا ذکر ہے جن میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کا بھی ذکر ہے اور یہ ظلم اصغر ہے جو ذنوب و معاصی کو شامل ہے۔

اسی طرح کئی اور آیات کریمہ میں ظلم کا اطلاق معصیت و خطا پر ہوا ہے۔ سیدنا آدم و سیدتنا حواء علیہما السلام کے بارے میں اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾

(الاعراف: 23)

''دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم ضرور خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔''

اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾

(القصص: 16)

''کہا اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے۔ تو اس نے اسے بخش دیا، بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 74/7.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

(آل عمران: 135)

''اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں۔''

ان آیات بینات میں ظلم کا اطلاق جس کفر پر ہوا ہے وہ کفر اکبر نہیں ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و سمي الكافر ظالما كما في قوله تعالى ﴿وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (البقرة: 254) و سمي متعدي حدوده في النكاح و الطلاق و الرجعة و الخلع ظالما، فقال: ﴿وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ﴾ (الطلاق: 1) و قال نبيه يونس ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۠ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الأنبياء: 87) و قال صفيه آدم ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا﴾ (الأعراف: 23) و قال كليمه موسى: ﴿رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ﴾ (القصص: 16) و ليس هذا الظلم مثل ذلك الظلم." ❶

''اور کافر کو ظالم کا نام دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے: ''اور کافر ہی ظالم ہیں۔'' اور نکاح، طلاق، رجوع اور خلع کی حدود سے تجاوز کرنے والے کو بھی ظالم کا نام دیا۔ فرمایا: ''اور جس نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا تو لازماً اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔'' اور اس کے نبی یونس علیہ السلام نے فرمایا: ''نہیں کوئی معبود مگر تو ہی، تو پاک ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔'' اور اللہ کے صفی آدم علیہ السلام نے کہا: ''اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔'' اور اللہ کے کلیم موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اے میرے رب بلاشبہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے معاف کر دے۔'' اور یہ ظلم اس ظلم جیسا نہیں ہے۔''

امام محمد بن نصر المروزی نے لکھا ہے:

"قد يسمى الكافر ظالما و يسمى العاصي من المسلمين ظالما فظلم ينقل عن ملة الإسلام و ظلم لا ينقل." ❷

❶ كتاب الصلوٰة و حكم تاركها، ص: 54۔ ❷ كتاب الصلاة، ص: 168.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بسا اوقات وہ کافر کو ظالم کا نام دیتا ہے اور مسلمانوں میں سے عاصی و نافرمان کو بھی ظالم کا نام دیا تو ایک ظلم ملت اسلامیہ سے خارج کرنے والا ہے اور ایک ظلم ملت اسلامیہ سے خارج کرنے والا نہیں ہے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ظلم کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ظلم مطلق ''کفر'' کو شامل ہے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس کے علاوہ معاصی کو بھی شامل ہے۔''

پھر لکھتے ہیں:

"و أما "الظلم المقيد" فقد يختص بظلم الإنسان نفسه ، و ظلم الناس بعضهم بعضاً ."

''بہر حال ظلم مقید بسا اوقات انسان کا اپنی جان کے ساتھ ظلم کرنے اور بعض لوگوں کا بعض کے ساتھ ظلم کرنے کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔''

پھر آدم و موسیٰ علیہما السلام اور اہل ایمان کے متعلق ظلم کے حوالے سے آیات ذکر کر کے لکھتے ہیں:

"و ذلك قد عرف و لله الحمد أنه ليس كفرا ."[1]

''اور یہ بات پہچانی جا چکی ہے کہ یہ کفر نہیں ہے اور حمد اللہ ہی کے لیے ہے۔''

لہٰذا قرآن و سنت میں وارد شدہ نصوص میں جب لفظ ظلم بولا جائے تو اچھی طرح غور و تدبر کی ضرورت ہوتی ہے کہ یہاں پر ظلم سے کون سا ظلم مراد ہے ظلم اکبر یا ظلم اصغر، کیونکہ ظلم کے اطلاقات کو پہچانے بغیر صحیح شرعی حکم واضح نہیں کیا جا سکتا۔

لفظ ''فسق'' کا کفر پر اطلاق:

① قرآن حکیم کی بعض آیات میں لفظ ''فسق'' کفر اکبر پر بھی بولا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ﴾ (الكهف : 50)

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس، وہ جنوں میں سے تھا، سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔''

امام محمد بن نصر المروزی فرماتے ہیں:

[1] مجموع الفتاوى لابن تيمية: 72/7، 79.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"و كذلك الفسق فسقان فسق ينقل عن الملة و فسق لا ينقل عن الملة فيسمى الكافر فاسقا و الفاسق من المسلمين فاسقا ذكر الله ابليس فقال: ﴿فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ﴾ و كان ذلك الفسق منه كفرا." ❶

''اور اسی طرح فسق بھی دو قسموں پر مشتمل ہے ایک ایسا فسق ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے اور ایک فسق وہ ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا تو اللہ نے کافر کو بھی فاسق قرار دیا اور مسلمانوں میں سے فاسق کو بھی فاسق قرار دیا ہے۔ اللہ نے ابلیس کا بیان کر کے فرمایا: ''سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔'' اور ابلیس کا فسق کفر تھا۔''

② ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَ أَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ﴾ (السجدة: 20)

''اور رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہی ہے۔''

امام طبری فرماتے ہیں:

"و قوله: ﴿وَ أَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا﴾ يقول تعالى ذكره: و أما الذين كفروا بالله، و فارقوا طاعته." ❷

''اور اللہ کا فرمان: ''بہرحال وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی۔'' کا مطلب ہے: ''بہرحال وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کی اطاعت سے علیحدہ ہو گئے۔''

امام محمد بن نصر المروزی اس آیت کریمہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"يريد الكفار دل على ذلك قوله: ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَ قِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ﴾ (السجدة: 20)

''اس آیت میں ﴿فَسَقُوا﴾ سے مراد کفار ہیں اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ''جب بھی چاہیں گے کہ اس سے نکلیں اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا آگ کا وہ عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔'' ❸

③ ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَ أَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَ يَهْدِي بِهِ

❶ كتاب الصلاة، ص: 169.
❷ تفسير الطبري: 626/18.
❸ كتاب الصلوة، ص: 170.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ﴾

(البقرة: 26-27)

''وہ جنھوں نے کفر کیا تو وہ کہتے ہیں اللہ نے اس کے ساتھ مثال دینے سے کیا ارادہ کیا؟ وہ اس کے ساتھ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس کے ساتھ بہتوں کو ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ فاسقوں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو، اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو قطع کرتے ہیں۔''

یہاں پر کفار کو فاسقین قرار دیا ہے۔

④ ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ (البقرة: 99)

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تیری طرف واضح آیات نازل کی ہیں اور ان سے کفر نہیں کرتے مگر جو فاسق ہیں۔''

⑤ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۚ ﴾ (الذاريات: 46)

''اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو، یقیناً وہ نافرمان لوگ تھے۔''

ان آیات میں مذکورہ لفظ فسق سے کفر مراد ہے جس کے باعث انسانی ملت اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

معاصی اور ذنوب پر فسق کا اطلاق:

① اسی طرح بہت ساری آیات میں معاصی اور ذنوب پر بھی فسق کا اطلاق ہوا ہے جیسا کہ اہل ایمان میں سے جو ایمان والی عورتوں پر زنا کی تہمت لگا دیں ان کو بھی فاسق کہا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ (النور: 4)

''اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انھیں اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی نافرمان لوگ ہیں۔''

② ایک مقام پر حاجی کے بارے میں فرمایا:

﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ ..... ﴾ (البقرة: 197)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حج چند مہینے ہے، جو معلوم ہیں، پھر جو ان میں حج فرض کر لے تو حج کے دوران نہ کوئی شہوانی فعل ہو اور نہ کوئی نافرمانی اور نہ کوئی جھگڑا۔''

امام محمد بن نصر المروزی فرماتے ہیں:

"فقالت العلماء فی تفسیر الفسوق هاهنا هي المعاصي ."[1]

''علماء نے کہا ہے کہ فسق کی تفسیر ان مقامات پر نافرمانیوں اور معاصی سے ہے۔''

③ ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ ﴾ (الحجرات: 6)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔''

یہ آیت کریمہ ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انہیں نبی کریم ﷺ نے ایک قوم کی طرف صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔[2]

امام ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

"و لا خلاف بين أهل العلم بتأويل القرآن فيما علمت أن قوله عزوجل ﴿إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ﴾ نزلت فی الوليد بن عقبة ."[3]

''میرے علم کے مطابق قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں اہل علم کے ہاں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں ایک قوم کی طرف صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا۔''

اس آیت کریمہ میں فاسق کا اطلاق ایک ایمان والے پر کیا گیا ہے اور ایسا فسق ہے جو اسلام سے خارج کرنے والا نہیں ہے۔

---

[1] كتاب الصلاة، ص: 170.

[2] المعجم الكبير للطبراني: 6/18-7، رقم: 4۔ الآحاد و المثاني لإبن أبي عاصم: 309/4-310، رقم: 2335۔ معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني: 2175/4، رقم: 5453۔ أسد الغابة: 420/5۔ تاريخ دمشق: 168/66 وغيرها.

[3] الإستيعاب في بيان الأسباب: 114/4۔ أسد الغابة: 420/5.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و أما الفسوق: فهو في كتاب الله نوعان مفرد مطلق و مقرون بالعصيان . و المفرد نوعان أيضا: فسوق كفر يخرج عن الإسلام و فسوق لا يخرج عن الإسلام ." ❶

''بہرحال اللہ کی کتاب میں فسق کی دو انواع ہیں:

① مفرد مطلق ② عصیان کے ساتھ ملا ہوا اور مفرد فسق کی بھی۔

اسی طرح دو انواع ہیں:

① ایسا فسق جو اسلام سے خارج کرنے والا ہے۔

② ایسا فسق جو اسلام سے خارج نہیں کرتا۔''

پھر اس کے بعد امام ابن القیم نے قرآن وسنت کے دلائل ہر ایک قسم پر پیش کیے ہیں جو لائق مطالعہ ہیں:

بہرکیف یہاں صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ کتاب وسنت کی وارد شدہ نصوص میں فسق دو طرح کا ہے ایک فسق اکبر اور دوسرا فسق اصغر اول الذکر کا مرتکب اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جبکہ ثانی الذکر کا مرتکب گناہ گار، ناقص الایمان مسلم ہے۔ واللہ اعلم

کفر کے بعض نتائج

اب ہم کچھ ایسی بات ذکر کر رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کی وجہ سے کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

① کفار کے اعمال باطل ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٢﴾﴾

(آل عمران: 22)

''یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور ان کی مدد کرنے والے کوئی نہیں۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کفار کو ان کے نیک اعمال کوئی نفع نہیں دیں گے اور قیامت والے دن ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

مزید فرمایا:

❶ مدار السالكين ، ص: 225، ط: دار الكتب العلمية .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾﴾

(آل عمران: 117)

''اس کی مثال جو وہ اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں، اس ہوا کی مثال جیسی ہے جس میں سخت سردی ہے، جو ایسے لوگوں کی کھیتی کو آ پہنچی جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، تو اس نے اسے برباد کر دیا اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ (خود) اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔''

اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''عام طور پر مصیبت کے وقت اولاد انسان کے کام آتی ہے، مگر اس وقت کفار کی اولاد ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔ اوپر کی آیات میں مومن اور متقی کے نیک اعمال کا انجام ذکر فرمایا کہ ان کی ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی ضائع نہیں ہوگی، بلکہ اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا، اب اس آیت میں کافر کے صدقہ و خیرات کا رفاہی کاموں کو آخرت میں بے فائدہ اور ضائع ہونے کے اعتبار سے ان لوگوں کی کھیتی سے تشبیہ دی ہے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، جو کھیتی دیکھنے میں سرسبز و شاداب نظر آئے لیکن یکا یک سخت سرد ہوا چلے اور اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔ یہی حال کفار کے صدقہ خیرات کا ہے، وہ چونکہ ایمان و اخلاص کی دولت سے محروم ہیں، اس لیے آخرت میں ان کے اعمال تباہ و برباد ہو جائیں گے اور انہیں ان اعمال کا کچھ بھی اجر نہیں ملے گا۔''[1]

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا إِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾﴾ (الانفال: 36)

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے روکیں۔ پس عنقریب وہ انھیں خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر افسوس کا باعث ہوں گے، پھر وہ مغلوب ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اہل مکہ کہ جن کا یہاں ذکر ہو رہا ہے وہ اپنے اموال لوگوں کو اسلام سے روکنے کے لیے ہر طرح

[1] تفسیر القرآن الکریم: 1/291-292.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خرچ کرتے ہیں مال کا لالچ دے کر بھی اور جنگ کی تیاری کے لیے خوراک، سواریاں اور اسلحہ و افراد مہیا کر کے بھی۔ انہیں اسلام سے اس قدر دشمنی اور عناد ہے کہ اس سے روکنے کے لیے وہ اپنی محبوب ترین چیز مال خرچ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی خبردار کر دیا کہ آئندہ جب بھی یہ مسلمانوں کے خلاف کوئی کاروائی کریں گے انہیں اسی طرح ناکامی اور حسرت کا سامنا کرنا پڑے گا جس طرح اب بدر میں ان کا حشر ہوا ہے چنانچہ اس کے بعد جنگ احد اور خندق میں بھی انہیں ناکامی کے ساتھ لوٹنا پڑا، نہ مدینہ پر قبضہ کر سکے، نہ مال غنیمت حاصل کر سکے اور نہ ہی کسی کو لونڈی و غلام بنا سکے اور آخرت میں ان کافروں کا انجام یہ ہے کہ وہ جہنم میں دھکیل کر اکٹھے کیے جائیں گے۔ بعد میں بھی جن تک مسلمان اللہ کے احکام پر کاربند رہے اور انہوں نے جہاد کی تیاری میں کوتاہی نہ کی، ان کے خلاف جنگ کے لیے خرچ کیے ہوئے کفار کے اموال ہمیشہ ان کے لیے باعث حسرت ہی بنے اور وہ ہمیشہ مغلوب ہی ہوئے۔'' [1]

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾﴾

(النور: 39-40)

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے اعمال کسی چٹیل میدان میں ایک سراب کی طرح ہیں، جسے پیاسا پانی خیال کرتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے تو وہ اسے اس کا حساب پورا چکا دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ یا ان اندھیروں کی طرح جو نہایت گہرے سمندر میں ہوں، جسے ایک موج ڈھانپ رہی ہو، جس کے اوپر ایک اور موج ہو، جس کے اوپر ایک بادل ہو، کئی اندھیرے ہوں، جن میں سے بعض بعض کے اوپر ہوں، جب اپنا ہاتھ نکالے تو قریب نہیں کہ اسے دیکھے اور وہ شخص جس کے لیے اللہ کوئی نور نہ بنائے تو اس کے لیے کوئی بھی نور نہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اس پہلے اہل ایمان کے دل میں ہدایت کے نور کی مثال بیان ہوئی فرمائی، ان کفار کے اعمال

[1] تفسیر القرآن الکریم: 742/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے دو مثالیں بیان فرمائی ہیں جیسا کہ سورہ بقرہ میں منافقین کے لیے آگ اور پانی کی مثال بیان فرمائی اور سورۂ رعد میں اس ہدایت اور علم کی جو دلوں میں جاگزیں ہو جاتے ہیں، دو مثالیں بیان فرمائیں، ایک پانی کی اور دوسری آگ کی، یہاں کفار کے اعمال کی دو مثالیں لفظ "أَوْ" کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

بعض اہل علم نے سراب والی مثال کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے کہ کافر دو قسم کے ہیں، ایک وہ جو اپنے گمان کے مطابق کچھ اچھے کام کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد کام آئیں گے، جیسا کہ بیت اللہ کی خدمت، حاجیوں کو پانی پلانا، صدقہ و خیرات وغیرہ کرنا، حالانکہ ان کا کوئی بھی کام، اگرچہ وہ بظاہر اچھا ہی ہو، پھر بھی کفر کی شامت سے اللہ کے ہاں قبول و معتبر نہیں۔ ان لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کی جزا دنیا ہی میں دے دی جاتی ہے، جیسا کہ فرمایا: ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾ (الاحقاف: 20) "تم اپنی نیکیاں اپنی دنیا کی زندگی میں لے جا چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے۔" آخرت میں ان کے اعمال (بکھرا ہوا غبار) کر دیئے جائیں گے۔ (دیکھیے: الفرقان: 23) دوسری جگہ ان کے اعمال کی مثال اس راکھ سے بیان فرمائی جس پر آندھی والے دن میں سخت ہوا چلی ہو۔ (دیکھیے: سورۂ ابراہیم: 18)

زیر تفسیر آیت میں فرمایا کہ جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے اعمال کی مثال اس طرح ہے جیسے دوپہر کے وقت ایک سخت پیاسے شخص کو دُور سے پانی دکھائی دے، جو دراصل سراب ہو، وہ سخت پیاس کی وجہ سے اسے پانی سمجھ کر وہاں پہنچے، تو وہاں پانی وغیرہ کچھ نہ ہو، بلکہ وہاں اس سے حساب کا تقاضا کرنے والے ہوں جو اسے پکڑ کر اپنے حساب میں باندھ لیں۔ اسی طرح کافر اپنے گمان میں اپنے اچھے کاموں کو قیامت کے دن فائدہ پہنچانے والے گمان کرتا ہے، مگر قیامت کے دن وہ سراب کی طرح بے حقیقت ہو جائیں گے اور جزا ملنے کی بجائے اسے اللہ تعالیٰ سے سابقہ پیش آئے گا، جو اس سے اپنا حساب پورا لے گا۔" [1]

پھر فرمایا:

"دوسری قسم کے کافر وہ ہیں جنہیں آخرت کی فکر ہی نہیں کہ اس کی وجہ سے وہ کوئی اچھا کام کریں، وہ سر سے پاؤں تک دنیا کی لذتوں میں غرق ہیں اور کفر و ضلالت، ظلم و جہل، خواہش پرستی اور اللہ کی نافرمانی میں غوطے کھا رہے ہیں۔ ان کی مثال آگے بیان فرمائی کہ ان کے پاس

[1] تفسیر القرآن الکریم: 3/135-136.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی کی اتنی چمک بھی نہیں جتنی سراب پر دھوکا کھانے والے کو نظر آتی تھی۔ یہ لوگ خالص اندھیروں اور تہ بہ تہ ظلمات میں بند ہیں روشنی کی کوئی شعاع کسی طرح سے ان تک نہیں پہنچتی۔'' ❶

مزید کہا:

''اس مثال کی وضاحت یہ ہے کہ گہرے پانیوں والے سمندر کی گہرائی پانی کی موٹائی کی وجہ سے نہایت تاریک ہوتی ہے۔ جدید تحقیقات بھی یہی ہیں کہ سمندر کی گہرائی میں ایک حد کے بعد روشنی کا گزر بالکل نہیں ہوتا، پھر جب اس پر تہ بہ تہ موجیں ہوں تو تاریکی اور بڑھ جاتی ہے اور جب ان موجوں کے اوپر بادل بھی ہوں تو تاریکی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے، تو جو شخص ایسے سمندر کی گہرائی میں ہو وہ اتنی تہ بہ تہ تاریکیوں میں ہوگا کہ اپنے ہاتھ کو دیکھنا چاہے تو قریب نہیں کہ دیکھ پائے، حالانکہ آدمی اپنے جسم کا جو حصہ آنکھوں کے سب سے زیادہ قریب لے جا کر دیکھ سکتا ہے وہ اس کا ہاتھ ہے۔

آیت میں کافر کے عمل کی ایسے شخص کے ساتھ تشبیہ کی کیفیت اہلِ علم نے کسی طرح بیان فرمائی ہے، طبری نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معتبر سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''کافر'' پانچ ظلمتوں میں پھرتا رہتا ہے، چنانچہ اس کا کلام ظلمت ہے، اس کا عمل ظلمت ہے، وہ ظلمت میں داخل ہوتا ہے اور ظلمت ہی میں سے نکلتا ہے اور قیامت کے دن آگ کی طرف جاتے ہوئے اس کا لوٹنا بھی ظلمتوں میں ہوگا۔ (طبری: 26371) یہ سید القراء کی تفسیر ہے، بعض اہلِ علم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین طرح کی ظلمتیں بیان فرمائی ہیں، سمندر کی ظلمت، امواج کی ظلمت اور بادلوں کی ظلمت۔ اسی طرح کافر بھی تین ظلمتوں میں گرفتار ہے، عقیدے کی ظلمت، قول کی ظلمت اور عمل کی ظلمت۔'' ❷

② کفار کی عقلوں پر پردہ پڑ چکا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾

(البقرة: 7)

''اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی اور ان کی نگاہوں پر ایک پردہ ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ صاحب فرماتے ہیں:

❶ تفسیر القرآن الکریم: 136/3۔ ❷ تفسیر القرآن الکریم: 137/3۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان کے کفر اور اعمال بد کے نتیجے میں ان کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں اور قبول حق کی استعداد جو فطرتاً ہر شخص میں رکھی گئی ہے، ان سے چھن چکی ہے۔ یہ مہر اگرچہ اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے، مگر اس کا باعث ان کا عمل ہے، فرمایا: ﴿بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ﴾ (النساء: 155) بلکہ اللہ نے ان پر ان کے کفر کی وجہ سے مہر کر دی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، پھر جب وہ باز آ جائے استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل چمک جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو نکتہ بڑھا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے، یہی وہ زنگ ہے جو اللہ نے ذکر فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (المطففین: 14) ''ہرگز نہیں، بلکہ زنگ بن کر چھا گیا ہے ان کے دلوں پر جو وہ کماتے ہیں۔'' ❶

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ﴾ (البقرة: 170)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ ہدایت پاتے ہوں۔''

اس آیت کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ کفار اور ان کے آباء و اجداد عقل سے کام نہیں لیتے تھے۔ ان کی عقلیں مائف ہو چکی تھیں۔

﴿وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ﴾ (الاعراف: 179)

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں، ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔''

---

❶ ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب و من سور ويل للمطففين ..... الخ: 3334 عن ابي هريرة رضي الله عنه و حسنه الألباني- تفسير القرآن الكريم: 51/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ۝﴾ (الانفال: 22-23)

''بے شک تمام جانوروں سے برے اللہ کے نزدیک وہ بہرے، گونگے ہیں، جو سمجھتے نہیں۔ اور اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی جانتا تو انھیں ضرور سنوا دیتا اور اگر وہ انھیں سنوا دیتا تو بھی وہ منہ پھیر جاتے، اس حال میں کہ وہ بے رخی کرنے والے ہوتے۔''

﴿أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝﴾ (الفرقان: 44)

''یا تو گمان کرتا ہے کہ واقعی ان کے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں، وہ نہیں ہیں مگر چوپاؤں کی طرح، بلکہ وہ راستے کے اعتبار سے زیادہ گمراہ ہیں۔''

ان تینوں آیات میں بھی ان کی غفلت اور عقل سے محرومی کا ذکر ہے اور ان کا عقل سے کام نہ لینا ذکر کر کے انہیں جانوروں سے برا قرار دے دیا ہے۔

③ کفار کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝﴾

(الرعد: 5)

''اور اگر تو تعجب کرے تو ان کا یہ کہنا بہت عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا واقعی ہم یقیناً ایک نئی پیدائش میں ہوں گے۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ صاحب فرماتے ہیں:

''مطلب یہ ہے کہ اگر آپ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی ان کے ایمان نہ لانے پر تعجب کریں تو بہت ہی عجیب بات ان کا دوبارہ نئے سرے سے پیدا ہونے کو ناممکن قرار دینا ہے، حالانکہ جو شخص معمولی علم اور معمولی عقل رکھتا ہے بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اتنی قدرتوں کے مالک اور پہلی دفعہ انہیں پیدا کرنے والے کے لیے انہیں دوبارہ نئے سرے سے پیدا کرنا کیونکر مشکل ہے۔'' [1]

[1] تفسیر القرآن الکریم: 248/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿ وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴾ (ابراهيم: 49)

''اور تو مجرموں کو اس دن زنجیروں میں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑے ہوئے دیکھے گا۔''

معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین قیامت والے دن ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں بندھے ہوئے ہوں گے۔

﴿ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُّصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ ﴾

(الحج: 19-20)

''یہ دو جھگڑنے والے ہیں، جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جا چکے، ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس کے ساتھ پگھلا دیا جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور چمڑے بھی۔''

اس آیت میں کفار کے لیے جہنم کا عذاب، آگ کے کپڑوں، گرم کھولتے ہوئے پانی اور لوہے کے ہتھوڑوں کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

﴿ وَ جِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ وَّ لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ ﴾

(الفجر: 23-26)

''اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا، اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا اور (اس وقت) اس کے لیے نصیحت کہاں۔ کہے گا اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لیے آگے بھیجا ہوتا۔ پس اس دن اس کے عذاب جیسا عذاب کوئی نہیں کرے گا۔ اور نہ اس کے باندھنے جیسا کوئی باندھے گا۔''

حافظ صاحب فرماتے ہیں:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا.)) ❶

''اس دن جہنم اس حال میں لائی جائے گی کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ کر لائیں گے۔'' ❷

❶ صحيح مسلم، الجنة و صفة نعيمها، باب جهنم أعاذنا الله منها: 2842. ❷ تفسير القرآن الكريم: 951/4.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ کفار اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم رہیں گے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝﴾

(البقرة: 276)

''اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ایسے شخص سے محبت نہیں رکھتا جو سخت ناشکرا، سخت گنہگار ہو۔''

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: 32)

''کہہ دے اللہ اور رسول کا حکم مانو، پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝﴾ (الحج: 38)

''بے شک اللہ ان لوگوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے جو ایمان لائے، بے شک اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو بڑا خائن، بہت ناشکرا ہو۔''

﴿لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

(الروم: 45)

''تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، اپنے فضل سے جزا دے۔ بے شک وہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔''

آپس میں ایک دوسرے پر طعن کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝﴾ (البقرة: 166-167)

''جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی، ان لوگوں سے بالکل بے تعلق ہو جائیں گے جنھوں نے پیروی کی اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات بالکل منقطع ہو جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے پیروی کی تھی کہیں گے کاش! ہمارے لیے ایک بار دوبارہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا ہو تو ہم ان سے بالکل بے تعلق ہو جائیں، جیسے یہ ہم سے بالکل بے تعلق ہو گئے۔ اس طرح اللہ انھیں ان کے اعمال ان پر حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ کسی صورت آگ سے نکلنے والے نہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''ان آیات میں قیامت کے دن ان مشرکوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کاش وہ دنیا میں اللہ کی بات پر یقین کر کے اس انجام سے بچ جائیں۔'' ❶

﴿وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝﴾ (یونس: 28-29)

''اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے، پھر ہم ان لوگوں سے جنھوں نے شریک بنائے تھے، کہیں گے اپنی جگہ ٹھہرے رہو، تم اور تمھارے شریک بھی، پھر ہم ان کے درمیان علیحدگی کر دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے تم ہماری تو عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ سو اللہ ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان کافی گواہ ہے کہ بے شک ہم تمھاری عبادت سے یقیناً بے خبر تھے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس آیت میں بھی کفار کی ایک رسوائی بیان کی گئی ہے کہ جس دن ہم شروع سے آخر تک کے تمام جن و انس، مسلم و کافر اور نیک و بد کو اکٹھا کریں گے۔'' ❷

مزید فرماتے ہیں:

﴿وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ لُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (ابراھیم: 21-22)

---

❶ تفسیر القرآن الکریم: 136/1.

❷ تفسیر القرآن الکریم: 22/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور وہ سب کے سب اللہ کے سامنے پیش ہوں گے، تو کمزور لوگ ان لوگوں سے کہیں گے جو بڑے بنے تھے کہ بے شک ہم تمھارے تابع تھے، تو کیا تم ہمیں اللہ کے عذاب سے بچانے میں کچھ بھی کام آنے والے ہو؟ وہ کہیں گے اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمھیں ضرور ہدایت کرتے، ہم پر برابر ہے کہ ہم گھبرائیں، یا ہم صبر کریں، ہمارے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں۔ اور شیطان کہے گا، جب سارے کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے وعدہ کیا، سچا وعدہ اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو میں نے تم سے خلاف ورزی کی اور میرا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا، سوائے اس کے کہ میں نے تمھیں بلایا تو تم نے میرا کہنا مان لیا، اب مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو، بے شک میں اس کا انکار کرتا ہوں جو تم نے مجھے اس سے پہلے شریک بنایا۔ یقیناً جو لوگ ظالم ہیں انھی کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

﴿وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (سبا: 31-33)

''اور ان لوگوں نے کہا جنھوں نے کفر کیا ہم ہرگز نہ اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس پر جو اس سے پہلے ہے، اور کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے کیے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک دوسرے کی بات رد کر رہا ہوگا، جو لوگ کمزور سمجھے گئے تھے ان لوگوں سے جو بڑے بنے تھے، کہہ رہے ہوں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لانے والے ہوتے۔ وہ لوگ جو بڑے بنے تھے، ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے گئے، کہیں گے کیا ہم نے تمھیں ہدایت سے روکا تھا، اس کے بعد کہ وہ تمھارے پاس آئی؟ بلکہ تم مجرم تھے۔ اور وہ لوگ جو کمزور سمجھے گئے، ان لوگوں سے جو بڑے بنے تھے، کہیں گے بلکہ (تمھاری) رات اور دن کی چالبازی نے (ہمیں روکا) جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے شریک ٹھہرائیں۔ اور وہ ندامت کو چھپائیں گے جب عذاب دیکھیں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں جنھوں نے کفر کیا، طوق ڈال دیں گے۔ انھیں بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر اسی کا جو وہ کیا کرتے تھے۔''

کفار کی صفات قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن حکیم نے کافروں کی بہت ساری ایسی صفات ذکر کی ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب کی ضرورت ہے اور ان سے اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل وعیال اور دوست احباب کو بھی بچانا لازمی ہے۔ ہم کفار کی چند ایک صفتیں آیات کریمہ کی رو سے ذیل میں بیان کرتے ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ جس مسلم میں ان سے کوئی ایک یا کئی صفات پائی گئیں تو اس میں کفر کی صفتیں ہوں گی اور وہ ناقص الایمان ہو جائے گا جبکہ ایسی صفات دیکھ کر ہم اس کے کافر ہونے کا حکم نہیں لگائیں گے جب تک دیگر شروط وموانع نہ دیکھ لیے جائیں۔

① باطل کی اتباع:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝﴾ (محمد: 3)

''یہ اس لیے کہ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا انھوں نے باطل کی پیروی کی اور بے شک جو لوگ ایمان لائے وہ اپنے رب کی طرف سے حق کے پیچھے چلے۔ اسی طرح اللہ لوگوں کے لیے ان کے حالات بیان کرتا ہے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''یعنی کفار کے اعمال برباد کرنے اور ایمان والوں کے گناہ دور کرنے اور ان کا حال درست کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کفار نے باطل کی پیروی اختیار کی اور اسکے پیچھے چل پڑے، جب کہ ایمان والے اس حق پر چلتے رہے جو ان کا اپنا طے کردہ نہیں تھا، بلکہ ان کے رب کی طرف سے نازل کیا ہوا تھا۔ دونوں کے راستے مختلف تھے، اس لیے ان کا انجام بھی مختلف ہوا۔''[1]

② خواہشات نفسانی کی پیروی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] تفسیر القرآن الکریم: 4/301-302.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (الاعراف: 176)

''اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان کے ذریعے بلند کر دیتے، مگر وہ زمین کی طرف چمٹ گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا، تو اس کی مثال کتے کی مثال کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے ہانپتا ہے، یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکالے ہانپتا ہے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ سو تو یہ بیان سنا دے، تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیات پر عمل کی توفیق دے کر صالحین و ابرار کے آسمان پر بلند کر دیتے، مگر وہ زمین اور پستی (دنیا کے حقیر ساز و سامان) کی طرف چمٹ ہی گیا اور اپنی خواہش نفس کے پیچھے لگ کر ہر وقت دنیا کی طلب میں لگ گیا، تو اس کی مثال ہر وقت زبان نکال کر ہانپتے ہوئے کتے کے ساتھ دی گئی۔''[1]

﴿اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا﴾ (الفرقان: 43)

''کیا تو نے وہ شخص دیکھا جس نے اپنا معبود اپنی خواہش کو بنا لیا، تو کیا تو اس کا ذمہ دار ہوگا۔''

پھر امام زمخشری کی الکشاف سے نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے دین میں خواہش ہی کا حکم مانے، کوئی بھی کام کرنے یا نہ کرنے میں اسی کے پیچھے چلے تو یہ شخص اپنی خواہش کی عبادت کرنے والا اور اسے اپنا معبود بنانے والا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ شخص جو اپنی خواہش کے سوا کسی اور کو اپنا معبود ہی نہیں سمجھتا آپ اسے ہدایت کی طرف کیسے لا سکتے ہیں؟ کیا آپ اس کے ذمہ دار ہیں، یا اسے اسلام لانے پر مجبور کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ تمھیں ہر حال میں اسلام قبول کرنا ہوگا، چاہو یا نہ چاہو، جب کہ دین میں (قبول اسلام کے معاملہ میں) زبردستی ہے ہی نہیں، فرمایا: ﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (البقرۃ: 256) ''دین میں کوئی زبردستی نہیں۔'' اور فرمایا: ﴿وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ﴾ (ق: 45) ''اور تو ان پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔'' اور فرمایا: ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ (الغاشیۃ: 22) ''تو ہرگز ان پر کو مسلط کیا ہوا نہیں ہے۔''[2]

---

[1] تفسیر القرآن الکریم: 703/1.
[2] تفسیر القرآن الکریم: 189/3.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝﴾ (الروم: 29)

''بلکہ وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا وہ جانے بغیر اپنی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے، پھر اسے کون راہ پر لائے جسے اللہ نے گمراہ کر دیا ہو اور ان کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں ہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''یعنی آیات کو کھول کر بیان کرنے کا فائدہ ان لوگوں کو ہے جو عقل کے پیچھے چلیں، مگر یہ لوگ جنھوں نے شرک کے ارتکاب کا ظلم کیا، جس سے بڑا کوئی ظلم نہیں، یہ عقل کے پیچھے چلنے کے بجائے اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں اور شرک کا اصل وہ خواہشیں اور آرزوئیں ہی ہیں جو شیطان اپنے پیچھے چلنے والوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے۔ جن کا انہیں علم ہوتا ہے اور نہ حقیقت میں کہیں ان کا وجود ہوتا ہے۔ دیکھیے سورہ نساء (112-120) اور سورہ نجم (23-25)۔'' ❶

③ حد سے گزرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝﴾ (طٰہٰ: 127)

''اور اسی طرح ہم اس شخص کو جزا دیتے ہیں جو حد سے گزرے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''حد سے گزرنے والا سب سے بڑھ کر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے، پھر وہ ہے جو عبودیت (بندگی) کے مقام سے بڑھ کر اتنا بڑا (متکبر) بنے کہ اپنی خواہش نفس کے پیچھے لگ کر اپنے خالق و مالک کی کوئی بات نہ مانے۔'' ❷

④ اللہ پر اعتراض کرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ

❶ تفسیر القرآن الکریم: 494/3. ❷ تفسیر القرآن الکریم: 695/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَهْدِي بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ (البقرة: 26)

''بے شک اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی بھی مثال بیان کرے، مچھر کی ہو پھر اس کی جو اس سے اوپر ہے، پس لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے سو جانتے ہیں کہ بے شک ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور رہے وہ جنھوں نے کفر کیا تو وہ کہتے ہیں اللہ نے اس کے ساتھ مثال دینے سے کیا ارادہ کیا؟ وہ اس کے ساتھ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس کے ساتھ بہتوں کو ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ فاسقوں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔''

کفار اور منافقین جب قرآن کا جواب نہ دے سکے تو اللہ پر اعتراض جڑ دیا کہ اللہ کو اسی مثالیں بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ کافر اور منافق اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک پر بھی اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔

⑤ حق سے منہ پھیرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الانعام: 4-5)

''اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ پس بے شک انھوں نے حق کو جھٹلا دیا، جب وہ ان کے پاس آیا، تو عنقریب ان کے پاس اس کی خبریں آ جائیں گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے ہیں۔''

معلوم ہوا کہ کافر اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی حق قبول نہیں کرتا بلکہ حق سے اعراض کرتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ (الانعام: 46)

''کہہ کیا تم نے دیکھا اگر اللہ تمھاری سماعت اور تمھاری نگاہوں کو لے لے اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمھیں یہ چیزیں لا دے؟ دیکھ ہم کیسے آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں، پھر وہ منہ موڑ لیتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے حقائق بیان کرتا ہے، تاکہ لوگ حقائق سے آگاہ ہو جائیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنی روش سے باز نہیں آتے اور اللہ کی آیات سے بے رخی پر قائم رہتے ہیں۔ ❶

❶ تفسير القرآن الكريم: 545/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۣ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۣ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء: 1-3)

''لوگوں کے لیے ان کا حساب بہت قریب آ گیا اور وہ بڑی غفلت میں منہ موڑنے والے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت نہیں آتی جو نئی ہو مگر وہ اسے مشکل سے سنتے ہیں اور وہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔ اس حال میں کہ ان کے دل غافل ہوتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے خفیہ سرگوشی کی جنھوں نے ظلم کیا تھا، یہ تم جیسے ایک بشر کے سوا ہے کیا؟ تو کیا تم جادو کے پاس آتے ہو، حالانکہ تم دیکھ رہے ہو؟''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''یعنی لوگوں کا حال یہ ہے کہ اپنا حساب نہایت قریب آنے کے باوجود ایسی بھاری غفلت میں پڑے ہیں کہ ہر نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ ''اَلنَّاسُ'' کے لفظ سے تمام لوگوں کو حساب کے بہت قریب آنے سے ڈرایا مگر آئندہ آیات میں کفار و مشرکین کی غفلت اور اعراض کو زیادہ اجاگر فرمایا ہے۔ اس آدمی کی غفلت و اعراض میں کیا شک ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی خبردار نہیں ہوتا کہ مجھے یقیناً مرنا ہے، صرف اس لیے کہ موت یا قیامت کا دن اسے متعین کر کے نہیں بتایا گیا۔ اس کی مثال اس نکمے طالب علم کی سی ہے جسے معلوم ہے کہ امتحان یقیناً ہونا ہے مگر وہ اس لیے بے پروا ہے کہ ابھی امتحان کی تاریخ کا اعلان نہیں ہوا۔ ابن کثیر نے یہاں ابو العتاہیہ کا ایک شعر نقل فرمایا ہے:

اَلنَّاسُ فِيْ غَفَلَاتِهِمْ
وَ رَحَى الْمَنِيَّةِ تَطْحَنُ

''لوگ اپنی غفلتوں میں پڑے ہوئے ہیں، جب کہ موت کی چکی پیستی چلی جا رہی ہے۔'' [1]

﴿ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء: 24)

''یا انھوں نے اس کے سوا کوئی معبود بنا لیے ہیں؟ کہہ دے لاؤ اپنی دلیل۔ یہی ان کی نصیحت ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کی بھی جو مجھ سے پہلے تھے، بلکہ ان کے اکثر حق کو نہیں جانتے، سو

[1] تفسیر القرآن الکریم: 704/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ منہ پھیرنے والے ہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس میں ان کے جہل کا سبب بیان فرمایا کہ وہ حق معلوم کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور نہ کسی دلیل پر غور کرتے ہیں، جیسے فرمایا: ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ﴾ (یوسف: 105) ''اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے گزرتے ہیں اور وہ ان سے بے دھیان ہوتے ہیں۔'' [1]

⑥ فساد پھیلانا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾ (آل عمران: 112)

''ان پر ذلت مسلط کر دی گئی جہاں کہیں وہ پائے جائیں مگر اللہ کی پناہ اور لوگوں کی پناہ کے ساتھ اور وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے اور ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی، یہ اس لیے کہ بے شک وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو کسی حق کے بغیر قتل کرتے تھے، یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے۔''

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ (آل عمران: 181)

''بلاشبہ یقیناً اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی جنھوں نے کہا بے شک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں، ہم ضرور لکھیں گے جو انھوں نے کہا اور ان کا نبیوں کو کسی حق کے بغیر قتل کرنا بھی اور ہم کہیں گے جلنے کا عذاب چکھو۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا وَ

[1] تفسیر القرآن الکریم: 717/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ (المائدة: 64)

''اور یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، ان کے ہاتھ باندھے گئے اور ان پر لعنت کی گئی، اس کی وجہ سے جو انھوں نے کہا، بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے، اور یقیناً جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو سرکشی اور کفر میں ضرور بڑھا دے گا، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی وہ لڑائی کی کوئی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

معلوم ہوا کہ یہود کی ساری زندگی فساد پھیلانے میں گزر جاتی ہے۔

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''ان کی ساری تگ و دو دنیا میں فساد پھیلانے کی ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔ یہودیوں کی تاریخ اور ان کے موجودہ حالات جاننے والا ہر شخص جانتا ہے کہ کس طرح ہر لڑائی کے پیچھے یہودیوں کا خفیہ ہاتھ ہوتا ہے، یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ وہ ان کے منصوبے پورے نہیں ہونے دیتا۔''[1]

﴿ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ (الانفال: 73)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، اگر تم یہ نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔''

﴿ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ (النحل: 88)

''وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انھیں عذاب پر عذاب زیادہ دیں گے، اس کے بدلے جو وہ فساد کیا کرتے تھے۔''

---

[1] تفسیر القرآن الکریم: 489/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ بخل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝﴾ (النساء: 37)

''وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیتے ہیں اور اسے چھپاتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ تفسیر ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''بعض سلف نے اس آیت میں بخل کے لفظ کو یہودیوں کے بخل پر محمول کیا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی صفات اور علامات کو لوگوں سے چھپاتے تھے۔ غرض بخل مال کا ہو یا علم کا شدید مذموم ہے۔''[1]

⑧ اختلاف اور تفرقہ بازی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: 105-106)

''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو الگ الگ ہو گئے اور ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح احکام آ چکے اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے، کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا؟ تو عذاب چکھو، اس وجہ سے کہ تم کفر کیا کرتے تھے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے باہمی اختلاف اور فرقہ بندی کی وجہ یہ نہ تھی کہ انہیں حق کا پتا نہ تھا اور وہ اس کے دلائل سے بے خبر تھے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے سب کچھ جانتے ہوئے محض اپنے دنیاوی مفاد اور نفسانی اغراض کے لیے اختلاف اور فرقہ بندی کا راستہ اختیار کیا تھا اور

[1] تفسیر القرآن الکریم: 364/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر جملے ہوئے تھے۔ قرآن مجید نے مختلف طریقوں سے بار بار یہ حقیقت واضح فرمائی اور اس سے دُور رہنے کی تاکید فرمائی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہود اکہتر (71) یا بہتر (72) فرقوں میں جدا جدا ہو گئے، اسی طرح نصاریٰ بھی اور میری امت تہتر (73) فرقوں میں جدا جدا ہو جائے گی۔'' ❶

دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''سب آگ میں جائیں گے مگر ایک۔ پوچھنے پر بتایا: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِيْ)) ''جس طریقے پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔'' ❷

افسوس! امت مسلمہ کے تفرقہ بازوں نے بھی وہی روش اختیار کی کہ حق اور اس کے روشن دلائل قرآن کریم اور سنت صحیحہ کی صورت میں انہیں خوب اچھی طرح معلوم ہیں، مگر وہ اپنی فرقہ بندیوں پر جمے ہوئے ہیں اور اپنی عقل و ذہانت کا سارا زور پہلی امتوں کی طرح تاویل و تحریف کے مکروہ شغل میں ضائع کر رہے ہیں۔'' ❸

﴿ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴾

(مریم: 37)

''پھر ان گروہوں نے اپنے درمیان اختلاف کیا تو ان لوگوں کے لیے جنھوں نے کفر کیا، ایک بڑے دن کی حاضری کی وجہ سے بڑی ہلاکت ہے۔''

⑨ غرور اور تکبر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۚ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُم بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴾ (الاحقاف: 20)

''اور جس دن وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، آگ پر پیش کیے جائیں گے، تم اپنی نیکیاں اپنی دنیا کی زندگی میں لے جا چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے، سو آج تمھیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا

---

❶ ترمذي، الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الامة: 2640.

❷ ترمذي، الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة: 2641، و حسنه الألباني.

❸ تفسير القرآن الكريم: 286/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا، اس لیے کہ تم زمین میں کسی حق کے بغیر تکبر کرتے تھے اور اس لیے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نیکی کی جزا اور ہر بدی کی سزا اس نیکی یا بدی کی مناسبت سے دی جائے گی، جیسا کہ روزہ داروں کے لیے باب الریان سے داخل ہوگا۔ تو کفار کو ذلیل کرنے والا عذاب اس تکبر کی مناسبت سے ہوگا جو انہوں نے کیا، وہ اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے تھے، ان کی عزت انہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی، لامحالہ انہیں ایسا عذاب دیا جائے گا جو ان کے تکبر کا بدلا ہوا۔ قیامت کے بعض مواقع میں ان کی ذلت کا نقشہ اس حدیث میں بیان ہوا جو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَيُسَاقُوْنَ إِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارِ أَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ.)) [1]

''متکبر لوگ قیامت کے دن آدمیوں کی شکل میں چیونٹیوں کی طرح اٹھائے جائیں گے، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ رہی ہوگی۔ پھر انہیں ہانک کر جہنم کے ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بولس ہے۔ ان پر آگوں کی آگ چڑھ رہی ہوگی، انہیں جہنمیوں کا نچوڑ پلایا جائے گا، جو تباہ کن کیچڑ ہوگا۔''

رہی یہ بات کہ تکبر کیا ہے؟ تو اس کی تفصیل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ.)) قَالَ: رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَ نَعْلُهٗ حَسَنَةً، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ.)) [2]

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا۔'' ایک آدمی نے کہا: آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ تکبر ہے)؟ تو

---

[1] ترمذي، صفة القيامة، باب ما جاء في شد الوعيد للمتكبرين: 2492، قال الألباني حسن.

[2] صحيح مسلم، الإيمان، باب تحريم الكبر و بيانه: 91.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے، تکبر تو حق کو ٹھکرا دینے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔''

⑩ جہالت:

﴿وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝﴾

(البقرہ: 118)

''اور ان لوگوں نے کہا جو نہیں جانتے ہم سے اللہ کلام کیوں نہیں کرتا؟ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ ایسے ہی ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے، ان کی بات جیسی بات کہی، ان کے دل ایک دوسرے جیسے ہو گئے ہیں۔ بے شک ہم نے ان لوگوں کے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں جو یقین کرتے ہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس سے مراد کفارِ عرب ہیں، جنھوں نے اپنے سے پہلے لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ کی طرح یہ مطالبہ کیا۔''[1]

﴿وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 37)

''اور انھوں نے کہا اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ کہہ دے بے شک اللہ اس پر قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''منکرین نبوت یہ شبہ بھی پیش کرتے تھے کہ اگر یہ اللہ کے رسول ہیں ہیں تو اپنے ساتھ نظر آنے والا ایسا معجزہ کیوں نہیں لاتے جسے دیکھ کر ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے، مگر اس کی حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ اگر صاف کھلی نشانی آ جائے، جیسے اونٹنی جو صالح علیہ السلام کے عہد میں بھیجی گئی تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ان کی مدت مہلت ختم ہو جائے گی اور فوراً عذاب آ جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ ان کو ہلاک نہ کیا جائے، مگر ان کے اکثر اس

[1] تفسیر القرآن الکریم: 541/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کو نہیں جانتے۔ ❶ (رازی)''

﴿وَ قَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

(القصص: 57)

''اور انھوں نے کہا اگر ہم تیرے ہمراہ اس ہدایت کی پیروی کریں تو ہم اپنی زمین سے اچک لیے جائیں گے۔ اور کیا ہم نے انھیں ایک با امن حرم میں جگہ نہیں دی؟ جس کی طرف ہر چیز کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں، ہماری طرف سے روزی کے لیے اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''بعض مشرکین نے یہ کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ حق پر ہیں، لیکن ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ کے ہمراہ ہدایت کی پیروی اختیار کر لی اور سارے عرب کی مخالفت مول لے لی تو وہ ہمیں ہماری سرزمین سے اُچک لیں گے اور ایسی خاموشی سے یکلخت اُٹھا لے جائیں گے کہ کسی کو خبر بھی نہ ہوگی۔'' ❷

﴿وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ لَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

(الروم: 58،59)

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثال بیان کی ہے اور یقیناً اگر تو ان کے پاس کوئی نشانی لائے تو یقیناً وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ضرور ہی کہیں گے کہ تم نہیں ہو مگر جھوٹے۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو نہیں جانتے۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''ہم نے اپنے وجود، اپنی وحدانیت، اپنی قدرت، کائنات کی تخلیق اور اسے دوبارہ پیدا کرنے کی دلیلوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں اور رسول نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص مزید کسی معجزے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ ضد اور عناد کی وجہ سے ایسا کرتا ہے، کیونکہ

❶ تفسیر القرآن الکریم: 541/1
❷ تفسیر القرآن الکریم: 390،389/3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی شخص ایک واضح دلیل کو جھٹلا دے تو اس کے لیے دوسری دلیلوں کو جھٹلانا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ اگر آپ ان کے پاس کوئی بھی معجزہ لے آئیں یہ یہی کہیں گے کہ تم تو محض جھوٹے ہو۔'' ❶

⑪ دُنیا سے محبت:

﴿اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ وَیْلٌ لِّلْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ۙ الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ۝﴾ (ابراھیم: 2,3)

''اس اللہ کے (راستے کی طرف) کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافروں کے لیے سخت عذاب کے باعث بڑی ہلاکت ہے۔ وہ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں، یہ لوگ بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''دنیا میں بھی ان کے لیے بربادی ہی بربادی ہے۔ اور قیامت کے دن تو ان کی اس سے بھی بڑھ کر شامت آنے والے ہیں۔ دنیا میں کفار کے لیے ''ویلٌ'' کی ایک معمولی سی مثال یہ ہے کہ خودکشی کی شرح آپ سب سے زیادہ کفار میں پائیں گے، خصوصاً جوان میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں، مثلاً جاپان وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کو تو آخرت کے مقابلے میں دنیا کو محبوب رکھنا ہی پسند نہیں جب کہ یہ کفار آخرت کے مقابلے میں دنیا کو بہت زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ دنیا کی چیزوں سے محبت اس وقت بربادی کا باعث ہے جب وہ اللہ کی محبت کے مقابلے میں غالب ہو، ورنہ دنیا سے فائدہ مومن کے لیے بھی جائز ہے، بلکہ اللہ کی محبت کے تحت اور اس کے احکام کے تحت اپنے بیوی بچوں، دوستوں اور مال وغیرہ سے محبت فطری چیز ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی سے اجر ملتا ہے۔ اس کے برعکس رہبانیت اس فطرت سے جنگ ہے جو اللہ کو پسند نہیں۔'' ❷

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝﴾

(النحل: 107)

''یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں محبوب رکھا اور اس لیے کہ بے شک اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

❶ تفسیر القرآن الکریم: 513/3 ❷ تفسیر القرآن الکریم: 282/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝﴾ (الجاثية : 35)

''یہ اس لیے کہ بے شک تم نے اللہ کی آیات کو مذاق بنا لیا اور تمھیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا، سو آج نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔''

﴿اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ يَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝﴾ (الدهر : 27)

''یقیناً یہ لوگ جلد ملنے والی چیز سے محبت کرتے ہیں اور ایک بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑ رہے ہیں۔''

⑫ خسارہ اور گھاٹا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۠ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۠ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (المائدة : 5)

''آج تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور ان لوگوں کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے جنھیں کتاب دی گئی اور تمھارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور مومن عورتوں میں سے پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، جب تم انھیں ان کے مہر دے دو، اس حال میں کہ تم قید نکاح میں لانے والے ہو، بدکاری کرنے والے نہیں اور نہ چھپی آشنائیں بنانے والے اور جو ایمان سے انکار کرے تو یقیناً اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہے۔''

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝﴾

(الانعام : 31)

''یقیناً خسارے میں رہے وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا، یہاں تک کہ جب ان کے پاس قیامت اچانک آ پہنچے گی کہیں گے ہائے ہمارا افسوس! اس پر جو ہم نے اس میں کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائیں گے۔ سن لو! برا ہے جو وہ بوجھ اٹھائیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝﴾ (الانفال: 37)

''تا کہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے اور ناپاک کو، اس کے بعض کو بعض پر رکھے، پس اسے اکٹھا ڈھیر بنا دے، پھر اسے جہنم میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝﴾ (الکھف: 103-104)

''کہہ دے کیا ہم تمھیں وہ لوگ بتائیں جو اعمال میں سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ وہ لوگ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ضائع ہوگئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ بے شک وہ ایک اچھا کام کر رہے ہیں۔''

﴿هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (فاطر: 39)

''وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا، پھر جس نے کفر کیا تو اس کا کفر اسی پر ہے اور کافروں کو ان کا کفران کے رب کے ہاں ناراضی کے سوا کچھ زیادہ نہیں کرتا اور کافروں کو ان کا کفران کے رب کے ہاں خسارے کے سوا کچھ زیادہ نہیں کرتا۔''

مذکورہ بالا آیات بینات سے عیاں اور واضح ہوگیا کہ اخروی خسارہ اور نقصان کافروں کے لیے ہے اور اللہ کی آیات اور اس کے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کا بوجھ وہ قیامت والے دن اپنی پشتوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

⑬ خیانت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝﴾

(الانفال: 58)

''اور اگر کبھی تو کسی قوم کی جانب سے کسی خیانت سے فی الواقع ڈرے تو (ان کا عہد) ان کی طرف مساوی طور پر پھینک دے۔ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

معلوم ہوا کہ عہد توڑنا خیانت ہے اور اس قسم کی خیانت کا ارتکاب کفار و مشرکین کرتے رہتے ہیں جیسا کہ کشمیر کے حوالے سے ہندوؤں نے بارہا مرتبہ عہد کی خلاف ورزی کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴾ (الحج: 38)

''بے شک اللہ ان لوگوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے جو ایمان لائے، بے شک اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو بڑا خائن، بہت ناشکرا ہو۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ نے کافروں کے مقابلے میں مسلمانوں کے دفاع کا سبب اور حد خائن بیان کی ہے کہ اللہ بہت زیادہ ناشکرے کو پسند نہیں کرتا اور مسلمان ان رذیل صفتوں سے اپنے آپ کو بچاتا ہے جبکہ کفار میں یہ دونوں صفتیں پائی جاتی ہیں۔

⑭ ذلت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴾ (آل عمران: 112)

''ان پر ذلت مسلط کر دی گئی جہاں کہیں وہ پائے جائیں مگر اللہ کی پناہ اور لوگوں کی پناہ کے ساتھ اور وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے اور ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی، یہ اس لیے کہ بے شک وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو کسی حق کے بغیر قتل کرتے تھے، یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے۔''

﴿وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (یونس: 27)

''اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں، کسی بھی برائی کا بدلہ اس جیسا ہوگا اور انھیں بڑی ذلت ڈھانپے گی، انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں پر رات کے بہت سے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے ہیں، جبکہ وہ اندھیری ہے۔ یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

مذکورہ بالا آیات میں یہود اور دیگر کفار کی ذلت و پستی کا ذکر ہے اور اس کے اسباب بیان فرمائے گئے ہیں اور سب سے زیادہ ذلیل اور مغضوب یہود ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ استہزاء اور مذاق:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ﴾

(الانعام: 10)

''اور بلاشبہ یقیناً تجھ سے پہلے کئی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، تو ان لوگوں کو جنھوں نے ان میں سے مذاق اڑایا تھا، اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔''

﴿ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء، 36)

''اور جب تجھے وہ لوگ دیکھتے ہیں جنھوں نے کفر کیا تو تجھے مذاق ہی بناتے ہیں، کیا یہی ہے جو تمھارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے، اور وہ خود رحمان کے ذکر ہی سے منکر ہیں۔''

﴿ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ﴾ (یٰسٓ: 30)

''ہائے افسوس بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا رہا مگر وہ اس کے ساتھ ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔''

﴿ وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ ﴾ (الجاثیۃ: 35-33)

''اور جب کہا جاتا تھا کہ یقیناً اللہ کا وعدہ حق ہے اور جو قیامت ہے اس میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے، ہم تو محض معمولی سا گمان کرتے ہیں اور ہم ہرگز پورا یقین کرنے والے نہیں۔ اور ان کے لیے ان اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی جو انھوں نے کیے اور انھیں وہ چیز گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم تمھیں بھلا دیں گے جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھلا دیا اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور تمھارے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔''

مذکورہ بالا آیات بینات واضح کر رہی ہیں کہ کفار و مشرکین کا یہ وطیرہ ہے کہ وہ انبیاء و رسل علیہم السلام اور اللہ کی آیات کا استہزاء اور مذاق کرتے رہتے ہیں جیسا کہ عصر حاضر میں کفار نے نبی کریم ﷺ کے خاکے بنائے اور قرآن کریم کی آیات کو جلا کر ٹھٹھا اور مذاق کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑯ شقاوت قلبی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ﴾ (ھود: 106)

''تو وہ جو بد بخت ہوئے سو وہ آگ میں ہوں گے، ان کے لیے اس میں گدھے کی طرح آواز کھینچنا اور نکالنا ہے۔''

﴿وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی﴾ (الاعلیٰ: 11)

''اور اس سے علیحدہ رہے گا جو سب سے بڑا بدنصیب ہے۔''

﴿لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی﴾ (اللیل: 15)

''جس میں اس بڑے بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا۔''

⑰ بدترین مخلوق:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ﴾ (البینة: 6)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا، جہنم کی آگ میں ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔''

ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ ڈرنے والا نصیحت لے گا، کافر اس نصیحت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکیں گے کیونکہ ان کا کفر پر اصرار اور اللہ کی معصیتوں میں انہماک جاری رہتا ہے۔

⑱ گمراہی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ﴾ (آل عمران: 90)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا، پھر کفر میں بڑھ گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔''

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا﴾ (النساء: 137)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا، پھر وہ کفر میں بڑھ گئے، اللہ کبھی ایسا نہیں کہ انھیں بخش دے اور نہ یہ کہ انھیں کسی راستے کی ہدایت دے۔''

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴾ (النساء: 167)

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا یقیناً وہ گمراہ ہو گئے، بہت دور گمراہ ہونا۔''

﴿ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴾ (المائدة: 67)

''اے رسول! پہنچا دے جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور اگر تو نے نہ کیا تو تو نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ بے شک اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴾ (ابراهيم: 3)

''وہ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں، یہ لوگ بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔''

﴿ قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۚ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴾ (مريم: 75)

''کہہ دے جو شخص گمراہی میں پڑا ہو تو لازم ہے کہ رحمان اسے ایک مدت تک مہلت دے، یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، یا تو عذاب اور یا قیامت کو، تو ضرور جان لیں گے کہ کون ہے جو مقام میں زیادہ برا اور لشکر کے اعتبار سے زیادہ کمزور ہے۔''

⑲ طغیانی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴾ (المائدة: 64)

''اور یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، ان کے ہاتھ باندھے گئے اور ان پر لعنت کی گئی، اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے جو انھوں نے کہا، بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے، اور یقیناً جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو سرکشی اور کفر میں ضرور بڑھا دے گا، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی وہ لڑائی کی کوئی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

﴿هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝﴾ (ص : 55)

''یہ ہے (جزا) اور بلاشبہ سرکشوں کے لیے یقیناً بدترین ٹھکانا ہے۔''

﴿قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝﴾ (ق : 27)

''اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اسے سرکش نہیں بنایا اور لیکن وہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا۔''

﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۭ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝﴾

(الملك : 21)

''یا وہ کون ہے جو تمھیں رزق دے، اگر وہ اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور بدکنے پر اڑے ہوئے ہیں۔''

⑳ ظلم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (آل عمران : 86)

''اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور (اس کے بعد کہ) انھوں نے شہادت دی کہ یقیناً یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس واضح دلیلیں آ چکیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران : 117)

''اس کی مثال جو وہ اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں، اس ہوا کی مثال جیسی ہے جس میں سخت سردی ہے، جو ایسے لوگوں کی کھیتی کو آ پہنچی جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، تو اس نے اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برباد کر دیا اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ (خود) اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔''

﴿وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴾

(الاعراف : 44)

''اور جنت والے آگ والوں کو آواز دیں گے کہ ہم نے تو واقعی وہ وعدہ سچا پالیا ہے جو ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا، تو کیا تم نے وہ وعدہ سچا پالیا جو تمھارے رب نے تم سے کیا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں! پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

﴿وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝﴾ (ابراهيم : 45)

''اور تم ان لوگوں کے رہنے کی جگہوں میں آباد رہے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تمھارے لیے خوب واضح ہو گیا کہ ہم نے ان کے ساتھ کس طرح کیا اور ہم نے تمھارے لیے کئی مثالیں بیان کیں۔''

﴿وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الانبياء : 97)

''اور سچا وعدہ بالکل قریب آجائے گا تو اچانک یہ ہوگا کہ ان لوگوں کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی جنھوں نے کفر کیا۔ ہائے ہماری بربادی! بے شک ہم اس سے غفلت میں تھے، بلکہ ہم ظلم کرنے والے تھے۔''

㉑ عداوت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝﴾ (النساء : 101)

''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کچھ کم کر لو، اگر ڈرو کہ تمھیں وہ لوگ فتنے میں ڈال دیں گے جنھوں نے کفر کیا۔ بے شک کافر لوگ ہمیشہ سے تمھارے کھلے دشمن ہیں۔''

﴿وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (المائدة : 62)

''اور تو ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنی حرام خوری میں دوڑ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔ یقیناً برا ہے جو وہ عمل کرتے تھے۔''

﴿فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 78)

''پھر جب اس نے سورج چمکتا ہوا دیکھا، کہا یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ غروب ہوگیا کہنے لگا اے میری قوم! بے شک میں اس سے بری ہوں جو تم شریک بناتے ہو۔''

اس آیت کریمہ میں بنی اسرائیل کے کافروں کی صفت بیان کی جا رہی ہے کہ وہ عداوت کی وجہ سے نافرمان تھے۔

㉒ تحریف وعناد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: 75)

''تو کیا تم طمع رکھتے ہو کہ وہ تمھارے لیے ایمان لے آئیں گے، حالانکہ یقیناً ان میں سے کچھ لوگ ہمیشہ ایسے چلے آئے ہیں جو اللہ کا کلام سنتے ہیں، پھر اسے بدل ڈالتے ہیں، اس کے بعد کہ اسے سمجھ چکے ہوتے ہیں اور وہ جانتے ہیں۔''

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ تفسیر ابن کثیر اور قرطبی سے نقل کرتے ہیں:

''اس جگہ لفظ تحریف لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریف کو شامل ہے۔ انہوں نے تورات کے الفاظ بھی بدل ڈالے تھے، مگر زیادہ تر غلط تاویلوں سے معانی تبدیل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ موجودہ یہود نے تورات کی ان آیات کو بدل ڈالا جن میں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف کا ذکر تھا اور اپنے دل سے حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرالیا۔'' [1]

﴿اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝﴾ (البقرہ: 108)

''یا تم ارادہ رکھتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو، جس طرح اس سے پہلے موسیٰ سے سوال کیے گئے اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر کو لے لے تو بے شک وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔''

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

[1] تفسیر القرآن الکریم: 85/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۘ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ (البقرہ: 118)

''اور ان لوگوں نے کہا جو نہیں جانتے ہم سے اللہ کلام کیوں نہیں کرتا؟ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ ایسے ہی ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے، ان کی بات جیسی بات کہی، ان کے دل ایک دوسرے جیسے ہو گئے ہیں۔ بے شک ہم نے ان لوگوں کے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں جو یقین کرتے ہیں۔''

﴿وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ (الانعام: 111)

''اور اگر واقعی ہم ان کی طرف فرشتے اتار دیتے اور ان سے مردے گفتگو کرتے اور ہم ہر چیز ان کے پاس سامنے لا جمع کرتے تو بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے مگر یہ کہ اللہ چاہے اور لیکن ان کے اکثر جہالت برتتے ہیں۔''

﴿هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾

(الرعد: 12-15)

''وہی ہے جو تمھیں بجلی دکھاتا ہے، ڈرانے اور امید دلانے کے لیے اور بھاری بادل پیدا کرتا ہے اور (بادل کی) گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔ اور وہ کڑکنے والی بجلیاں بھیجتا ہے، پھر انھیں ڈال دیتا ہے جس پر چاہتا ہے، جب کہ وہ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ بہت سخت قوت والا ہے۔ برحق پکارنا صرف اسی کے لیے ہے اور جن کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی دعا کچھ بھی قبول نہیں کرتے، مگر اس شخص کی طرح جو اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلانے والا ہے، تاکہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے، حالانکہ وہ اس تک ہرگز پہنچنے والا نہیں اور نہیں ہے کافروں کا پکارنا مگر سراسر بے سود۔ اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے اللہ ہی کو سجدہ کر رہا ہے، خوشی اور ناخوشی سے اور ان کے سائے بھی پہلے اور پچھلے پہر۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ﴾

(الاسراء: 45)

''اور جب تو قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ایک پوشیدہ پردہ بنا دیتے ہیں۔''

㉓ غفلت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝﴾

(النحل: 108)

''یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں اور ان کے کانوں اور ان کی آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ ہیں جو بالکل غافل ہیں۔''

㉔ اہل ایمان کے ساتھ غیظ وغضب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ لَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝﴾ (آل عمران: 119)

''دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تم ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم ساری کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیوں کی پوریں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دے اپنے غصے میں مر جاؤ، بے شک اللہ سینوں کی بات کو خوب جاننے والا ہے۔''

ان آیات میں منافقین کی اہل اسلام کے ساتھ دشمنی بیان کی جا رہی ہے اور ان کے غیظ وغضب کو ذکر کیا جا رہا ہے۔

㉕ فسق وفجور:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝﴾ (السجدة: 20)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہی ہے، جب کبھی چاہیں گے کہ اس سے نکلیں اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا آگ کا وہ عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔''

یہاں پر فسقوا سے مراد کفار ہیں اور اللہ ان کے فسق و فجور اور اطاعت سے خروج کو بیان کر رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ کفار فساق و فجار ہیں۔

㉖ کتمانِ علم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٣٧﴾﴾ (النساء: 37)

''وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیتے ہیں اور اسے چھپاتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

اس آیت میں بخیل کے لیے کافر کا لفظ استعمال کیا ہے اور کتمان اس کا وصف ذکر کیا گیا ہے یہود رسول اللہ ﷺ کی صفات و علامات لوگوں سے چھپاتے تھے اور کتمان علم کسی طرح بھی درست نہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾﴾ (المائدۃ: 61)

''اور جب وہ تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے، حالانکہ یقیناً وہ کفر کے ساتھ داخل ہوئے اور یقیناً اسی کے ساتھ وہ نکل گئے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے جو وہ چھپاتے تھے۔''

یہاں پر بھی ان کے کتمان علم کا ذکر کیا گیا ہے۔ حق بات کو چھپانا ان کا وصف ہے۔

㉘ حق سے کراہت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨﴾﴾ (الانفال: 8)

''تاکہ وہ حق کو سچا کر دے اور باطل کو جھوٹا کر دے، خواہ مجرم ناپسند ہی کریں۔''

﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿﴾ (التوبة: 32-33)

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، خواہ کافر لوگ برا جانیں۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، خواہ مشرک لوگ برا جانیں۔''

معلوم ہوا کہ مجرمین اور کفار و مشرکین حق بات کو کبھی پسند نہ کرتے تھے اور اللہ کے دین کے نور کو بجھانے کی فکر میں رہتے تھے اور آج بھی قرآن مجید، رسول کریم ﷺ کی اہانت کافر اسی فکر کے ساتھ کرتے ہیں کہ اس کا دنیا میں پھیلاؤ ان کی طبیعتوں پر ناگوار گزرتا ہے اور حق سے کراہت ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

﴿قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿﴾ (هود: 28)

''اس نے کہا اے میری قوم! کیا تم نے دیکھا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے بڑی رحمت عطا فرمائی ہو، پھر وہ تم پر مخفی رکھی گئی ہو، تو کیا ہم اسے تم پر زبردستی چپکا دیں گے، جب کہ تم اسے ناپسند کرنے والے ہو۔''

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿﴾

(الصف: 8-9)

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگرچہ کافر لوگ ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔''

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿﴾ (محمد: 9)

''یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔''

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿﴾ (محمد: 26)

''یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے ان لوگوں سے کہا جنھوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل کی، عنقریب ہم بعض کاموں میں تمھارا کہا مانیں گے اور اللہ ان کے چھپانے کو جانتا ہے۔''

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝﴾

(محمد: 28)

''یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے اس چیز کی پیروی کی جس نے اللہ کو ناراض کر دیا اور اس کی خوشنودی کو برا جانا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔''

㉙ اہل ایمان کے خلاف خفیہ سازشیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝﴾ (آل عمران: 120)

''اگر تمھیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں بری لگتی ہے اور اگر تمھیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو تو ان کی خفیہ تدبیر تمھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ بے شک اللہ، وہ جو کچھ کرتے ہیں، اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔''

جہاں اس آیت میں مسلمانوں کو کفار کے مکر و فریب اور ان کی خفیہ سازشوں سے بچاؤ کا درس دیا جا رہا ہے وہاں پر کافروں کی یہ صفت بھی عیاں ہو رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف خفیہ حربے استعمال کرتے ہیں اور ان کی خفیہ ایجنسیاں متحرک رہتی ہیں اور اس وقت بھی یہ بات کسی ذی شعور سے مخفی نہیں ہے جو کچھ راء، موساد اور سی آئی اے وغیرہ کفار کی ایجنسیاں کرتوت کر رہی ہیں۔

﴿اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝﴾

(الاعراف: 195)

''کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں، یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں، یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ کہہ دے تم اپنے شریکوں کو بلا لو، پھر میرے خلاف تدبیر کرو، پس مجھے مہلت نہ دو۔''

﴿ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (الانفال: 18)

''بات یہ ہے! اور یہ کہ یقیناً اللہ کافروں کی خفیہ تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔''

﴿مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝﴾ (ھود: 55)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس کے سوا۔ سو تم سب میرے خلاف تدبیر کر لو، پھر مجھے مہلت نہ دو۔''

﴿مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝﴾ (الحج: 15)

''جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ اللہ دنیا اور آخرت میں کبھی اس کی مدد نہیں کرے گا تو وہ ایک رسی آسمان کی طرف لٹکائے، پھر کاٹ دے، پھر دیکھے کیا واقعی اس کی تدبیر اس چیز کو دور کر دے گی جو اسے غصہ دلاتی ہے۔''

⑳ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝﴾ (النساء: 42)

''اس دن وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، چاہیں گے کاش! ان پر زمین برابر کر دی جائے اور وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے۔''

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ: 78)

''وہ لوگ جنھوں نے بنی اسرائیل میں سے کفر کیا، ان پر داؤد اور مسیح ابن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے۔''

معلوم ہوا کفار و مشرکین اللہ اور اس کے رسولوں کی معصیت اور نافرمانی شروع سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (الانفال: 13)

''یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔''

㉑ مکر و فریب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿﴾ (الانعام: 123-124)

''اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں سب سے بڑے اس کے مجرموں کو بنا دیا، تا کہ وہ اس میں مکر و فریب کریں اور وہ مکر و فریب نہیں کرتے مگر اپنے ساتھ ہی اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے، یہاں تک کہ ہمیں اس جیسا دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا، اللہ زیادہ جاننے والا ہے جہاں وہ اپنی رسالت رکھتا ہے۔ عنقریب ان لوگوں کو جنھوں نے جرم کیے، اللہ کے ہاں بڑی ذلت پہنچے گی اور بہت سخت عذاب، اس وجہ سے کہ وہ فریب کیا کرتے تھے۔''

﴿ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿﴾ (الانفال: 30)

''اور جب وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تیرے خلاف خفیہ تدبیریں کر رہے تھے، تا کہ تجھے قید کر دیں، یا تجھے قتل کر دیں، یا تجھے نکال دیں اور وہ خفیہ تدبیر کر رہے تھے اور اللہ بھی خفیہ تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔''

﴿ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿﴾ (یونس: 21)

''اور جب ہم لوگوں کو کوئی رحمت چکھاتے ہیں، کسی تکلیف کے بعد، جو انھیں پہنچی ہو، تو اچانک ان کے لیے ہماری آیات کے بارے میں کوئی نہ کوئی چال ہوتی ہے۔ کہہ دے اللہ چال میں زیادہ تیز ہے۔ بے شک ہمارے بھیجے ہوئے لکھ رہے ہیں جو تم چال چلتے ہو۔''

مذکورہ بالا آیات بینات میں کافروں کی ایک صفت مکر و فریب بیان ہو رہی ہے وہ اپنی میٹنگز میں مسلمانوں کے خلاف مکر و فریب کی چالیں چلنے میں لگے رہتے ہیں جیسے کفار مکہ دار الندوہ میں رسول اللہ ﷺ کے قید کرنے یا قتل کرنے یا مکہ سے نکالنے کی سازش کرتے رہے۔

㉜ خیر سے منع کرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿﴾ (ق: 25)

''جو خیر کو بہت روکنے والا، حد سے گزرنے والا، شک کرنے والا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝﴾ (القلم: 12)

''خیر کو بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، سخت گناہ گار ہے۔''

معلوم ہوا کفار و مشرکین خیر کی کاموں میں رکاوٹ کھڑی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ عصر حاضر میں ان کی مثال یہ ہے کہ فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کی خدمات جلیلہ کے باوجود اس پر پابندیاں اور اس کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں۔

﴿اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝﴾ (الماعون)

''کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو جزا کو جھٹلاتا ہے۔ تو یہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔''

㉝ نقض عہد:

﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝﴾ (الانفال: 56-55)

''بے شک سب جانوروں سے برے اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا، سو وہ ایمان نہیں لاتے۔ وہ جن سے تو نے عہد باندھا، پھر وہ اپنا عہد ہر بار توڑ دیتے ہیں اور وہ نہیں ڈرتے۔''

㉞ کفرانِ نعمت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝﴾

(ابراھیم: 28)

''کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔''

﴿يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (النحل: 83)

''وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں، پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴾

(النحل: 112)

''اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی جو امن والی، اطمینان والی تھی، اس کے پاس اس کا رزق کھلا ہر جگہ سے آتا تھا، تو اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا، اس کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ کفار کو بھی دنیا کے اموال و متاع سے نوازتا ہے اور ان کی نیکیوں کا بدلہ انہیں دنیا میں دیتا ہے لیکن پھر بھی وہ اللہ کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتے اور کفرانِ نعمت پر ڈٹے رہتے ہیں۔

﴿وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴾

(المؤمنون: 75)

''اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور انھیں جو بھی تکلیف لاحق ہے دور کر دیں تو بھی وہ یقیناً اپنی سرکشی میں اصرار کریں گے، اس حال میں کہ بھٹک رہے ہوں گے۔''

(35) ہزیمت:

﴿لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴾

(آل عمران: 111)

''وہ تمھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائیں گے مگر معمولی تکلیف اور اگر تم سے لڑیں گے تو تم سے پیٹھیں پھیر جائیں گے، پھر وہ مدد نہیں کیے جائیں گے۔''

﴿لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ﴾

(آل عمران: 127)

''تاکہ وہ ان لوگوں کا ایک حصہ کاٹ دے جنھوں نے کفر کیا، یا انھیں ذلیل کر دے، پس وہ ناکام واپس لوٹ جائیں۔''

﴿سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (آل عمران: 151)

''ہم عنقریب ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا، رعب ڈال دیں گے، اس لیے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ اس کو شریک بنایا جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ ہے اور وہ ظالموں کا برا ٹھکانا ہے۔''

﴿اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝﴾ (الانفال: 12)

''جب تیرا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ بے شک میں تمھارے ساتھ ہوں، پس تم ان لوگوں کو جمائے رکھو جو ایمان لائے ہیں، عنقریب میں ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا، رعب ڈال دوں گا۔ پس ان کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہر ہر پور پر ضرب لگاؤ۔''

﴿ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ۝﴾ (الانفال: 18)

''بات یہ ہے! اور یہ کہ یقیناً اللہ کافروں کی خفیہ تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔''

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ ۝﴾ (الانفال: 36)

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے روکیں۔ پس عنقریب وہ انھیں خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر افسوس کا باعث ہوں گے، پھر وہ مغلوب ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔''

﴿سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝﴾ (القمر: 45)

''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے۔''

㊱ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرة: 80)

''اور انھوں نے کہا ہمیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر گنے ہوئے چند دن۔ کہہ دے کیا تم نے اللہ کے پاس کوئی عہد لے رکھا ہے تو اللہ کبھی اپنے عہد کے خلاف نہیں کرے گا، یا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔''

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ (الانعام: 93)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا کہے میری طرف وحی کی گئی ہے، حالانکہ اس کی طرف کوئی چیز وحی نہیں کی گئی اور جو کہے میں (بھی) ضرور اس جیسا نازل کروں گا جو اللہ نے نازل کیا۔ اور کاش! تو دیکھے جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں، نکالو اپنی جانیں، آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس کے بدلے جو تم اللہ پر ناحق (باتیں) کہتے تھے اور تم اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔''

﴿وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاۗؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَاۗءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَاۗءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓي اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَاۗءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاۗءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾﴾

(الانعام: 137 تا 140)

''اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے اپنی اولاد کو مار ڈالنا ان کے شریکوں نے خوش نما بنا دیا، تاکہ وہ انھیں ہلاک کریں اور تاکہ وہ ان پر ان کا دین خلط ملط کریں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس چھوڑ انھیں اور جو وہ جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور انھوں نے کہا یہ چوپائے اور کھیتی ممنوع ہیں، انھیں اس کے سوا کوئی نہیں کھائے گا جسے ہم چاہیں گے، ان کے خیال کے مطابق اور کچھ چوپائے ہیں جن کی پیٹھیں حرام کی گئی ہیں اور کچھ چوپائے ہیں جن پر وہ اللہ کا نام نہیں لیتے، اس پر جھوٹ باندھتے ہوئے۔ عنقریب وہ انھیں اس کی جزا دے گا جو وہ جھوٹ باندھتے تھے۔ اور انھوں نے کہا جو ان چوپاؤں کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری بیویوں پر حرام کیا ہوا ہے اور اگر وہ مردہ ہو تو وہ سب اس میں شریک ہیں۔ عنقریب وہ انھیں ان کے کہنے کی جزا دے گا۔ بے شک وہ کمال حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ بے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک ان لوگوں نے خسارہ اٹھایا جنھوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے کچھ جانے بغیر قتل کیا اور اللہ نے انھیں جو کچھ دیا تھا اسے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام ٹھہرا لیا۔ یقیناً وہ گمراہ ہو گئے اور ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔''

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝﴾ (الاعراف : 37)

''پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں لکھے ہوئے میں سے ان کا حصہ ملے گا، یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے آئیں گے، جو انھیں قبض کریں گے تو کہیں گے کہاں ہیں وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے اور وہ اپنے آپ پر شہادت دیں گے کہ واقعی وہ کافر تھے۔''

﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝﴾ (یونس : 68 تا 70)

''انھوں نے کہا اللہ نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے پروا ہے، اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، تمھارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں، کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو نہیں جانتے؟ کہہ دے بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے، پھر ہم انھیں بہت سخت عذاب چکھائیں گے، اس کی وجہ سے جو وہ کفر کرتے تھے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے اللہ پر جھوٹ باندھنے کو تفصیلاً بیان کر دیا ہے کہ وہ لوگ اللہ کی مخلوق کو اس کی اولاد بنا کر اور اس کے ذمے ایسی باتیں لگاتے ہیں جو اللہ کے لائق نہیں ہیں۔ معلوم ہوا کہ کافر اللہ پر جھوٹ باندھنے میں بھی کس قدر دیدہ دلیری سے کام لیتے ہیں۔

㊲ اللہ کے حکم کے بغیر تحکیم کرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾ (المائدۃ: 44۔45)

''بے شک ہم نے تورات اتاری، جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے مطابق فیصلہ کرتے تھے انبیاء جو فرماں بردار تھے، ان لوگوں کے لیے جو یہودی بنے اور رب والے اور علماء، اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔ اور ہم نے اس میں ان پر لکھ دیا کہ جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں میں برابر بدلہ ہے، پھر جو اس (قصاص) کا صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

﴿ وَ لْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ (المائدۃ: 47)

''اور لازم ہے کہ انجیل والے اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں نازل کیا ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔''

معلوم ہوا کہ اللہ کی نازل کردہ احکام کے خلاف فیصلے یہ بھی کفر کی ایک صورت ہے اور اس کی مختلف شکلیں ہیں جن کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی اور تکفیریوں کے استدلال اور ان کی فکر کی بھی توضیح ہوگی۔ ان شاء اللہ!

کفر کی مختلف صورتیں

کتاب وسنت کی نصوص پر غور وخوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کئی صورتوں میں رونما ہوتا ہے جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مختصر سی جھلک درج ذیل نکات کی صورت میں کی جا رہی ہے:

① ارتداد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۠ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرة: 217)

''وہ تجھ سے حرمت والے مہینے کے متعلق اس میں لڑنے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دے اس میں لڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور اللہ کے راستے سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام سے (روکنا) اور اس کے رہنے والوں کو اس سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اور وہ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں، اگر کر سکیں، اور تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے، پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۚ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (التوبة: 74)

''وہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے بات نہیں کہی، حالانکہ بلاشبہ یقیناً انھوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام کے بعد کفر کیا اور اس چیز کا ارادہ کیا جو انھوں نے نہیں پائی اور انھوں نے انتقام نہیں لیا مگر اس کا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہوگا اور اگر منہ پھیر لیں تو اللہ انھیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کے لیے زمین میں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مددگار۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

(النحل: 106_107)

''جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اپنے ایمان کے بعد، سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن جو کفر کے لیے سینہ کھول دے تو ان لوگوں پر اللہ کا بڑا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں محبوب رکھا اور اس لیے کہ بے شک اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

② شرک:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ۗ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 1)

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیروں اور روشنی کو بنایا، پھر (بھی) وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، اپنے رب کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں۔''

اس کی مزید تفصیل راقم کی کتاب ''کلمہ گو مشرک'' میں ملاحظہ کریں۔

③ اللہ کی راہ سے روکنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾

(البقرة: 114)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے؟ یہ لوگ، ان کا حق نہ تھا کہ ان میں داخل ہوتے مگر ڈرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ ان کے لیے دنیا ہی میں ایک رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرة: 217)

''وہ تجھ سے حرمت والے مہینے کے متعلق اس میں لڑنے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دے اس میں لڑنا بہت بڑا ہے اور اللہ کے راستے سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام سے (روکنا) اور اس کے رہنے والوں کو اس سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بڑا ہے اور فتنہ قتل سے زیادہ بڑا ہے۔ اور وہ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں، اگر کرسکیں، اور تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے، پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے اور یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ﴾ (الانفال: 36)

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے روکیں۔ پس عنقریب وہ انھیں خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر افسوس کا باعث ہوں گے، پھر وہ مغلوب ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔''

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ﴾ (الانفال: 47)

''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے اور وہ اللہ کے راستے سے روکتے تھے اور اللہ اس کا جو وہ کر رہے تھے، احاطہ کرنے والا تھا۔''

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ (هود: 18۔ 19)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر کوئی جھوٹ باندھے؟ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا۔ سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں اور آخرت کے ساتھ کفر کرنے والے بھی وہی ہیں۔''

﴿ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ﴾ (محمد: 1)

''وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اس نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔''

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ ﴾ (محمد: 32)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ ان کے لیے سیدھا راستہ صاف ظاہر ہو گیا، وہ ہرگز اللہ کا کوئی نقصان نہ کریں گے اور عنقریب وہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔''

④ اللہ تعالیٰ سے محاربت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾ (المائدة: 33)

''ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں، یہی ہے کہ انھیں بری طرح قتل کیا جائے، یا انھیں بری طرح سولی دی جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں، یا انھیں اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

﴿ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰۗىِٕكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (الانفال: 12 تا 14)

''جب تیرا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ بے شک میں تمھارے ساتھ ہوں، پس تم ان لوگوں کو جمائے رکھو جو ایمان لائے ہیں، عنقریب میں ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا، رعب ڈال دوں گا۔ پس ان کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہر ہر پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔ یہ ہے! سو اسے چکھو اور (جان لو) کہ بے شک کافروں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۭ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (المجادلة: 5)

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل کیے جائیں گے، جیسے وہ لوگ ذلیل کیے گئے جو ان سے پہلے تھے اور بلاشبہ ہم نے واضح آیات نازل کی ہیں اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔''

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾

(الحشر: 4)

''یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بلاشبہ اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔''

⑤ رسول اللہ ﷺ سے محاربت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝﴾ (النسآء: 115)

''اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت خوب واضح ہو چکی اور مومنوں کے راستے کے سوا (کسی اور) کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔''

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴾ (المائدة: 33)

''ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں، یہی ہے کہ انھیں بری طرح قتل کیا جائے، یا انھیں بری طرح سولی دی جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں، یا انھیں اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

﴿ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (الانفال: 12 تا 14)

''جب تیرا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ بے شک میں تمھارے ساتھ ہوں، پس تم ان لوگوں کو جمائے رکھو جو ایمان لائے ہیں، عنقریب میں ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا، رعب ڈال دوں گا۔ پس ان کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہر ہر پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔ یہ ہے! سو اسے چکھو اور (جان لو) کہ بے شک کافروں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

﴿ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التوبة: 63)

''کیا انھوں نے نہیں جانا کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرے تو بے شک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والا ہے، یہی بہت بڑی رسوائی ہے۔''

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝﴾ (محمد: 32)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ ان کے لیے سیدھا راستہ صاف ظاہر ہو گیا، وہ ہرگز اللہ کا کوئی نقصان نہ کریں گے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنقریب وہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔''

معلوم ہوا کہ کفر کبھی ارتداد کی صورت میں اور کبھی کفر و شرک کی صورت میں اور کبھی اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ محاربت کی صورت میں رونما ہوتا ہے۔

حکم کے اعتبار سے کفر کی انواع

کفر اپنے مزاج کے اعتبار سے دو بڑی قسموں میں تقسیم ہوتا ہے:

اوّل:..... کفر اکبر، جس کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

دوم:..... کفر اصغر، جس کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ راقم ہیں:

"فأما الكفر فنوعان: كفر أخبر وكفر أصغر فالكفر الأكبر: هو الموجب للخلود فى النار والأصغر: موجب لاستحقاق الوعيد دون الخلود."[1]

''بہر حال کفر کی دو انواع ہیں: کفر اکبر اور کفر اصغر۔ کفر اکبر جہنم میں ہمیشگی کو واجب کر دیتا ہے اور کفر اصغر وعید کو واجب کرتا ہے جہنم میں دوام اور ہمیشگی کو نہیں۔''

پھر کفر اصغر کی مثالوں میں یہ احادیث بیان کیں:

"لا ترغبوا عن آبائكم فانه كفر بكم."

''تم اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ پھیرو، یقیناً یہ تمہارا کفر ہے۔''

"اثنتان فى امتى هما بهم كفر الطعن فى النسب والنياح."

''دو چیزیں میری امت میں ایسی ہیں کہ جو کفر ہیں: حسب و نسب میں طعن کرنا اور نوحہ کرنا۔''

"من اتى امرا فى دبرها فقد كفر بما انزل على محمد."

''جس شخص نے اپنی بیوی کی دبر میں جماع کیا، تحقیق اس نے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اس کے ساتھ کفر کیا۔''

"من اتى كاهنا او عرافا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل الله على محمد."

''جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا پھر جو اس نے کہا اس کی تصدیق بھی کی تو بلاشبہ اس شخص

[1] مدارج السالكين ص: 211۔ ط دار الكتب العلميه بيروت، ص: 901,900/2۔ ط دار الصميعى.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اس کے ساتھ کفر کیا۔''

"لا ترجعوا بعد كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض."

''تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

پھر لکھتے ہیں:

"وهذا تأويل ابن عباس وعامة الصحابة في قوله تعالى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المائدة: 44) قال ابن عباس: "ليس بكفر ينقل عن الملة بل إذا فعله فهو به كفر وليس كمن كفر بالله واليوم الآخر" وكذلك قال طاووس وقال عطاء: هو كفر دون كفر وظلم دون ظلم وفسق دون فسق." ❶

''یہ ابن عباس اور عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تفسیر ہے اس آیت کریمہ کے بارے میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''یہ ایسا کفر نہیں ہے جو ملت سے خارج کر دے بلکہ وہ تو ایک کفریہ عمل کرتا ہے نہ کہ اس شخص کی طرح جو اللہ اور یوم آخرت کا انکاری ہے۔'' اسی طرح طاؤس فرماتے ہیں اور عطاء فرماتے ہیں: اس سے کفر دون کفر ہے اور ظلم دون ظلم ہے اور فسق دون فسق مراد ہے۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأما الكفر الأكبر فخمسة أنواع: كفر تكذيب وكفر استكبار وإباء مع التصديق وكفر إعراض وكفر شك وكفر نفاق." ❷

''کفر اکبر کی پانچ انواع ہیں: کفر تکذیب، کفر استکبار اور تصدیق کے باوجود انکار، کفر اعراض، کفر شک اور کفر نفاق۔''

پھر لکھتے ہیں:

"فأما كفر التكذيب: فهو اعتقاد كذب الرسل وهذا القسم قليل في الكفار فإن الله تعالىٰ أيد رسله وأعطاهم من البراهين والآيات على صدقهم ما أقام به

---

❶ مدارج السالكين ص: 211۔ ط دار الكتب العلمية: 903,901/2۔ ط دار الصميعي نیز دیکھیں "كتاب الصلا وحكم تاركها" لابن قيم ص: 49,48۔ ط دار ابن كثير بيروت اور "التحذير من فتنه التكفير" للشيخ الامام الالبانی ص: 61.

❷ مدارج السالكين ص: 212 و 906/2۔ ط دار الصميعي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجة وأزال به المعذرة قال الله تعالىٰ عن فرعون وقومه ﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾ (النمل: 14) وقال لرسوله: ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ﴾ (الأنعام: 33) وإن سمي هذا كفر تكذيب أيضا فصحيح إذ هو تكذيب باللسان." ❶

''بہر حال کفر تکذیب رسولوں کی تکذیب کا عقیدہ رکھنا ہے اور یہ قسم کفار میں بہت تھوڑی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی تائید کی اور ان کی سچائی پر انہیں براہین و معجزات عطا کیے جن کے ساتھ حجت قائم کی اور عذر دور کیا اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کے بارے میں فرمایا: اور انہوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان کا اچھی طرح یقین کر چکے تھے پس دیکھ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ اور اپنے رسول ﷺ سے فرمایا: ''تو بے شک وہ تجھے نہیں جھٹلاتے اور لیکن ظالم اللہ کی آیات ہی کا انکار کرتے ہیں۔'' اگر اس قسم کا نام کفر تکذیب ہی رکھا جائے تو صحیح ہوگا جبکہ یہ زبان کے ساتھ تکذیب ہے۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے جسے کفر تکذیب کہا ہے اسے دیگر کئی علماء کفر انکار بھی کہتے ہیں:

''امام بغوی لکھتے ہیں:

"والكفر على أربعة أنحاء: كفر إنكار، وكفر جحود، وكفر عناد، وكفر نفاق، فكفر الإنكار: أن ال يعرف الله أصلا ولا يعترف به، وكفر به." ❷

''کفر چار اقسام پر ہے: اوّل: کفر انکار، دوم: کفر جحود، سوم: کفر عناد، چہارم: کفر نفاق۔ تو کفر انکار یہ ہے کہ آدمی اصلا اللہ تعالیٰ کی پہچان ہی نہ کرے اور نہ اس کا اقرار کرے اور اس کا انکار کرے۔''

امام ابن القیم کے ہاں کفر تکذیب انبیاء و رسل علیہم السلام کے جھوٹے ہونے کا عقیدہ رکھنا ہے تکذیب کا مرجع انکار قلب اور رسولوں کی صداقت کی معرفت نہ رکھنا ہے اور زبان کی تکذیب معرفت قلبی نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

"وسبب الإنكار باللسان هو الإنكار بالقلب." ❸

---

❶ مدار السالكين: 2/907-906۔ طبع: دار الصميعي

❷ معالم التنزيل المعروف بتفسير البغوي: 1/48۔ تحت آيت البقر: 6.

❸ مفردات القرآن، ص: 505.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''زبان کے ساتھ انکار کا سبب انکار قلبی ہے۔''

تمام علماء کی تعبیرات ایک اصل کی طرف لوٹتی ہیں اور وہ کفر کی اس نوع کی حقیقت ہے یعنی کافر کی جہالت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے بارے اس کی عدم معرفت جس نے اس کے کفر کی وجہ اور سبب کی طرف دیکھا تو اس نے اسے جہل کا نام دیا جس نے اس کے دل کے ساتھ قائم ہونے کی طرف نظر کی اس نے اسے کفر انکار کا نام دیا اور جس نے اس کے زبان کے ساتھ قائم ہونے کو دیکھا اس نے اسے تکذیب سے تعبیر کر دیا۔

کفر اکبر کی اقسام

چونکہ ہماری یہ تحریر کفر کی اس قسم سے متعلق ہے جس پر ہمارے تکفیری مسائل کا دارو مدار ہے لہٰذا ہم اس کے بارے میں ہی تفصیل سے بات کریں گے۔ اس کفر اکبر کی چھ مختلف صورتیں ہیں اور اس تقسیم کی بنیاد ہمارے معاشرے میں پائے جانے والے لوگوں کے مختلف رویوں پر ہے کہ وہ اسلام کی تعلیمات کے مقابلہ میں کس قسم کا طرز عمل اختیار کرتے ہیں اسی اعتبار سے کفر کا تعین ہوتا ہے یعنی کہیں ہم مکمل انکار دیکھتے ہیں اور کہیں جزوی انکار، اور کہیں بعض مسائل کا انکار، تو ہر انکار کی ایک الگ کیفیت سامنے آتی ہے اسی اعتبار سے وہ کفر کی قسم متصور ہوگی لہٰذا وہ چھ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

① کفر تکذیب ② کفر جحود
③ کفر عناد ④ کفر نفاق
⑤ کفر اعراض ⑥ کفر شک

① کفر تکذیب:

کفر تکذیب کا مفہوم یہ ہے کہ زبان اور دل سے حق کا انکار کیا جائے اور جو تعلیمات اسلام ہم تک نبی کریم ﷺ کے واسطے سے پہنچی اس کو قبول کرنے سے انکار کرنا یہ کفر متصور ہوگا اور اس پر دونوں جہاں پر کفر کے احکام جاری وساری ہوں گے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿٨٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾﴾ (النمل: 83-84)

''اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک جماعت اکٹھی کریں گے، ان لوگوں سے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے، پھر ان کی قسمیں بنائی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو فرمائے گا کیا تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا، حالانکہ تم نے ان کا پورا علم حاصل نہ کیا تھا، یا کیا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تم کیا کرتے تھے؟''

یعنی قسم قسم کر دیے جائیں گے یعنی زانیوں کا ٹولہ، شرابیوں کا ٹولہ وغیرہ یا یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ ان کو روکا جائے گا یعنی ان کو ادھر ادھر اور آگے پیچھے ہونے سے روکا جائے گا اور سب کو ترتیب وار جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور حجت کیا قائم ہوگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے میری توحید اور دعوت کے دلائل کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اور اس کے بغیر ہی میری آیات کو جھٹلاتے رہے اور آخر میں ایسا کون سا سبب تھا جس کی بناء پر تمہیں میری باتوں پر غور کرنے کا موقع ہی نہ ملا۔ ❶

اور ایک جگہ واضح فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾

(البقرة: 39)

''اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہ لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

تکذیب کی مختلف پہلو اور صورتیں ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔ تفصیل کے لیے قرآن مجید کی درج ذیل آیات ملاحظہ کریں:

اللہ کی آیات سے انکار اور اس کی جزاء:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرة: 39)

''اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہ لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝﴾ (الاعراف: 40)

''بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور انھیں قبول کرنے سے تکبر کیا، ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔''

﴿سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

❶ تفسیر فتح القدیر الشوکانی، تفسیر سورۃ نمل زیر تحت آیت، تفسیر ابن کثیر نمل: 8481۔ 154/4۔ ط: احیاء التراث العربی بیروت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: 146_147)

''عنقریب میں اپنی آیات سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں حق کے بغیر بڑے بنتے ہیں اور اگر ہر نشانی دیکھ لیں تو بھی اس پر ایمان نہیں لاتے اور اگر بھلائی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اسے راستہ بنا لیتے ہیں، یہ اس لیے کہ بے شک انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو گئے، وہ اسی کا بدلہ دیے جائیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔''

﴿وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝﴾

(المؤمنون: 103 تا 105)

''اور وہ شخص جس کے پلڑے ہلکے ہو گئے تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کا نقصان کیا، جہنم ہی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ان کے چہروں کو آگ جھلسائے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھانے والے ہوں گے۔ کیا میری آیتیں تم پر پڑھی نہ جاتی تھیں، تو تم انھیں جھٹلایا کرتے تھے؟''

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝﴾

(النباء: 21 تا 27)

''یقیناً جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے۔ سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔ وہ مدتوں اسی میں رہنے والے ہیں۔ نہ اس میں کوئی ٹھنڈ چکھیں گے اور نہ کوئی پینے کی چیز۔ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔ پورا پورا بدلہ دینے کے لیے۔ بلاشبہ وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے۔''

آخرت سے انکار اور اس کی جزاء:

﴿وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝﴾

(المؤمنون: 33)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اس کی قوم میں سے ان سرداروں نے جنھوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور ہم نے انھیں دنیا کی زندگی میں خوشحال رکھا تھا، کہا یہ نہیں ہے مگر تمھارے جیسا ایک بشر، جو اس میں سے کھاتا ہے جس میں سے تم کھاتے ہو اور اس میں سے پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔''

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 31)

''یقیناً خسارے میں رہے وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا، یہاں تک کہ جب ان کے پاس قیامت اچانک آ پہنچے گی کہیں گے ہائے ہمارا افسوس! اس پر جو ہم نے اس میں کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائیں گے۔ سن لو! برا ہے جو وہ بوجھ اٹھائیں گے۔''

﴿وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝﴾

(الروم: 16)

''اور رہ گئے وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں حاضر رکھے جائیں گے۔''

﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝﴾ (الحاقة: 4 تا 8)

''ثمود اور عاد نے اس کھٹکھٹانے والی (قیامت) کو جھٹلا دیا۔ سو جو ثمود تھے وہ حد سے بڑھی ہوئی (آواز) کے ساتھ ہلاک کر دیے گئے۔ اور جو عاد تھے وہ سخت ٹھنڈی، تند آندھی کے ساتھ ہلاک کر دیے گئے، جو قابو سے باہر ہونے والی تھی۔ اس نے اسے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلائے رکھا۔ سو تو ان لوگوں کو اس میں اس طرح (زمین پر) گرے ہوئے دیکھے گا جیسے وہ کھجوروں کے گرے ہوئے تنے ہوں۔ تو کیا تو ان کا کوئی بھی باقی رہنے والا دیکھتا ہے؟''

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ (المدثر: 42 تا 46)

''تمھیں کس چیز نے سقر میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں نہیں تھے۔ اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بے ہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ مل کر فضول بحث کیا کرتے تھے۔ اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولوں سے انکار اور اس کی جزاء:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾

(البقرة: 82)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے وہی جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

﴿ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ﴾

(یونس: 73۔74)

''پس انھوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے نجات دی اور ان کو بھی جو اس کے ساتھ تھے کشتی میں اور انھیں جانشین بنایا اور ان لوگوں کو غرق کر دیا جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا۔ سو دیکھ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جنھیں ڈرایا گیا تھا۔ پھر اس کے بعد ہم نے کئی پیغمبر ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے۔ سو وہ ہرگز ایسے نہ تھے کہ اس پر ایمان لاتے جسے اس سے پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اسی طرح ہم حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں۔''

﴿ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝ ﴾

(الحجر: 80 تا 83)

''اور بلاشبہ یقیناً ''حجر'' والوں نے رسولوں کو جھٹلا دیا۔ اور ہم نے انھیں اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرنے والے تھے۔ اور وہ پہاڑوں سے مکان تراشتے تھے، اس حال میں کہ بے خوف تھے۔ پس انھیں صبح ہوتے ہی چیخ نے پکڑ لیا۔''

﴿ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ ﴾ (المؤمنون: 26۔27)

''اس نے کہا اے میرے رب! میری مدد کر، اس لیے کہ انھوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا، پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور ابل پڑے تو ہر چیز میں سے دو قسمیں (نر و مادہ) دونوں کو اور اپنے گھر والوں کو اس میں داخل کر لے، مگر ان میں سے وہ جس پر پہلے بات طے ہو چکی اور مجھ سے ان کے بارے میں بات نہ کرنا جنھوں نے ظلم کیا ہے، وہ یقیناً غرق کیے جانے والے ہیں۔''

حق سے انکار اور اس کی جزاء:

﴿فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝﴾

(الانعام: 5)

''پس بے شک انھوں نے حق کو جھٹلا دیا، جب وہ ان کے پاس آیا، تو عنقریب ان کے پاس اس کی خبریں آ جائیں گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے ہیں۔''

﴿وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ۝﴾ (الانعام: 66)

''اور اسے تیری قوم نے جھٹلا دیا، حالانکہ وہی حق ہے، کہہ دے میں ہرگز تم پر کوئی نگہبان نہیں۔''

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝﴾ (العنکبوت: 68)

''اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا حق کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔ کیا ان کافروں کے لیے جہنم میں کوئی رہنے کی جگہ نہیں ہے؟''

صدق کا انکار اور اس کی جزاء:

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝﴾ (الزمر: 32)

''پھر اس سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور سچ کو جھٹلایا جب وہ اس کے پاس آیا، کیا ان کافروں کے لیے جہنم میں کوئی ٹھکانا نہیں؟''

نعمتوں کی تکذیب:

﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝﴾ (الرحمن: 13)

''تو (اے جن وانس!) تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟''

﴿وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝﴾ (المزمل: 11)

''اور چھوڑ مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو جو خوشحال ہیں اور انھیں تھوڑی سی مہلت دے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی تکذیب:

﴿بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (یونس: 39)

''بلکہ انھوں نے اس چیز کو جھٹلا دیا جس کے علم کا انھوں نے احاطہ نہیں کیا، حالانکہ اس کی اصل حقیقت ابھی ان کے پاس نہیں آئی تھی۔ اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے۔ سو دیکھ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔''

﴿فَذَرْنِيْ وَ مَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

(القلم: 44)

''پس چھوڑ مجھے اور اس کو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے، ہم ضرور انھیں آہستہ آہستہ (ہلاکت کی طرف) اس طرح سے لے جائیں گے کہ وہ نہیں جانیں گے۔''

﴿وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝﴾

(الانشقاق: 21۔22)

''اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا جھٹلاتے ہیں۔''

② کفر جحود:

کفر تکذیب میں دل اور زبان دونوں سے انکار تھا یہاں صرف زبان سے انکار ہے یعنی دل سے تو اعتراف ہے لیکن زبان حال اس کی نفی کرتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

امام بغوی لکھتے ہیں:

"وكفر الجحود هو أن يعرف اللّٰه تعالىٰ بقلبه ولا يقر بلسانه." ❶

''کفر جحود یہ ہے کہ اللہ کو دل سے پہچانتا ہے اور اپنی زبانی سے اقرار نہیں کرتا۔''

حافظ الحکمی فرماتے ہیں:

"وإن كتم الحق مع العلم بصدقه، فكفر الجحود والكتمان." ❷

''اور حق کی صداقت کو جانتے بوجھتے چھپائے تو کفر جحود و کتمان ہے۔''

علامہ ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں:

❶ معالم التنزيل: 48/1. ❷ معارج القبول: 593/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"هو أن يعرف الله تعالى ولا يقر بلسانه ."[1]

''آدمی اللہ تعالیٰ کی پہچان کرے اور زبان سے اس کا اقرار نہ کرے۔''

اور بعض اوقات یہ نفی عمل تک ہی پہنچ جاتی ہے یعنی زبان اور عمل دونوں ہی نفی میں شریک ہوتے ہیں۔ جیسے فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر اور یہود کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر اور قرآن مجید نے اسی کفر کو واضح کرتے ہوئے بیان کیا ہے:

﴿وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا﴾ (النمل: 14)

''اور انھوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے ان کا انکار کر دیا، حالانکہ ان کے دل ان کا اچھی طرح یقین کر چکے تھے۔''

یہ تھا کفر جحود کا مرکزی خیال کہ اعتراف قلبی کے باوجود انکار کر دیا صرف اور صرف تعصب اور غرور و تکبر کی وجہ سے لہٰذا یہ اس بات کا کھلا علم ہوا کہ ہمارے معاشرے میں برائیوں اور جرائم کے اہم اسباب میں سے برائی، تعصب اور ظلم بھی ہے بلکہ ہر برائی ظلم ہے کیونکہ ظلم ہر چیز کو اس کے مناسب مکان پر نہ رکھنا ہے اور کفر سے بڑی برائی کون سی ہوگی کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حق کسی اور کو دے دیں۔ اعاذنا الله من هذا!

③ کفر عناد:

کفر عناد سے مراد حق کو ظاہری اور باطنی طور پر پہچاننا لیکن اس پر لبیک کہنے سے عار محسوس کرنا اب اس کی وجہ سے بغض، حسد وغیرہ ہو سکتی ہے کہ باوجود اس کے کہ حق کی تصدیق کی جا رہی ہے لیکن زبانی تصدیق کرنا اور اس کا عملی مظہر اس کی مخالفت میں ہو تو یہ عملی مظہر اس کی تصدیق کی نفی کرتا ہے، جیسا کہ ابلیس ملعون و رجیم کا کفر تھا۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (البقرة: 34)

''مگر ابلیس، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں سے ہو گیا۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝﴾ (الاسراء: 61)

''اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔''

اور فرمایا:

﴿قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝﴾ (الحجر: 33)

[1] النهايه، ص: 806.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس نے کہا میں کبھی ایسا نہیں کہ اس بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے ایک بجنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے، جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے ہے۔''

یعنی شیطان نے انکار کیا تو اس کی وجہ سے حق کو تسلیم کرنا نہ تھی بلکہ وجہ انکار تخلیق آدم کا خاک سے ہونا، ان کا بشر ہونا بتایا جس سے ہم یہ بھی اخذ کر سکتے ہیں کہ:

انسان اور بشر کو اس کی بشریت کی بناء پر حقیر اور کم تر سمجھنا یہ شیطان کا فلسفہ ہے جو اہل حق کا عقیدہ نہیں ہو سکتا اس لیے اہل حق انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے منکر نہیں اس لیے ان کی بشریت کو خود قرآن مجید نے وضاحت سے بیان فرمایا اور اس سے ان کی عظمت اور شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

کفر جحود کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الصارم المسلول'' میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''أن العبد إذا فعل الذنب من اعتقاد أن الله حرمه عليه واعتقاد انقياده الله فيما حرمه وأوجبه فهذا ليس بكافر فأما إن اعتقد أن الله لم يحرمه أو أنه حرمه لكن امتنع من قبول هذا التحريم وأبى أن يذعن لله وينقاد فهو إما جاحد أو معاند ولهذا قالوا: من عصى مستكبرا كإبليس كفر بالاتفاق ومن عصى مشتهيا لم يكفر عند أهل السنة والجماعة وإنما يكفره الخوارج فإن العاصي المستكبر وإن كان مصدقا بأن الله ربه فإن معاندته له ومحادته تنافي هذا التصديق وبيان هذا أن من فعل المحارم مستحلا لها فهو كافر بالاتفاق فإنه ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.''[1]

''بندہ جب اس عقیدے کے ساتھ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کہ اللہ نے اسے مجھ پر حرام ٹھہرایا ہے اور اللہ کی منہیات و محرمات اور اس کے واجبات کی تعمیل مجھ پر فرض ہے تو ایسا شخص ہرگز کافر نہیں ہوتا اور اگر اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اس پر اللہ نے اسے حرام نہیں کیا یا یہ کہ اس نے حرام تو کیا لیکن میں اس تحریم کی تعمیل نہیں کر سکتا اور اللہ کی اطاعت و انقیاد سے انکار کرے تو ایسا شخص یا تو منکر ہے یا معاند۔ اسی لیے علماء کہتے ہیں جو شخص تکبر کی بنا پر ابلیس کی طرح اللہ کی نافرمانی کی وہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک کافر نہیں ہوتا۔ البتہ خوارج اس کی تکفیر کرتے ہیں اس لیے کہ تکبر کی بنا پر نافرمانی کرنے والا اگرچہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اللہ اس کا رب ہے مگر اس کی ضد

[1] الصارم المسلول لابن تيميه، ص: 521۔ ط نشر السنه ملتان: 970/3۔ ط دار ابن حزم.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عناد اس تصدیق کے منافی ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ جو شخص حلال سمجھ کر محرمات کا ارتکاب کرتا ہے وہ بالاتفاق کافر ہے کیونکہ جس نے قرآن کے محرمات کو حلال ٹھہرایا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے اور وہ شخص بھی اسی طرح ہے جو محرمات کو حلال سمجھتا ہے مگر ان کا ارتکاب نہیں کرتا استحلال کے معنی اس عقیدے کے ہیں کہ اللہ نے ان کو حرام نہیں ٹھہرایا یا یہ کہ میں ان کی تحریم کا عقیدہ نہیں رکھتا۔'' ❶

اور چونکہ کفر عناد بعض اوقات کھل کر سامنے نہیں آتا اس لیے اس کی مزید وضاحت کے لیے ہم آپ کو شیخ الاسلام کی ایک کتاب مجموع الفتاوی کی طرف لیے چلتے ہیں شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ان لا يجحد وجوبها لكنه ممتنع من التزام فعلا كبرا أو حسدا أو بغضا لله ورسوله فيقول اعلم أن الله اوجبها على المسلمين والرسول صادق فى تبليغ القرآن ولكنه ممتنع عن التزام الفعل استكبارا أو حسدا للرسول أو عصبية لدينه او بغضا لما جاء به الرسول فهذا أيضا كافر بالاتفاق فان إبليس لما ترك السجود المأموربه لم يكن جاحدا للايجاب فان الله تعالى باشره بالخطاب وانما أبى واستكبر وكان من الكافرين وكذلك ابو طالب كان مصدقا للرسول فيما بلغه لكنه ترك اتباعه حمية لدينه وخوفا من عار الانقياد." ❷

''یعنی وہ نماز کے وجوب کا انکار نہیں کرتا لیکن اس کے نزدیک اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ تکبر، حسد، اللہ اور اس کے ساتھ بغض ہے پس وہ کہتا ہے کہ: میں جانتا ہوں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے اور رسول کریم ﷺ قرآن کی تبلیغ میں صادق ہیں لیکن اس پر عمل کرنے کے لیے اس کے پاس ممانعت کی صورت میں تکبر اور رسول اللہ ﷺ سے حسد ہے یا اپنے دین کی عصبیت ہے یا رسول اللہ ﷺ جو دین لائے اس کے ساتھ بغض ہے۔ تو یہ بالاتفاق کافر ہے جیسا کہ ابلیس نے جب سجدہ ترک کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا تو وہ سجدہ کے وجوب سے انکار نہ کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو أبى واستكبر وكان من الكافرين کا مرتکب ٹھہرایا اور اس کو کفار میں شمار کیا اسی طرح ابو طالب کا معاملہ ہے وہ رسول کی اس کام میں تصدیق کرنے والا تھا جو اسے پہنچا لیکن اتباع رسول کو اپنی دینی حمیت اور اطاعت کے طعنہ کا

❶ الصارم المسلول اردو ص: 665-666۔ ط مکتبہ قدوسیہ: 2011م۔

❷ مجموع الفتاوى لابن تيميه: 20/97-98.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف کھاتے ہوئے ترک کر دیا۔" ❶

④ کفر نفاق:

لوگوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کوئی ظاہری طور پر تو اسلام قبول کرتے ہیں لیکن باطن اس کے مخالف ہوتے ہیں صرف اور صرف ریا کاری یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے یا پھر اپنے دنیاوی مصالح وفوائد کی خاطر یہ بھیس بدلتے ہیں اور یہی لوگ قرآنی اصطلاح میں منافقین کہلاتے ہیں۔

ان کی واضح صفات ہیں:

بخل، بغض، تذبذب، ایمان کو ظاہری قبول کرنا، لڑائی جھگڑے، ریا کاری، گمراہی، طغیانی، گرور، غیظ، فسق، کذب، عبادات میں سستی، دلوں میں بیماری، فتنہ کو پسند کرنا، خواہشات نفسانی کی پیروی، وعدہ کی خلاف ورزی، سب وشتم، منکرات کا حکم دینا، جماعت سے تخلف، جہاد سے تخلف، تکبر، جھوٹی قسمیں کھانا، دھوکہ دینا، اطاعت سے خروج، موت سے ڈرنا، ظلم، کفار سے دلی دوستیاں اور تعلقات، معروف سے منع کرنا وغیرہ۔

یہ وہ صفات ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔ اعاذنا اللّٰہ من ھذہ الجمیع امین!

ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وأما النفاق فالداء العضال الباطن الذي يكون الرجل ممتلئا منه وهو لا يشعر فإنه أمر خفي على الناس وكثيرا ما يخفى على من تلبس به فيزعم أنه مصلح وهو مفسد." ❷

''نفاق باطنی لا علاج بیماری ہے جس سے آدمی لاشعوری طور پر بھرا ہوتا ہے، یہ لوگوں پر ایک مخفی امر ہے اور اس شخص پر بھی بہت زیادہ مخفی ہوتا ہے جو اس بیماری میں ملوث ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں مصلح ہوں حالانکہ وہ مفسد ہوتا ہے۔''

اور اس کی دو قسمیں ہیں: نفاق اکبر اور نفاق اصغر، یا یوں کہہ لیں کہ نفاق اعتقادی اور نفاق عملی.....

تفصیل کے لیے امام ابن القیم کی کتاب ''مدارج السالکین ص: 218، 228۔ ط: دار الکتب العلمیہ بیروت 931/2۔957، ط: دار الصمیعی'' دیکھیں۔

⑤ کفر اعراض:

جو شخص تعلیمات اسلام سے منہ پھیرتا ہے یعنی نہ تو تصدیق اور نہ ہی تکذیب اور نہ اس پر غور وفکر کرتا ہے۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

❶ دیکھیں: ھود: 59۔ ابراھیم: 15۔ قٓ: 24۔ مدثر: 16۔ ❷ مدارج السالکین، ص: 218۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴾ (فصلت: 3۔4)

''ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی قرآن ہے، ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، تو ان کے اکثر نے منہ موڑ لیا، سو وہ نہیں سنتے۔''

یعنی اس کے باوجود کہ اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے اور اس میں حلال اور حرام کو کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے اور طاعات کیا ہیں معاصی کیا ہیں ثواب والے کام کون سے ہیں اور عقاب والے کام کون سے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ لوگ اس پر غور وفکر اور تدبر وتعقل کی نیت سے نہیں سنتے کہ جس سے انہیں فائدہ ہو اس لیے ان کی اکثریت ہدایت سے محروم ہے۔ [1]

اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴾ (فصلت: 5)

''اور انھوں نے کہا ہمارے دل اس بات سے پردوں میں ہیں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں ایک بوجھ ہے اور ہمارے درمیان اور تیرے درمیان ایک حجاب ہے، پس تو عمل کر، بے شک ہم بھی عمل کرنے والے ہیں۔''

اس آیت میں بات صاف ہوگئی کہ ہمارے دل اس بات سے پردوں میں ہیں کہ ہم تیری توحید اور ایمان کی دعوت کو سمجھ سکیں اور ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے جو حق بات سننے سے مانع تھا اور ہمارے تمہارے درمیان ایسا پردہ ہے کہ تو جو کہتا ہے ہم سن نہیں سکتے اور جو کرتا ہے اسے دیکھ نہیں سکتے اس لیے تو ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دے اور ہم تجھے تیرے حال پر چھوڑ دیں تو ہمارے دین پر عمل نہیں لہٰذا ہم تیرے دین پر عمل نہیں کر سکتے۔

ابن القیم رحمہ اللہ اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فأن يعرض بسمعه وقلبه عن الرسول لا يصدقه ولا يكذبه ولا يواليه ولا يعاديه ولا يصغي إلى ما جاء به ألبتة كما قال أحد بني عبد يا ليل للنبي: والله أقول لك كلمة إن كنت صادقا فأنت أجل في عيني من أن أرد عليك وإن

[1] تفسیر ابی مسعود، تفسیر سورۃ فصلت آیت نمبر: 3، 4۔ 34/6۔ ط دارالفکر بیروت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كنت كاذبا فأنت أحقر من أن أكلمك . "❶

''اور کفر اعراض..... پس معرض اپنی سماعت اور اپنے قلب کو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے منہ پھیر لیتا ہے نہ تو ان کی تصدیق کرتا ہے اور نہ ہی تکذیب اور نہ تو ان سے دوستی کرتا ہے اور نہ ہی دشمنی اور آپ کی تعلیمات پر قطعی طور پر کان نہیں دھرتا جیسا کہ عبد یالیل کی اولاد میں سے ایک نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے ایک بات کہتا ہوں اگر تو سچا ہے تو میری آنکھ میں اس بات سے بڑھ کر ہے کہ میں تیرا رد کروں اور اگر تو جھوٹا ہے تو تو اس بات سے زیادہ حقیر ہے کہ میں تجھ سے کلام کروں۔''

اور ایک جگہ رقم طراز ہیں کہ:

کفر اعراض صرف یہ نہیں کہ وہ رسول کی تعلیم سے صرف نظر کرتا ہے نہ تو محبت کرتا ہے اور نہ ہی بغض رکھتا ہے، نہ پسندیدگی کے معیار پر رکھتا ہے اور نہ ہی ناپسندیدگی بلکہ وہ اس کی اتباع سے بھی صرف نظر رکھتا ہے۔ ❷

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

''کفر، تکذیب سے زیادہ عمومیت رکھتا ہے پس ہر وہ انسان جس نے رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کو جھٹلایا وہ کافر ہے جبکہ تمام کافر جھٹلانے والے یا تکذیب کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ وہ شخص جو کہ دین اسلام کی صداقت کا علم رکھتا ہے اور اس کا اقرار کرتا ہے لیکن اس علم اور اقرار کے باوجود وہ اس سے بغض رکھتا ہے یا نفرت کرتا ہے وہ کافر ہے یا جو صرف نظر کرتا ہے نہ تو تصدیق اور نہ ہی تکذیب تو وہ کافر متصور ہوگا جبکہ وہ جھٹلاتا نہیں ہے۔'' ❸

دین میں اعراض کی مزید تفصیلات درج ذیل آیات اور ان کی تفسیر میں ملاحظہ کریں:

اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں سے اعراض اور اس کی مذمت:

﴿ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ ﴾ (الانعام: 6)

''کیا انھوں نے نہیں دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنے زمانوں کے لوگ ہلاک کر دیے، جنھیں ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو تمھیں نہیں دیا اور ہم نے ان پر موسلا دھار بارش برسائی اور ہم

❶ مدارج السالكين لابن القيم، ص: 212۔ ط دارالكتب العلميه: 2/907۔908۔ ط دارالصميعي .

❷ مفتاح دارالسعاد لابن القيم: 1/94 . ❸ التسعينيه لابن تيميه: 166 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نہریں بنائیں، جو ان کے نیچے سے بہتی تھیں، پھر ہم نے انھیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسرے زمانے کے لوگ پیدا کر دیے۔''

﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 46)

''کہہ کیا تم نے دیکھا اگر اللہ تمھاری سماعت اور تمھاری نگاہوں کو لے لے اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمھیں یہ چیزیں لا دے؟ دیکھ ہم کیسے آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں، پھر وہ منہ موڑ لیتے ہیں۔''

﴿اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 157)

''یا یہ کہو کہ اگر واقعی ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت والے ہوتے۔ پس بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آ چکی، پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے کنارا کرے۔ عنقریب ہم ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے کنارا کرتے ہیں، برے عذاب کی جزا دیں گے، اس کے بدلے جو وہ کنارا کرتے تھے۔''

﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝﴾

(یوسف: 105)

''اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے گزرتے ہیں اور وہ ان سے بے دھیان ہوتے ہیں۔''

﴿وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝﴾ (الحجر: 81)

''اور ہم نے انھیں اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرنے والے تھے۔''

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝﴾ (الکھف: 57)

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی تو اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے منہ پھیر لیا اور اسے بھول گیا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا، بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے بنا دیے ہیں، اس سے کہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیا ہے اور اگر تو انھیں سیدھی راہ کی طرف بلائے تو اس وقت وہ ہرگز کبھی راہ پر نہ آئیں گے۔''

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴾

(السجدة: 22)

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا۔ یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔''

﴿ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾ (القمر: 2)

''اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (یہ) ایک جادو ہے جو گزر جانے والا ہے۔''

حق سے اعراض اور اس کی مذمت:

﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۙ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴾ (البقرة: 83)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے اور تم منہ پھیرنے والے تھے۔''

﴿ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ (البقرة: 130)

''اور ابراہیم کی ملت سے اس کے سوا کون بے رغبتی کرے گا جس نے اپنے آپ کو بے وقوف بنا لیا، اور بے شک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا اور بلاشبہ وہ آخرت میں یقیناً صالح لوگوں سے ہے۔''

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ؕ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴾ (النسآء: 135)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! انصاف پر پوری طرح قائم رہنے والے، اللہ کے لیے شہادت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والے بن جاؤ، خواہ تمھاری ذاتوں یا والدین اور زیادہ قرابت والوں کے خلاف ہو، اگر کوئی غنی ہے یا فقیر تو اللہ ان دونوں پر زیادہ حق رکھنے والا ہے۔ پس اس میں خواہش کی پیروی نہ کرو کہ عدل کرو اور اگر تم زبان کو پیچ دو، یا پہلو بچاؤ تو بے شک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، ہمیشہ سے پوری طرح باخبر ہے۔''

﴿وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝﴾

(الانعام: 35)

''اور اگر تجھ پر ان کا منہ پھیرنا بھاری گزرا ہے تو اگر تو کر سکے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ نکالے، پھر ان کے پاس کوئی نشانی لے آئے (تو لے آ) اور اگر اللہ چاہتا تو یقیناً انھیں ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تو جاہلوں میں سے ہرگز نہ ہو۔''

﴿وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (النور: 47 تا 50)

''اور وہ کہتے ہیں ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے حکم مان لیا، پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے اور یہ لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ اور جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں، تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو اچانک ان میں سے کچھ لوگ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔ اور اگر ان کے لیے حق ہو تو مطیع ہو کر اس کی طرف چلے آتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں کوئی مرض ہے، یا وہ شک میں پڑ گئے ہیں، یا ڈرتے ہیں کہ ان پر اللہ اور اس کا رسول ظلم کریں گے؟ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں۔''

﴿مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝﴾ (الاحقاف: 3)

''ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان ہے حق اور مقررہ میعاد ہی کے ساتھ پیدا کیا ہے اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اس چیز سے جس سے وہ ڈرائے گئے، منہ پھیرنے والے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ذکر سے اعراض اور اس کی مذمت:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝﴾

(طٰہٰ: 124)

''اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔''

﴿قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝﴾

(الانبیاء: 42)

''کہہ کون ہے جو رات اور دن میں رحمان سے تمھاری حفاظت کرتا ہے، بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرنے والے ہیں۔''

﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاۗءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون: 71)

''اور اگر حق ان کی خواہشوں کے پیچھے چلے تو یقیناً سب آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے، بگڑ جائیں، بلکہ ہم ان کے پاس ان کی نصیحت لے کر آئے ہیں تو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں۔''

﴿وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝﴾ (الشعراء: 5)

''اور ان کے پاس رحمان کی طرف سے کوئی نصیحت نہیں آتی جو نئی ہو، مگر وہ اس سے منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔''

قرآن مجید سے اعراض اور اس کی مذمت:

﴿كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَّنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝﴾ (طٰہٰ: 99_100)

''اسی طرح ہم تجھ سے کچھ وہ خبریں بیان کرتے ہیں جو گزر چکیں اور یقیناً ہم نے تجھے اپنے پاس سے ایک نصیحت عطا کی ہے۔ جو اس سے منہ پھیرے گا تو یقیناً وہ قیامت کے دن ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا۔''

﴿كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝﴾ (فصلت: 3،4)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی قرآن ہے، ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، تو ان کے اکثر نے منہ موڑ لیا، سو وہ نہیں سنتے۔''

اور جن اشیاء سے اعراض کا ہمیں حکم ملا ہے وہ درج ذیل ہیں:

جہال:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝﴾ (الاعراف: 199)

''درگزر اختیار کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کر۔''

﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۖ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝﴾ (القصص: 55)

''اور جب وہ لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال۔ سلام ہے تم پر، ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے۔''

جدال:

﴿يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝﴾ (هود: 76)

''اے ابراہیم! اسے رہنے دے، بے شک حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا حکم آ چکا اور یقیناً یہ لوگ! ان پر وہ عذاب آنے والا ہے جو ہٹایا جانے والا نہیں۔''

مشرکین:

﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الانعام: 68)

''اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات کے بارے میں (فضول) بحث کرتے ہیں تو ان سے کنارہ کر، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی شیطان تجھے ضرور ہی بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔''

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ (الحجر: 94)

''پس اس کا صاف اعلان کر دے جس کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴾

(بنی اسرائیل : 28)

''اور اگر کبھی تو ان سے بے توجہی کر ہی لے، اپنے رب کی کسی رحمت کی تلاش کی وجہ سے، جس کی تو امید رکھتا ہو تو ان سے وہ بات کہہ جس میں آسانی ہو۔''

﴿ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴾ (السجدة : 30)

''پس تو ان سے منہ پھیر لے اور انتظار کر، یقیناً وہ (بھی) انتظار کرنے والے ہیں۔''

﴿ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴾ (النجم : 29)

''سو اس سے منہ پھیر لے جس نے ہماری نصیحت سے منہ موڑا اور جس نے دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہ چاہا۔''

منافقین:

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ﴾ (النسآء : 63)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے، سو تو ان سے دھیان ہٹا لے اور انھیں نصیحت کر اور ان سے ایسی بات کہہ جو ان کے دلوں میں بہت اثر کرنے والی ہو۔''

﴿ وَ يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۖ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴾

(النسآء : 81)

''اور وہ کہتے ہیں اطاعت ہوگی، پھر جب تیرے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ رات کو اس کے خلاف مشورے کرتا ہے جو وہ کہہ رہا تھا اور اللہ لکھ رہا ہے جو وہ رات کو مشورے کرتے ہیں۔ پس ان سے منہ موڑ لے اور اللہ پر بھروسا کر اور اللہ کافی وکیل ہے۔''

﴿ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾ (التوبة : 95)

''عنقریب وہ تمھارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے، تاکہ تم ان سے توجہ ہٹا لو۔ سو ان سے بے توجہی کرو، بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس کے بدلے جو وہ کماتے رہے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝﴾ (المائدة: 4)

''تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہہ دے تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری جانوروں میں سے جو تم نے سدھائے ہیں، (جنھیں تم) شکاری بنانے والے ہو، انھیں اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے تو اس میں سے کھاؤ جو وہ تمھاری خاطر روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام ذکر کرو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔''

⑥ کفر شک:

کفر کی چھٹی قسم ان لوگوں کے بارے میں ہے کہ جو ہمیشہ تک اور شبہات میں رہتے ہیں یعنی تذبذب کی کیفیت میں لا من هؤلاء ولا من هؤلاء باوجود حق کے واضح ہونے کے اور اظہر من الشمس ہونے کے۔ اسی چیز کو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ اہل الحدیث جمہور فقہاء مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ، عام صوفیاء متکلمین وغیرہ کا اتفاق ہے کہ:

"أن من لم يؤمن بعد قيام الحجة عليه بالرسالة فهو كافر سواء كان مكذبا؛ أو مرتابا؛ أو معرضا؛ أو مستكبرا؛ أو مترددا؛ أو غير ذلك." [1]

''کہ جو کوئی رسالت کی حجت کے قیام کے بعد اس پر ایمان نہ لائے چاہے وہ تکذیب کی شکل میں ہو یا شک کی صورت میں اعراض ہو یا تکبر ہو یا تذبذب وغیرہ کے ذریعے انکار کرے وہ کافر ہوگا۔''

[1] مجموع الفتاوى لابن تيميه: 87/20.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

تکفیر اور اس کے اصول و ضوابط

1.....تکفیر شرعی اُمور میں سے ایک حکم

2.....قیام حجت اور زوال شبہات

3.....تکفیر میں اُصول اور فروعی مسائل کی کوئی تخصیص نہیں

4.....دقیق اور مخفی مسائل میں عذر قبول کرنا

5.....جہالت عام اور اہل علم کی قلت

6.....کم علم یا صحیح علم کے اخذ کرنے سے عاجز شخص

7.....تکفیری مسائل میں مقلد کا حق کی معرفت رکھنا اور نہ رکھنا

8.....لاعلمی میں خطاء کا ارتکاب

9.....مختلف شخصیات کے احوال کو مدنظر رکھنا

10.....کفر کی اصل اور اس کی مختلف شاخیں

11.....ہر کفر کا مرتکب کافر نہیں ہوتا

12.....دو چیزوں کا بندہ میں جمع ہونا

13.....تکفیر پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہونا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے ارجاء کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا

"مرجئہ کہتے ہیں ایمان قول کا نام ہے اور ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور مرجئہ نے اس شخص کے لیے جنت کو واجب قرار دیا ہے جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اس حالت میں کہ وہ فرائض کے ترک کرنے پر اپنے دل سے مصر اور معترف ہے اور انہوں نے فرائض کے ترک کو حرام چیزوں کے ارتکاب کی طرح ذنب اور گناہ کا نام دیا ہے اور یہ ہرگز برابر نہیں ہے اس لیے کہ حرام کردہ اشیاء کا ارتکاب حلال سمجھنے کے بغیر کرنا معصیت و نافرمانی ہے اور جہالت و عذر کے بغیر جان بوجھ کر فرض ترک کرنا کفر ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل:

تکفیر اور اس کے اصول وضوابط

اسلام دین فطرت ہے اور ہر انسان فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے اور اصل اس میں اسلام ہے جبکہ کفر طاری اور اچانک پیش آنے والا ہے ہر وہ شخص جس نے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہہ لیا ہے وہ مسلم ہے اور دائرہ اسلام میں داخل ہے اور اس کو کسی پختہ دلیل کے بغیر کافر قرار نہیں دیا جا سکتا ہے اگر اس میں شرائط کفر پائی جائیں اور موانعات کفر کی نفی ہو جائے پھر وہ اسلام سے خارج ہوتا ہے شیخ الاسلام والمسلمین امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ان شرائط کی تفصیل اپنے فتاوی میں کئی مقامات پر پیش کی ہے اور موانعات کفر کا بھی مفصل بیان فرمایا ہے ایک مقام پر رقمطراز ہیں:

"وأما إذا كان يعلم ما يقول: فإن كان مختارًا قاصدًا لما يقوله فهذا هو الذين يعتبر قوله."[1]

''بہر کیف جب کلمہ کفر کہنے والا اس بات کو جانتا ہو جو وہ کہہ رہا ہو۔ تو اگر جو کہہ رہا ہے اس میں وہ مختار اور قصد وارادہ رکھنے والا ہو تو اس کا کفر تکفیر کے لیے معتبر ہوگا۔''

اس مقام پر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تین بنیادی باتیں بیان کی ہیں:

① "يعلم" یعنی وہ بات کو جانتا ہو کہ یہ کفر ہے جاہل نہ ہو اس لیے کہ جہالت مانع کفر ہے۔

② "مختارا" وہ بات کرتے وقت مختار ہو مکرہ نہ ہو کیونکہ اکراہ و جبر تکفیر کے لیے مانع ہے۔

③ "قاصدا" وہ بات قصد وارادہ سے کرے خطأ اس سے قول کفر سرزد نہ ہو اس لیے کہ خطا پر بھی پکڑ نہ ہو گی یہ بھی مانع کفر ہے۔

---

[1] مجموع الفتاوى: 118/14.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا عبارت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے پہلی شرط علم بیان کی ہے اور اس کی ضد جہالت مانع تکفیر ہے ایمان کی شرائط میں سے یہ ہے کہ جن اشیاء پر ایمان لانا ہے ان کا علم ہو اور اگر جہالت کی وجہ سے کسی شرعی امر کا انکار کر بیٹھتا ہے اور اس کی جہالت ازالہ کرنے والا کوئی نہیں تو اس کی تکفیر نہیں ہوگی اور یہ مانع شیخ الاسلام سے قبل بھی کئی علماء فقہاء محدثین نے ذکر کیا ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے یہاں صرف ایک حوالہ عرض کر رہا ہوں۔

''سوید بن سعید الہروی کہتے ہیں ہم نے امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے ارجاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: مرجئہ کہتے ہیں ایمان قول کا نام ہے اور ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور مرجئہ نے اس شخص کے لیے جنت کو واجب قرار دیا ہے جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اس حالت میں کہ وہ فرائض کے ترک کرنے پر اپنے دل سے مصر اور معترف ہے اور انہوں نے فرائض کے ترک کو حرام چیزوں کے ارتکاب کی طرح ذنب اور گناہ کا نام دیا ہے اور یہ ہرگز برابر نہیں ہے اس لیے کہ حرام کردہ اشیاء کا ارتکاب حلال سمجھنے کے بغیر کرنا معصیت و نافرمانی ہے اور جہالت وعذر کے بغیر جان بوجھ کر فرض ترک کرنا کفر ہے۔'' ❶

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فرائض کا تارک جہالت وعذر کے ساتھ ہوگا تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا امام ابن قدامہ المقدسی تارک صلاۃ کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ولا خلاف بين اهل العلم فى كفرمن تركها جاحدًا لوجوبها إذا كانممن لا يجهل مثله ذلك فان كان ممن لا يعرف الوجوب كحديث الإسلام والناشى بغير دارالإسلام أوباديه بعيد عن الأمصار وأهل العلم لم يحكم بكفر وعيرف ذلك وتثبت له آدله وجوبها فإن جحدها بعد ذلك كفر ." ❷

''جس شخص نے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے اسے ترک کیا اہل علم کے درمیان اس کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں ہے جبکہ وہ جاہلانہ ہو۔ سوا گر وہ ایسے لوگوں میں سے ہو جو نماز کے وجوب کو پہنچانتے نہ ہوں جیسے نومسلم اور دارالاسلام کے علاوہ کہیں اور پروان چڑھنے والا ہو یا

---

❶ كتاب السنه لعبدالله بن احمد بن حنبل رقم: (722)۔ بتحقيق ابى عبدالله عادل آل حمدان و (745) 347/1، 348۔ بتحقيق الدكتور محمد بن سعيد القحطانى ط دار ابن القيم.

❷ المغنى: 275/12۔ رقم المسئله: 1540۔ ط: هجر القاهره المغنى ويليه الشرح الكبير: 98/12، 99۔ ط دارالحديث القاهره.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہروں سے دور جنگلوں کا باسی ہو تو اہل علم نے اس کے کفر کا حکم نہیں لگایا اور اسے نماز کے وجوب کی پہچان کرائی جائے گی اور اس کے دلائل اس کے سامنے اچھی طرح واضح کیے جائیں گے پھر اگر وہ اس کے بعد بھی نماز کا انکار کرتا ہے تو کافر ہو جائے گا۔''

معلوم ہوا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جو بات لکھی ہے اسلام سے ہی ماخوذ ہے امام ابن تیمیہ نے اس کے دلائل مجموع الفتاوی 11/406، 413 وغیرہ میں بیان کیے ہیں۔

اور دوسری شرط: مختار ہونا بیان کی ہے جب کوئی شخص کلمہ کفر کہے یا فعل کفر کا مرتکب ہو جائے تو یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ کلمہ کفر کہنے پر قدرت رکھنے والا صاحب اختیار ہے یا مجبور و بے اختیار کیونکہ عجز و اکراہ کی صورت میں اس پر کافر ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ اختیار شرط تکفیر ہے اور جبر و اکراہ مانع تکفیر۔ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾

(النحل: 106)

''جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اپنے ایمان کے بعد، سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن جو کفر کے لیے سینہ کھول دے تو ان لوگوں پر اللہ کا بڑا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔''

تیسری شرط امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ بیان کی ہے اس نے عمداً جان بوجھ کر کوئی کفریہ قول یا فعل سر انجام دیا ہو لیکن اگر اس سے خطا وہ قول یا فعل سرزد ہو گیا تو کافر ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے۔ کافر ہونے کے لیے عمداً اور قصداً کرنا لازمی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب: 5)

''اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس میں تم نے خطا کی اور لیکن جو تمھارے دلوں نے ارادے سے کیا اور اللہ ہمیشہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأنى أقرر أن الله قد غفر لهذا الأمم خطأها وذلك يعم الخطا في المسائل الخبرية القوليه والمسائل العمليه ومازال السلف يتنازعون في كثير من هذه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسائل ولم يشهد احد منهم على أحد لا بكفر ولا بفسق ولا معصية ."[1]

''اور بلاشبہ میں اس بات کو برقرار رکھتا ہوں کہ اللہ نے اس امت کی خطاؤں کو معاف کر دیا ہے اور یہ معافی زبانی خبری مسائل اور عمل کے لیے عام ہے اور سلف صالحین ہمیشہ سے ان بہت سارے مسائل میں اختلاف کرتے چلے آ رہے ہیں اور انمیں سے کبھی کسی نے کسی دوسرے کی تکفیر کی اور نہ تفسیق اور نہ ہی معصیت و نافرمانی کا فتوی لگایا اور خطا موانع تکفیر ہیں اس کے علاوہ وہ بھی کئی ایک موانع انہوں نے ذکر کیے ہیں اور جب تک کسی فرد میں موانع تکفیر موجود ہوں اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا۔''

کسی مسلمان کا فر قرار دینے سے پہلے اچھی طرح چھان بین کرنا ضروری وحتمی ہے محض شبہات گمان، ظن وتخمین اور اخباری خبروں کو بنیاد نہیں بنانا چاہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ (النساء: 94)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو تو خوب تحقیق کر لو اور جو تمھیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔ تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں، اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ نے تم پر احسان فرمایا۔ پس خوب تحقیق کر لو، بے شک اللہ ہمیشہ اس سے جو تم کرتے ہو، پورا باخبر ہے۔''

امام المفسرین محمد بن جریر الطبری فرماتے ہیں:

"فتبينوا يقول: فلا تعجلوا بقتل من أردتم قتله ممن التبس عليكم أمر إسلامه فلعل الله أن يكون قد من عليه من الإسلام مثل الذي من به عليكم وهداه بمثل الذي هداكم به من الإيمان ."[2]

''جن کے اسلام کا معاملہ تم پر خلط ملط ہو گیا ہے ان میں سے کسی شخص کے قتل کا جو تم نے ارادہ کیا ہے اس میں جلا بازی سے کام نہ لو تو امید ہے کہ اللہ نے اس پر اسلام کا احسان کر دیا ہو جیسا کہ

---

[1] مجموع الفتاوى: 229/3 .

[2] تفسير الطبري: 352/7۔ ط دار عالم الكتب بتحقيق دكتور عبدالله .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے تم پر اسلام کا احسان کیا اور جیسے ایمان کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے اس کو بھی دے دی ہو۔"

الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والرجل إذا اظهر الإسلام وجب الكف عنه حتى يتبعين منه ما يخالف ذلك وأنزل الله في ذلك ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا﴾ أي فتثبتوا، فالآية ترل على أنه يجب الكف عنه والتثبت."[1]

"اور آدمی جب اسلام کا اظہار کر دے اس سے رک جانا واجب ہے یہاں تک کہ اس سے کھل کر واضح ہو جائے جو وہ اسلام کی مخالفت کرتا ہے اور اس بارے اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے: "اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو خوب تحقیق کر لو" یعنی خوب غور وفکر سے کام لو تو آیت دلالت کرتی ہے کہ ایسے شخص پر کفر کا حکم لگانے سے؟؟ اور خوب چھان بین کرنا واجب ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولو لا إله إلا الله فمن قال لا إله الا الله فقد عصم مني نفسه وماله إلا بحقه وحسابه على الله."[2]

"مجھے لوگوں کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں پس جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو یقیناً اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال محفوظ کر لیا سوائے اسلام کے حق کے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔"

یہ اور اس جیسی دیگر احادیث صحیحہ کلمہ پڑھنے والے مسلمان کے خون، مال اور عزت کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں جن کی کچھ تفصیل دیکھنے کے لیے ملاحظہ ہو "حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر" از فضیلۃ الشیخ محمد یوسف ربانی حفظہ اللہ کلمہ طیبہ پڑھنے والا شخص مسلم شمار ہوتا ہے شرائط تکفیر پائے جانے اور موانع کی نفی ہونے کے بعد ہی اس کی تکفیر کی جا سکتی ہے اور انسان میں اصل حکم اسلام کا ہے جو کہ ابتداء سے ہی اسے لاحق ہے جیسا کہ

---

[1] كشف الشبهات، مجموعة التوحيد، ص: 231۔ طبع بأمر الشيخ محمد الصبيكان سفير السعوديه في السودان وطبع مكتبه الفرقان ط لقمان ص: 71۔ دافع الشبهات ترجمه كشف الشبهات ص: 37۔ ط الجامعة الاسلامية مدينة.

[2] صحيح البخاري كتاب الجهاد والسير: 4946.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: ((ما من مولود إلا یولد علی الفطر فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ))[1] سے عیاں ہے اور ترمذی کی ایک روایت میں "ویشرکانہ" بھی ہے۔[2]

یعنی ہر بچہ فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے بعد اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی، مجوسی اور مشرک بنا دیتے ہیں۔ اصل اسلام ہے اور کفر طاری ہے۔

اسی طرح اسامہ بن زید کی حدیث میں ہے کہ ہمیں اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ کی طرف بھیجا پھر ہم نے صبح سویرے ان پر دھاوا بول دیا، ہم نے انہیں شکست دے دی۔ میں اور ایک انصاری نے جہینہ قبیلے کے ایک آدمی کو گھیر لیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا، انصاری نے ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اپنے نیزے کے ساتھ اسے قتل کر دیا پھر جب ہم واپس آئے تو یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے مجھے کہا:

((یا اسامہ اقتلتہ بعد ما قال: لا إلہ الا اللہ .))

''اے اسامہ تو نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر ڈالا۔''

میں نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لیے اس کا اقرار کیا تھا آپ نے پھر فرمایا:

((أقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ .))

''تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا۔''

نبی کریم ﷺ اس جملے کو اتنی دفعہ دہراتے رہے کہ میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہو گی کہ کاش میں اسے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔[3]

اور صحیح مسلم: 97/160 کی ایک روایت میں ہے کہ:

"فکیف تصنع بلا الہ الا اللہ اذا جاء ت یوم القیامۃ ."

''تو قیامت والے دن جب لا الہ الا اللہ کلمہ آئے گا تو کیا کرے گا؟ آپ یہ بات دہرائے جا رہے تھے۔''

جب نبی کریم ﷺ نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو بنو خزیمہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ اچھے طریقے سے "اسلمنا" نہ کہہ سکے وہ صبانا صبانا کہنا شروع ہو گئے تو خالد انہیں قتل کرنے لگے اور بعض کو قیدی بنانے لگے اور ہم میں سے ہر ایک طرف اس کا قیدی حوالے کیا یہاں تک کہ ایک

---

[1] صحیح بخاری: 1358 .
[2] سنن ترمذی: 2138 .
[3] صحیح البخاری کتاب الدیات: 6872 و کتاب المغازی: 4269- صحیح مسلم کتاب الإیمان: 96-109 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ہر آدمی اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا یہاں تک کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے یہ قصہ آپ سے بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر دو مرتبہ فرمایا:

((اللهم إني ابرا اليك مماضع خالد .)) ❶

''اے اللہ! جو خالد نے کیا ہے اس سے میں بری ہوں۔''

امام خطابی فرماتے ہیں:

"أنكر عليه الصجلة وترك التثبت فى امرهم قبل أن يعلم المراد من قولهم صبأنا ." ❷

''نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید کی جلد بازی اور ان کے معاملے میں ان کے قول "صبانا" ہم صابی ہوئے کی مراد جاننے سے پہلے تحقیق ترک کرنے پر نکیر فرمائی۔''

اصل میں صأنا اس وقت کہتے ہیں جب وہ ایک دین سے نکل کر دوسرے دین کی طرف چلے جاتے تھے مشرکین نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے بارے مشہور کر رکھا تھا کہ یہ لوگ صابی ہو گئے ہیں تو بنو خزیمہ کے لوگوں نے اپنے اسلام کا اظہار "صبانا" کہہ کر کیا لیکن خالد بن ولید نے ان کے قتل کا حکم دیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے نکیر فرمائی معلوم ہوا کہ کلمہ اور کلمہ پڑھنے والے کی حرمت کا اسلام نے کتنا لحاظ کیا ہے۔ لہٰذا جب کسی شخص کا اسلام ثابت ہو جائے تو اس کے بارے اصل یہی ہے کہ اس کا اسلام باقی ہے یہاں تک کہ کوئی واضح شرعی نص اس کے اسلام کے زوال کی موجود ہو۔

امام محمد بن اسحٰق المعروف بابن مندہ العبدی الأصبہانی (المتوفی 395ھ) اسامہ بن زید کی مذکورہ حدیث کئی طرق سے کتاب الایمان میں لائے اور ان پر یوں باب باندھا:

"ذكر ما يدل على أن قول لا إله الا الله يمنع القتل ." ❸

''اس بات کا بیان کہ لا الہ الا اللہ کہنا قتل سے منع کرتا ہے۔''

لہٰذا لا الہ الا اللہ کہنے والا شخص اپنے خون مال اور عزت کو محفوظ کر لیتا ہے اس کی جان مال اور عزت کو

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المغازي: 4339.

❷ فتح الباري: 472/4۔ ط دار طيبه نيز ديكھيں إعلام السنن: 293/2۔ ط دار الكتب العلميه.

❸ كتاب الإيمان ص: 73۔ ط: دار الكتب العلميه.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباح قرار دینے کے لیے کسی واضح شرعی نص کی ضرورت ہے جس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش باقی نہ ہو اس طرح تکفیر کے مسائل میں اس بات کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ کسی قول یا فعل یا اعتقادی کا کفر ہونا اور یہ کہنا کہ جس نے یوں کیا یا یوں کیا یا یوں کیا۔ یا یوں عقیدہ رکھا وہ کافر ہے اس کے بہت سارے دلائل ہیں مطلق تکفیر تو ہر داعی کرتا ہے لیکن معین تکفیر سے بڑے بڑے علماء احتیاط برتتے ہیں قرآنی آیات پر غور کیجیے۔

﴿ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ ﴾ (المائدة: 72)

''بلاشبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔''

﴿ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَٰثَةٍ ۘ ﴾ (المائدة: 73)

''بلاشبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔''

اس طرح کی کئی دیگر آیات کریمہ میں مطلق کفر کا بیان ہے یعنی جو یہ کہے کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے یا اللہ تین میں تیسرا ہے وہ کافر ہے۔

یا یوں کہا جائے کہ جو شخص قرآن حکیم میں تحریف کا قائل ہے یا اللہ کے سوا کسی کی بندگی کرتا ہے وہ کافر ہے۔ یہ تکفیر کی صورت ایسی ہے جس میں کسی خاص فرد یا گروہ یا جماعت کو متعین کر کے کافر مشرک نہیں کہا گیا ہم نے اپنی کتاب ''کلمہ گو مشرک'' میں کسی شخص کو معین کر کے کافر مشرک نہیں کہا بلکہ امور شرک کا بیان کیا ہے اور بتایا ہے جو ان کا مرتکب ہوگا اس کا کلمہ اسے نفع نہ دے گا اگر اس نے موت کا پیغام آنے سے پہلے توبہ نہ کی۔

تکفیر معین کی دلیلوں میں سے قرآن حکیم کی اس قسم کی آیات پیش کی جاسکتی ہیں جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ ﴾ (هود: 68)

''سن لو! بے شک ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ثمود کے کفر کا یقین کر دیا ہے۔

ہمارے ہاں جوشیلے قسم کے نوجوان اکثر یہ غلطی کرتے ہیں کہ بات تکفیر مطلق سے شروع کر کے اس کو پھر معین فرد پر فٹ کر دیتے ہیں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والتحقيق في هذا أن القول قد يكون كفرا كمقالات الجهمية الذين قالوا: ان الله لا يتكلم ولا يرى في الآخر ولكن قديخفى على بعض الناس أنه كفر فيطلق القول بتكفير القائل كما قال السلف من قالا القرآن مخلوق فهو كافر ومن قال: إن يرى في الآخر فهو كافر ولا يكفر الشخص معين حتى تقوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه الحجة . "❶

''اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ بسا اوقات قول کفریہ ہوتا ہے جیسے جھمیہ کے اقوال کہ: بے شک اللہ کلام نہیں کرتا، اور آخرت میں دکھائی نہیں دے گا لیکن بعض لوگوں پر یہ بات مخفی رہتی ہے کہ یہ قول کفر ہے تو قائل کی مطلق تکفیر کی جاتی ہے جیسا کہ سلف صالحین کہتے تھے کہ جس نے کہا قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جس نے کہا: بلاشبہ آخرت میں اللہ کی رویت نہیں ہوگی وہ کافر ہے۔ جبکہ کسی معین شخص کی اتنی دیر تک تکفیر نہیں ہوگی جب تک اس پر حجت قائم نہیں کی جاتی۔

اس طرح شیخ محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں:

"ومسالة تكفير المعين مسألة معروفة إذا قال قولاً يكون القول به كفراً فيقال: من قال بهذا القول فهو كافر ولكن الشخص المعين إذا قال بذلك لا يحكم بكفره حتى تقويم عليه الحجة التي يكفر تاركها . "❷

''تکفیر معین کا مسئلہ معروف ہے جب کوئی شخص بات کہتا ہے تو وہ قول کفر ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے جس نے یہ قول کہا وہ کافر ہے لیکن جب کوئی معین شخص وہ بات کہے گا تو اتنی دیر تک اس پر کافر ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا یہاں تک کہ اس پر وہ حجت قائم ہو جائے جس کا تارک کافر ہو جاتا ہے۔''

اس مختصر سی وضاحت کا مقصد یہ ہے کہ مطلق اور معین تکفیر کا فرق بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے تاکہ کسی فرد جماعت یا ادارے کی تکفیر سے پہلے اچھی طرح اصول وضوابط کو دیکھا جائے جلد بازی کرتے ہوئے کہیں اور کے غضب کا شکار نہ ہو جائیں اور امت مسلمہ کے ناحق خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگ نہ بیٹھیں۔

ہم نے کتاب کے اس حصے میں قرآن وسنت اور سلف صالحین آئمہ فقہاء محدثین کی تصریحات کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ ایسے اصول وضوابط تحریر کیے ہے جن کو تکفیر سے قبل دیکھنا ضروری ہے اگرچہ آئمہ کے کلام کا استقصاء واحاطہ نہیں ہے اور نہ یہ ممکن ہے لیکن کافی حد تک قارئین کو مواد فراہم ہوگا اور 99 فیصد حوالہ جات ان کتب سے ماخوذ ہیں جو ہمارے مکتبہ میں موجود ہیں اور چند ایک ایسے حوالہ جات ہیں جو ہم نے کسی معتبر ماخذ کے حوالے سے لکھے ہیں لہٰذا ہم نے یہاں پر کچھ مبادیات اور اصول بیان کیے ہیں۔ کیونکہ کسی بھی دنیاوی یا دینی علم کو حاصل کرنے کے لیے ہم پہلے اس کے مبادیات اور اصول کا علم حاصل کرتے ہیں جیسا کہ تفسیر میں

---

❶ مجموع الفتاوى: 619/7 .

❷ الدرر السنية: 244/8۔ بحواله التكفير وضوابطه شيخ ابراهيم بن عامر الرحيلي ، ص: 119 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول تفسیر، حدیث میں اصول حدیث، فقہ میں اصول فقہ وغیرہ تاکہ ہم اس مضمون کے ساتھ کما حقہ اس کے تقاضے پورے کریں اور کر سکیں۔

ہر علم میں ہم اس کے اصول سمجھتے ہیں تو صرف اور صرف اخطاء سے بچنے کے لیے اور انجانے میں کسی ایسی بات سے بچنے کے لیے جو ہمیں کفر کی حد تک لے جائے۔

لہٰذا مسئلہ تکفیر میں بھی کچھ اصول ضوابط ہیں جن کی معرفت حاصل کرنا ہر ذی علم پر فرض ہے کہ اس صورت میں ہی وہ اپنے اوپر عائد فرائض سے عہدہ براہ ہو سکتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص اس مسئلہ میں اس کے ضوابط وشروط کو مدنظر نہیں رکھتا تو سب سے پہلے تو وہ تکفیر اس پر ہی لوٹ رہی ہے اور وہ واضح طور پر اپنی ہلاکت کا سامان مہیا کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوگا۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إذا قال الرجل لأخيه يا كافر فقد باء به أحدهما.)) ❶

''جب آدمی اپنے بھائی سے کہے اے کافر! تو اس کفر کے ساتھ دونوں میں سے ایک لوٹ آتا ہے۔''

اسی طرح یہی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"ومن رمى مؤمنا بكفر فهو كقتله." ❷

''جس نے کسی مومن کو کفر کی تہمت لگائی تو وہ اس کے قتل کرنے کی طرح ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے ان احادیث پر یوں باب باندھا ہے: "باب من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال" جس نے اپنے مسلمان بھائی کو تاویل کے بغیر کافر کہا تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس باب کی شرح میں لکھتے ہیں: امام بخاری نے مطلق خبر کو بغیر تاویل کے ساتھ مقید کیا ہے یعنی تاویل و دلیل کے بغیر اگر کسی نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہہ دیا تو کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر کافر کہنے کی واضح نص اور دلیل موجود ہو تو پھر کہنے والا کافر نہیں ہوگا۔

ملاحظہ کریں فتح الباری شرح صحیح البخاری، متاول یا جاہل کی تکفیر کا علیحدہ باب باندھا ہے۔ الموسوعة الفقهيه الكويتيه میں مرقوم ہے۔ ❸

"ويجب كذلك على الناس اجتناب هذا الأمر والفرار منه وتركه لعلمائهم

---

❶ صحيح البخاري كتاب الادب: 6103.
❷ صحيح البخاري: 6104.
❸ فتح الباري: 679/13، 680۔ ط دار طيبة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لخطره العظيم ."❶

''لوگوں پر واجب ہے کہ وہ تکفیر مسلم سے اجتناب وفرار اختیار کریں اور اس کو اپنے علماء پر چھوڑ دیں اس لیے کہ تکفیر ایک بہت بڑا خطرناک مرحلہ ہے۔''

امام ابن حبان مسئلہ تکفیر پر احادیث بیان کرتے ہوئے ان پر جو باب باندھتے ہیں وہ بھی بڑا قابل توجہ ہے یعنی "ذكر البيان بأن من أكفر إنسانا فهو كافر لا محالة" جو کسی مسلمان انسان کو کافر قرار دیتا ہے وہ لامحالہ کافر ہو جاتا ہے اس کی تائید مسند احمد کی ایک مرفوع حدیث سے ہوتی ہے جسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔❷

"عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ: أيما رجل كفر رجلا فأحدهما كافر ."❸

''جس بھی شخص نے کسی شخص کو کافر قرار دیا تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہے۔''

مسند احمد کے محققین نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

کیونکہ فتوی یا فیصلہ اور حکم لگانا کوئی آسان کام نہیں کہ ہر شخص تو درکنار ہر عالم دین بھی اس پر فائز ہو۔ اس کی واضح مثالیں ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عہد مبارکہ میں نظر آتی ہیں۔

ایک آدمی سفر میں تھا تو اس کی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا اور عورت کا دودھ رک گیا تو وہ شخص اسے چوسنے لگا تو دودھ اس کے حلق میں داخل ہو گیا وہ ابو موسیٰ اشعری کے پاس آیا تو انہوں نے کہا وہ تم پر حرام ہو گئی ہے۔ پھر وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان سے مسئلہ پوچھا تو ابو موسیٰ سے کہنے لگے آدمی کو جو فتوی دے رہے ہو اس پر غور کرو ابو موسیٰ کہنے لگے: آپ کیا کہتے ہیں تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: رضاعت صرف وہ ہے جو دو سالوں میں ہو تو ابو موسیٰ نے کہا:

"لا تسألوني عن شيء ما دام هذا الحبر بين أظهركم ."❹

''جب تک عبداللہ بن مسعود جیسا عالم تمہارے اندر موجود ہو مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔''

اور خلافت راشدہ کے وقت کتنے صحابہ کرام اس مسند پر فائز تھے، صرف چند باوجود اس امر کے ان سب

---

❶ الموسوعة الفقهية الكويتية: 228/13.
❷ صحيح ابن حبان: 483/1.
❸ مسند احمد 200/9 (5260) إسناده صحيح على شرط الشيخين - مؤسسة الرسالة.
❹ مؤطا كتاب الرضاع (14)۔ مسند احمد 185/7، 186 (4114) - إرواء الغليل: 223/7، 224۔ كتاب الأم للشافعي: 29/5۔ السنن الكبرى للبيهقي: 462/7۔ معرفة السنن والآثار: 95/6 (4735)۔ سنن سعيد بن منصور: 242/1 (975)۔ عبدالرزاق: 463/7 (13895) یہ روایت موقوفاً صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علم کا منبع نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ تھا اور انہوں نے وحی کو اترتے دیکھا اس پر براہ راست عمل ہوتے ہوئے دیکھا لیکن اس کے باوجود اس افضل گروہ میں یہ امر ہمیں نظر نہیں آتا اور اگر ایسا مسئلہ کہیں سامنے بھی آیا تو نبی کریم ﷺ کے تہدیدی کلمات اور ناراضگی نظر آتی ہے....."کیا تو نے اس کا دل چیر کے دیکھا تھا۔"

خلاصة القول

اس مسئلہ میں اہل علم ہی عہدہ برا ہو سکتے ہیں جو کہ ان تمام علوم پر متمکن ہوں اور حکم لگانے سے قبل چند امور پر بالخصوص غور کرے:

اوّل:.....محکوم علیہ کی صورت حال سے مکمل واقفیت۔

دوم:.....جس ضمن میں حکم لگایا جا رہا ہے کیا اس کے تقاضے پورے کیے گئے ہیں۔

سوم:.....جو حکم لگایا جا رہا ہے اس ضمن میں حجت قائم کی گئی ہے یعنی اس کے تقاضے پورے کیے گئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطة نمبر ①

تکفیر شرعی اُمور میں سے ایک حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"فإن الإيجاب والتحريم والثواب والعقاب والتكفير والتفسيق هو إلى الله ورسوله؛ ليس لأحد في هذا حكم وإنما على الناس إيجاب ما أوجبه الله ورسوله، وتحريم ما حرمه الله ورسوله۔"

[مجموع الفتاوى لابن تيمية: 5/554-555]

"یقیناً کسی چیز کو واجب و حرام ٹھہرانا اور ثواب و عقاب اور تکفیر و تفسیق اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہے اس میں کسی بھی فرد کا کوئی حکم نہیں لوگوں پر صرف وہ چیز واجب ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے واجب کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 1

تکفیر شرعی اُمور میں سے ایک حکم

تکفیر شرعی امور میں سے ایک حکم ہے جو کہ صرف اور صرف رب کریم اور اس کے رسول کا حق ہے اور اس کے حق میں کوئی جماعت، افراد، عقل، ذوق، تعصب اور حمیت وغیرہ کا عمل دخل نہیں ہے۔

جیسا کہ پچھلی سطور پر میں نے کفر کی تعریفی صفحات میں یہ واضح کیا کہ تکفیر کے نتائج وعواقب کیا کیا ہو سکتے ہیں لہٰذا ان منفی نتائج وعواقب سے بچنے کے لیے اس منہج کو پکڑ لیں کہ تکفیر ایک شرعی مسئلہ ہے جو کہ صرف اور صرف رب کریم اور اس کے رسول کا حق ہے واضح رہے۔

سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ:

"بايعنا على السمع والطاعة في منشطنا ومكرهنا وعسرنا ويسرنا وأثرة علينا وأن لا ننازع الأمر أهله إلا أن تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان." ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے احکام سننے، اطاعت کرنے پر بیعت لی خواہ ہماری خوشی ہو یا ناخوشی، ہماری تنگی ہو یا ہماری آسانی، خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے کہ ہم حکومت کے معاملے میں حکام سے جھگڑا نہیں کریں گے، سوائے اس کے کہ تم کفر صریح دیکھو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے اس کفر صریح پر دلیل واضح ہو۔''

طبرانی کی روایت میں ''فرابواحا'' کی جگہ ''فراصراحا'' آیا ہے۔ ❷

یعنی صریح اور کھلم کھلا کفر دیکھ لو۔ اس حدیث میں "عندكم من الله فيه برهان" کے الفاظ بتاتے ہیں کہ مسلمان کو کافر قرار دینے کے لیے بندے کی اپنی اہواء، آراء، تعصب وحمیت، ضد وہٹ دھرمی، ظن و تخمین وغیرہ کا دخل نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کا حق ہے۔ اللہ کی طرف سے کوئی منصوص آیت یا ایسی صحیح وصریح حدیث جس میں کسی قسم کا احتمال نہ ہو، وہ چاہیے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی راقم ہیں:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ سترون بعدي امورا تنكرونها (7056)۔ صحيح مسلم كتاب الامار: 1709/42۔ مسند احمد: 353/37 (22679)، (22737)۔ بيهقي: 145/7۔ شرح السنة للبغوي: 2457.

❷ فتح الباري: 440/16۔ ط۔ دار طيبة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أي نص آية أو خبر صحيح لا يحتمل التأويل ."❶

''اللہ کی طرف سے برہان سے مراد کسی آیت کی نص یا صحیح نا قابل تاویل حدیث ہو۔''

امام بغوی فرماتے ہیں:

"آية أو سنة لا تحتمل التأويل ."❷

''اللہ کی طرف سے کوئی آیت یا ایسی سنت ہو جو تاویل کے قابل نہ ہو۔''

شیخ محمد بن صالح العثیمین فرماتے ہیں:

"وقوله: ((إلا أن تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان)) ففي هذه الحال ننازعهم، ليكن انظر للشروط: الأول: (أن تروا) أي: أنتم بأنفسكم، لا مجرد السماع، لأننا ربما نسمع عن ولاة الأمور أشياء فإذا تحققنا لم نجدها صحيحة، فلا بد أن نحن بأنفسنا مباشرة، سواء كانتهذه الرؤية رؤية علم أم رؤية بصر، المهم أن نعلم . الثاني: (كفرا) أي: لا فسوقا فإننا لو رأينا فيهم أكبر الفسوق فليس لنا أن ننازعهم الأمر . الثالث: (بواحا) أي: صريحا ليس فيه تأويل، فإن كان فيه تأويل ونحن نراه كفرا، لكن هم لا يرونه كفرا، سواء كانوا لا يرونه باجتهاد منهم أو بتقليد من يرونه مجتهدا، فأننا لا ننازعهم ولو كان كفرا، ولهذاكان الإمام أحمد يقول: إن من قال: القرآن مخلوق فهو كافر، والمأمون كان يقول: القرآن مخلوق، ويدعوا الناس إليه ويحرص عليه، ومع زلك كان يدعوه بأمير المؤمنين، لأنه يرى أن القول بخلق القرآن بالنسبة له ليس بواحا، أي: صريحا، فلا بد أن يكون هذا الكفر صريحا لا يحتمل التأويل فإن كان يحتمل التأويل فإنه لا يحل لنا أن ننازع الأمر أهله . الرابع: (عندكم من الله فيه برهان) أي: دليل قاطع، بأنه كفر، لا مجرد أن نرى أنه كفر . ولا مجرد أن يكون الدليل محتملا لكونه

---

❶ فتح الباری لابن حجر: 440/16۔ نیز دیکھیں: التوضیح لشرح الجامع الصحیح لابن الملقن: 285/32۔ ط دار الفلاح، شرح الجامع الصحیح لکرمانی: 113/24۔ دار احیاء التراث العربی، الفجر الساطع للزرھونی: 307/10۔ ط مکتبة الرشد، مصابیح الجامع للدمامینی: 289/12۔ ناشر الفاروق الحدیثیة، کشف لامشکل لابن الجوزی: 239/8۔ ط دار الکتب العلمیة، اللامع الصبیح للبرماوی: 13/17۔ ط دار النوادر، عمدة القاری للعینی: 17/20۔ ط: المکتبة التوفیقیة، عون الباری للقنوجی: 305/6۔ ط دار الکتب العلمیة .

❷ شرح السنة: 47/10۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كفرا أو غير كفر بل لا بد أن يكون الدليل صريحا قاطعاً بأنه كفر . "[1]

''نبی کریم ﷺ کا فرمان: ''سلطہ اور حکومت کے لیے ہم ان سے جھگڑا نہ کریں۔ الا یہ کہ تم صریح اور واضح کفر دیکھو، تمہارے پاس اس کے بارے میں اللہ کی طرف سے کوئی کھلی دلیل ہو۔''

تو پھر ہم ان سے جھگڑ سکتے ہیں لیکن شروط پر غور کر:

① "إلا أن تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان" یعنی تم خود دیکھ محض سنی سنائی بات نہ ہو اس لیے کہ بسا اوقات ہم حکمرانوں کے بارے میں ایسی اشیاء سنتے ہیں جب ان کی تحقیق کرتے ہیں تو انہیں ہم صحیح نہیں پاتے۔ تو ضروری ہے کہ ہم روبرو خود دیکھیں خواہ یہ رؤیت علمی ہو یا رؤیت بصری وعینی ہو۔

② "كفرا" یعنی وہ کفر ہو فسق نہ ہو اس لیے اگر ہم ان میں فسق اکبر بھی دیکھ لیں تو ہمارے لیے ان کے ساتھ جھگڑا کرنا جائز نہیں ہے۔

③ "بواحا" یعنی ایسا صریح اور واضح کفر ہو جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو اگر اس میں تاویل ہو اور ہم اسے کفر سمجھ رہے ہوں لیکن وہ اسے کفر سمجھ رہے ہوں خواہ وہ اسے اپنے اجتہاد کی وجہ سے کفر سمجھتے ہوں یا جو ان کے خیال میں مجتہد ہے اس کی تقلید کرتے ہوئے کفر نہ سمجھتے ہوں تو ہم ان سے جھگڑا نہیں کریں گے اگرچہ وہ فی نفسہ کفر ہو۔ اسی لیے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے کہ: جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ لازماً کافر ہو اور مامون (جو اس وقت حکمران تھا) کہتا تھا قرآن مخلوق ہے اور لوگوں کو اس عقیدے کی دعوت بھی دیتا رہتا تھا اور ترغیب بھی۔ اس کے باوجود امام احمد سے امیر المؤمنین کہتے تھے اسی لیے وہ سمجھتے تھے کہ قرآن کو مخلوق ماننا اس کی نسبت سے بواح اور صریح نہیں ہے۔

ضروری ہے کہ وہ کفر صریح ہو یا تاویل کا احتمال نہ رکھتا ہو اگر تاویل کا احتمال موجود ہو تو ہمارے لیے ان کے ساتھ جھگڑا کرنا حلال نہیں ہے۔

④ "عندكم من الله فيه برهان" تمہارے پاس اللہ کی طرف سے اس کے کفر صریح ہونے میں واضح دلیل یعنی قطعی اور یقینی دلیل ہونی چاہیے کہ یہ کفر صریح ہے محض ہمارا فہم نہ ہو کہ یہ کفر ہے اور دلیل اس کے کفر ہونے یا نہ ہونے کا احتمال نہ رکھتی ہو۔ بلکہ ضروری ہے کہ وہ دلیل صریح اور قطعی ہو کہ یہ کفر ہے۔

شیخ صالح عثیمین رحمہ اللہ نے جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے بات کی ہے اس کی تفصیل کے لیے

[1] شرح صحيح البخاري: 259/4۔ ط دار المستقبل مصر .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا مجموع الفتاوی ضرور ملاحظہ کریں۔ ❶

اور جس مقصد کے لیے ان اکابرین امت کی عبارات دی ہیں وہ بڑا واضح ہے کہ کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کے لیے آدمی کے پاس اللہ کی جانب سے کھلی اور روشن دلیل ہونی چاہیے جو احتمالات سے پاک اور مبرا ہو کیونکہ کسی مسلم کو کافر کہنے کا حق اللہ تعالیٰ کا ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فقد صرح علي رضی اللہ عنہ بأنهم مؤمنون ليسوا كفارا ولا منافقين وهذا بخلاف ما كان يقوله بعض الناس كأبي إسحاق الإسفراييني ومن اتبعه يقولون: لا نكفر إلا من يكفر فإن الكفر ليس حقا لهم بل هو حق الله وليس للإنسان أن يكذب على من يكذب عليه ولا يفعل الفاحشة بأهل من فعل الفاحشة بأهله بل ولو استكرهه رجل على اللواطة لم يكن له أن يستكرهه على ذلك ولو قتله بتجريع خمر أو تلوط به لم يجز قتله بمثل ذلك لأن هذا حرام لحق الله تعالىٰ ولو سب النصارى نبينا لم يكن لنا أن نسبح المسيح والرافضة إذا كفروا أبا بكر وعمر فليس لنا أن نكفر عليا." ❷

"بلاشبہ علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے مومنین ہونے کی تصریح کی ہے کہ وہ کفار تھے اور نہ ہی منافقین اور یہ بات اس سوچ کے خلاف ہے جیسا کہ بعض لوگ ابو اسحاق اسفرائینی کی طرح کے اور اس کے پیروکار کہتے ہیں کہ ہم صرف اس کی تکفیر کریں گے جو ہماری تکفیر کریں گا۔

پس یہ اصول غلط ہے تکفیر ان کا حق نہیں بلکہ وہ اللہ کا حق ہے اور نہ ہی انسان کے لیے جائز ہے کہ جو اس پر جھوٹ بولے، یہ بھی اس پر جھوٹ بول دے اور نہ ہی وہ کوئی برائی کرے کسی کے اہل خانہ کے ساتھ کہ جس نے اس کے اہل خانہ کے ساتھ برائی کی ہو بلکہ اگر کوئی آدمی اسے قوم لوط والے عمل پر مجبور کرے اس کے لیے جائز نہیں یہ بھی اس کام کے لیے اس پر جبر کرے اور اگر کسی آدمی نے شراب کے گھونٹ پلا کر اس کے ساتھ اغلام بازی کی ہو تو اس کی مثل اسے قتل کرنا جائز نہیں اس لیے کہ یہ حرام ہے اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے، اگر نصاریٰ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں تو ہمیں لازم نہیں کہ ہم بھی عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور اگر روافض ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی تکفیر کریں تو ہم علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر ہرگز نہیں کریں گے۔

---

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 487/12، 489- 348/23، 349.

❷ منهاج السنة لابن تيميه: 244/5- بتحقيق دكتور احمد رشاد سالم ط اولى: 1406هـ بمطابق: 1986م.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جگہ فرمایا:

"فلهذا كان أهل العلم والسنة لا يكفرون من خالفهم وإن كان ذلك المخالف يكفرهم لأن الكفر حكم شرعي فليس للإنسان أن يعاقب بمثله كمن كذب عليك وزنى بأهلك ليس لك أن تكذب عليه وتزني بأهله لأن الكذب والزنا حرام لحق الله وكذلك التكفير حق لله فلا يكفر إلا من كفره الله ورسوله." ❶

''اس لیے علم اور سنت والے لوگ اپنے مخالفین کی تکفیر نہیں کرتے چاہے ان کا مخالف ان کی تکفیر کرے پس تکفیر حکم شرعی ہے اور انسان کے لیے جائز نہیں کہ اس کا تعاقب بھی تکفیر سے ہی کرے جیسے کوئی تجھ پر جھوٹ باندھے اور تیری بیوی کے ساتھ زنا کرے تو لازم نہیں کہ تو بھی جھوٹ اور اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر کے برائی کا بدلہ لے اس لیے کہ جھوٹ اور زنا حرام ہیں اللہ کے حق کی وجہ سے اور اسی طرح تکفیر اللہ کا حق ہے تو اس وقت تک کوئی آدمی کافر قرار نہیں دیا جائے جب تک اللہ اور اس کے رسول نے اس کی تکفیر نہ کی ہو۔''

اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"فإن الإيجاب والتحريم والثواب والعقاب والتكفير والتفسيق هو إلى الله ورسوله؛ ليس لأحد في هذا حكم وإنما على الناس إيجاب ما أوجبه الله ورسوله، وتحريم ما حرمه الله ورسوله." ❷

''یقیناً کسی چیز کو واجب و حرام ٹھہرانا اور ثواب و عقاب اور تکفیر و تفسیق اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہے اس میں کسی بھی فرد کا کوئی حکم نہیں لوگوں پر صرف وہ چیز واجب ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے واجب کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا۔''

ایک اور مقام پر راقم ہیں:

"فإن الكفر والفسق أحكام شرعية ليس ذلك من الأحكام التي يستقل بها العقل

---

❶ الاستغاثة في الرد على البكري لابن تيميه: 381/1- ط دار الوطن الرياض.

❷ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 554/5-555.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فالكافر من جعله الله ورسوله كافرا والفاسق من جعله الله ورسوله فاسقا . "❶

''بے شک کفر فسق شرعی احکام ہیں یہ ان احکام میں سے نہیں ہیں جن کے ساتھ عقل مستقل ہوتی ہے سو کافر وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کافر قرار دیا فاسق وہ ہے جسے اللہ اس کے رسول نے فاسق قرار دیا ہے۔''

اور قرافی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''تکفیر کا عقلی اُمور میں کوئی دخل نہیں بلکہ یہ شرعی اُمور میں سے ایک اہم ترین امر ہے، پس جس چیز کے بارے میں شارع نے کہا کہ یہ کفر ہے تو اس کا مرتکب کافر ہوگا چاہے اس کام کا شمار کسی بھی ضمن میں ہو۔'' ❷

اسی طرح غزالی رقمطراز ہیں:

''کفر ایک شرعی حکم ہے جیسے رق اور حریت وغیرہ کیونکہ کسی کی تکفیر کا مطلب ہے اس کا خون ہم پر حلال ہو گیا اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا پس اس کا تکفیر کا فیصلہ نص قرآنی یا حدیث پر کیا جائے گا۔'' ❸

اور علامہ ابن الوزیر فرماتے ہیں:

''کہ بے شک تکفیر ایک سمعی حکم ہے یعنی شرعی، اس میں عقل کا کوئی دخل نہیں اور جب تک دلیل قطعی نہ وارد ہو جائے تکفیر نہ کی جائے گی۔'' ❹

اور ابن القیم نے اس بات کو اپنے قصیدہ نونیہ میں نظم کیا:

الكفر حق الله ثم رسوله بالنص الثابت لا بقول فلان

من كان رب العالمين وعبده قد كفراه فذاك ذو الكفران ❺

''تکفیر صرف اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے یعنی نصوص قطعیہ کے ساتھ نہ کہ کسی کے قول کی وجہ سے۔''

اس کی شرح میں دکتور محمد خلیل ہراس لکھتے ہیں:

"إنه ليس لأحد من الناس أن يكفر أحدا لمخالفته له في رأيه بل التكفير حق الله ورسوله وحدهما فلا يثبت إلا بالنص ولا يقع برأي أحد ولا بقوله فمن كفره الله ورسوله فهو الكافر حقا . "❻

''بلاشبہ لوگوں میں سے کسی کا حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے کو کافر کہے اس کے ساتھ رائے

---

❶ منهاج السنة لابن تيمية: 92/5 .
❷ تهذيب الفروق للقرافي : 158/4 .
❸ فيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة للغزالي: 128 .
❹ العواصم والقواصم لابن الوزير: 178/4 .
❺ قصيد نونية، ص: 912۔ ناشر مكتبة ابن تيمية ، القصيد النونية مع شرحه: 267/2۔ ط دار الكتب العلمية بيروت وفي نسخة: 633/2۔ ط مصر .
❻ شرح قصيد نونية: 268/2 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مخالفت کی بنیاد پر بلکہ تکفیر صرف اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے جو نص شرعی کے بغیر ثابت نہیں ہوتی کسی کی رائے یا قول کے ساتھ تکفیر واقع نہیں ہوتی جس کو اللہ اور اس کے رسول نے کافر قرار دیا وہ پکا کافر ہے۔''

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ ایک سوال ''کیا آپ اہل تاویل کی تکفیر یا تفسیق کرتے ہیں؟'' کے جواب میں لکھتے ہیں:

"فإن قال قائل: هل تكفرون أهل التأويل أو تفسقونهم؟ قلنا: الحكم بالتكفير والتفسيق ليس إلينا، بل هو إلى الله تعالىٰ ورسوله ﷺ، فهو من الأحكام الشريعة التي مردها إلى الكتاب والسنة، فيجب التثبت فيه غاية التثبت، فلا يكفر ولا يفسق إلا من دل الكتاب والسنة على كفره أو فسقه."

"والأصل في المسلم الظاهر العدالة بقاء إسلامه وبقاء عدالته، حتى يتحقق زوال ذلك عنه بمقتضى الدليل الشرعي، ولا يجوز التساهل في تكفيره أو تفسيقه لأن في ذلك محذورين عظيمين:

أحدهما: افتراء الكذب على الله تعالى في الحكم وعلى المحكوم عليه في الوصف الذي نبزه به.

الثاني: الوقوع فيما نبز به أخاه إن كان سالما منه، ففي صحيح مسلم عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما أن النبي ﷺ قال: "إذا كفر الرجل أخاه فقد باء بها أحدهما"، وفي رواية: "إن كان كما قال و إلا رجعت عليه"، و فيه عن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي ﷺ: "ومن دعا رجلًا بالكفر، أو قال عدو الله، و ليس كذلك إلا حار عليه".

وعلى هذا فيجب قبل الحكم على المسلم بكفر أو فسق أن ينظر في أمرين:

أحدهما: دلالة الكتاب أو السنة على أن هذا القول أو الفعل موجب للكفر أو الفسق.

الثاني: انطباق هذا الحكم على القائل المعين أو الفاعل المعين، بحيث تتم شروط التكفير أو التفسيق في حقه، و تنتفي الموانع. [الواعد المثلى فى صفات الله و اسمائة الحسنى، ص: 87، 88]

''کسی کی تکفیر یا تفسیق ہمارا حق نہیں بلکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے پس وہ شرعی احکام میں سے ہے جس کا منبع اور ماخذ کتاب وسنت ہے، پس اس کو ہی ثابت رکھنا چاہیے لہٰذا نہ تو کسی کی تکفیر کی جائے اور نہ ہی تفسیق حتی کہ اس کے کفر اور فسق پر واضح دلیل نہ آ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ کسی بھی مسلمان کی بنیاد اس کا اسلام اور اس کی صداقت اور عدالت ہے، یہاں تک کہ کسی دلیل قطعی کے مخالفت میں وارد ہونے کے بعد اس کے اسلام کا کمال یا مکمل اسلام ہی زائل ہو جاتا ہے یا اس کی صداقت اور عدالت ختم ہو جائے کیونکہ ہم اگر کسی کی تکفیر کرتے ہیں تو اس کے دو عظیم خطرات ہیں:

اوّل:.....اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا، حکم اور محکوم کے ضمن میں۔

دوم:.....اگر تکفیر غلط کی گئی ہے تو اس پر لوٹ آئے گی۔

لہٰذا کسی کی تکفیر سے قبل دو امور پر مکمل نظر ڈالنا لازمی ہے:

- کتاب وسنت کی اس بات پر دلالت کہ یہ فعل یا قول کفریہ ہے یا فسق پر مشتمل ہے۔
- اس حکم کا محکوم پر مکمل انداز میں انطباق ہونا کہ تکفیر کی تمام شروط پوری ہوں اور اس میں کوئی مانع نہ پایا جائے۔

خلاصة القول

ان علماء وفضلاء کے اقوال سے جو باتیں ظاہر ہوئی ہیں وہ ہم نقاط کی صورت میں درج کرتے ہیں تاکہ ذہن نشین ہو جائیں:

① تکفیر صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے۔

② تکفیر ایک شرعی مسئلہ ہے نہ کہ عقلی مسئلہ۔

③ تکفیر میں کسی قسم کے عقلی جذبات کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

④ تکفیر صرف اور صرف نصوص قطعیہ کے وارد ہونے پر کی جائے گی۔

⑤ تکفیر کے نتائج میں:

اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ

اس کے خون کے حلال ہونے کا بیان

غلط تکفیر مکفِر پر لوٹ آئے گی

⑥ مخالفت میں تکفیر کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر

②

قیام حجت اور زوال شبہات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

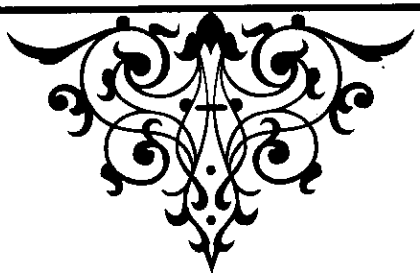

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"فتكفير المعين من هؤلاء الجهال وأمثالهم بحيث يحكم عليه بأنه من الكفار لا يجوز الاقدام عليه الا بعد ان تقوم على أحدهم الحجة الرسالية التي يتبين بها أنهم مخالفون للرسل وان كانت هذه المقالة لا ريب انها كفر، وهكذا الكلام في تكفير جميع "المعينين" مع ان بعض هذه البدعة أشد من بعض وبعض المبتدعة يكون فيه من الايمان ما ليس في بعض فليس لأحد أن يكفر احدا من المسلمين وان اخطأ وغلط حتى تقام عليه الحجة وتبين له المحبة۔"

[مجموع الفتاوى لابن تيمية: 12/500-501]

"ان جہال اور ان کی مثل لوگوں کی طرف سے کسی معین فرد پر کفر کا حکم لگانا اس اعتبار سے کہ وہ کافروں میں سے جائز نہیں ہے الا یہ کہ ان میں سے ہر کسی پر رسالت کی وہ حجت قائم کی جائے جس سے کھل کر واضح ہو جائے کہ وہ رسولوں کی مخالفت کرنے والے ہیں اگرچہ وہ بات بلا ریب کفریہ ہو۔ اسی طرح تمام معین افراد کا حکم ہے، جبکہ بعض بدعات بعض سے زیادہ سنگین نوعیت کی ہوتی ہیں اور بعض بدعتیوں میں وہ ایمان ہوتا ہے جو بعض میں نہیں ہوتا، کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کی تکفیر کرے اگرچہ وہ خطا کرے یا غلطی کا مرتکب ہو، یہاں تک کہ اس پر حجت قائم کی جائے اور دلیل اس کے لیے کھل کر واضح ہو جائے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 2

قیام حجت اور زوال شبہات

کسی بھی مسلمان کی تکفیر اس کے قول، فعل یا اعتقاد پر نہ کی جائے گی یہاں تک کہ اس پر حجت قائم نہ کر دی جائے اور اس سے متعلقہ امور میں شبہات کو زائل نہ کر دیا جائے۔

اس حجت کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾﴾ (الاسراء: 15)

''اور ہم کبھی عذاب دینے والے نہیں، یہاں تک کہ کوئی پیغام پہنچانے والا بھیجیں۔''

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی لکھتے ہیں:

"واللّٰه تعالى أعدل العادلين لا يعذب أحدا حتى تقوم عليه الحجة بالرسالة ثم يعاند الحجة. وأما من انقاد للحجة أو لم تبلغه حجة اللّٰه تعالى فإن اللّٰه تعالى لا يعذبه. واستدل بهذه الآية على أن أهل الفترات وأطفال المشركين، لا يعذبهم اللّٰه حتى يبعث إليهم رسولا لأنه منزه عن الظلم."[1]

''اللہ تبارک وتعالیٰ سب سے بڑا عادل ہے اس وقت تک کسی کو عذاب نہیں دے گا جب تک اس پر رسالت کی حجت نہ قائم ہو جائے اور یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے حجت کے ساتھ عناد کا مظاہرہ کیا ہے۔ رہا وہ شخص جس نے رسالت کی اس حجت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا یا اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی حجت پہنچی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عذاب نہیں دے گا۔ اس آیت کریمہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل فترات (یعنی اس زمانے یا علاقے کے لوگ جن تک نبوت نہیں پہنچی) اور مشرکین کے بچوں کو عذاب نہیں دے گا جب تک ان کی طرف رسول نہ بھیج دے کیونکہ وہ ظلم سے پاک اور منزہ ہے۔''[2]

تقریباً یہی بات شیخ صالح العثیمین نے اپنی تفسیر ''التفسیر الثمین'': (160/5) میں بیان کی ہے۔

---

[1] تفسير السعدي ص: 529۔ ط دار احياء التراث العربي.

[2] تفسیر سعدی اردو: 1450/2-1451۔ ط دارالسلام.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبی لکھتے ہیں:

"أن الله لا يهلك أمة بعذاب إلا بعد الرسالة إليهم والإنذار ."[1]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی امت کو عذاب کے ساتھ ہلاک نہیں کرتا مگر ان کی طرف رسالت بھیجنے اور آگاہ کرنے کے بعد۔''

امام المفسرین امام طبری فرماتے ہیں:

"وما كنا مهلكي قوم إلا بعد الإعذار إليهم بالرسل، وإقامة الحجة عليهم بالآيات التي تقطع عذرهم ."[2]

''اور ہم کسی قوم کو ہلاک نہیں کرتے مگر رسولوں کو ان کی طرف بھیج کر عذر ختم کرنے کے بعد اور ایسی آیات کے ساتھ ان پر حجت قائم کرنے کے بعد جو ان کے عذر ختم کر دے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأنه لا يعذب أحدًا إلا بعد قيام الحجة عليه بإرسال الرسول إليه ."[3]

''اور وہ کسی کو عذاب نہیں دیتا مگر اس کی طرف رسول بھیج کر اس پر حجت قائم کرنے کے بعد۔''

علامہ جمال الدین قاسمی سورۃ بنی اسرائیل: 15، طٰہٰ: 134، الملک: 8۔9، الزمر: 71 اور فاطر: 37 آیات ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"إلى غير ذلك من الآيات الدالة على أنه تعالى لا يعذب قوما عذاب استئصال ولا يدخل أحدا النار إلا بعد إرسال الرسل ."[4]

''یعنی مذکورہ بالا آیات کے علاوہ بھی کتنی ایسی آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو بیخ کنی کرنے والا عذاب نہیں دیتا اور نہ ہی کسی کو آگ میں داخل کرتا ہے مگر رسولوں کو بھیجنے کے بعد۔''

امام بغوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ إقامة للحجة وقطعا للعذر ."[5]

''اللہ کا فرمان: اور ہم عذاب دینے والے نہیں یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں۔ یہ حجت قائم

---

[1] الجامع لأحكام القرآن: 152/10 .
[2] تفسیر طبری: 526/14۔ ط دار عالم الكتب .
[3] تفسیر ابن کثیر: 122/4۔ بتحقیق عبدالرزاق المهدی .
[4] تفسیر القاسمی: 450/6۔ ط: دارالكتب العلمية .
[5] تفسیر بغوی: 108/3۔ ط ادارہ تالیفات اشرفیہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے اور عذر ختم کرنے کے لیے ہے۔''

امام ابن عادل الدمشقی نے بھی یہی بات اپنی تفسیر اللباب التأویل فی علوم الکتاب: 233/12 ط دار الکتاب العلمیہ بیروت میں اور اسی طرح علامہ علاء الدین علی بن محمد المعروف بابن خازن لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف تفسیر خازن: 125/3 دار الکتب العلمیہ نے لکھا ہے۔

امام ابوالاسحاق الثعلبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ إقامة للحجة عليهم بالآيات التي تقطع عذرهم.''[1]

''اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں۔ ان پر ایسی آیات کے ساتھ حجت قائم کرنے کیلیے جو ان کا عذر ختم کر دیں۔''

نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''إنه لا يعذب عباده إلا بعد الإعذار إليهم بإرسال رسله وإنزال كتبه فبين سبحانه إنه لم يتركهم سدى ولا أخذهم قبل إقامة الحجة عليهم.''[2]

''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں دیتا مگر اپنے رسولوں کو بھیج کر اور کتب نازل کر کے ان کے عذر ختم کرنے کے بعد، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کھول کر واضح کر دیا کہ اس نے انہیں بے کار نہیں چھوڑا اور نہ ہی حجت قائم کرنے سے پہلے ان کی پکڑ کرے گا۔''

علامہ محمد طاہر ابن عاشورہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ودلت الآية على أن الله لا يؤاخذ الناس إلا بعد أن يرشدهم رحمة منه لهم وهي دليل بين على انتفاء مؤاخذة أحد ما لم تبلغه دعوة رسول من الله إلى قوم.''[3]

''یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کی رہنمائی کرنے کے بعد ہی مؤخذہ کرتا ہے یہ اس کی طرف سے انسانوں کے حق میں رحمت ہے اس کی کھلی دلیل ہے کہ جب تک کسی قوم کے پاس اللہ کے کسی رسول کی دعوت نہیں پہنچتی تو وہ اس کا مؤاخذہ نہیں ہے۔''

---

[1] الكشف والبيان: 90/6۔ ط دار احياء التراث العربي.

[2] فتح البيان في مقاصد القرآن: 113/4۔ ط دار الكتب العلمية.

[3] التحرير والتنوير: 43/14۔ ط مؤسسة التاريخ العربي بيروت.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

"ظاهر هذه الآية الكريمة: أن الله جلَّ وعلا لا يعذب أحدًا من خلقه لا في الدنيا ولا في الآخرة. حتى يبعث إليه رسولاً ينذره ويحذره فيعصى ذلك الرسول، ويستمر على الكفر والمعصية بعد الإنذار والإعذار."[1]

''اس آیت کریمہ کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ اللہ جل وعلا اپنی مخلوق میں سے کسی کو دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ اس کی طرف رسول بھیج دے جو اسے ڈرائے اور متنبہ کرے پھر ڈرانے اور عذر ختم کرنے کے بعد وہ رسول کی نافرمانی کرے اور کفر و معصیت پر قائم و دائم رہے۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فتكفير المعين من هؤلاء الجهال وأمثالهم بحيث يحكم عليه بأنه من الكفار لا يجوز الاقدام عليه الا بعد ان تقوم على أحدهم الحجة الرسالية التي يتبين بها أنهم مخالفون للرسل وان كانت هذه المقالة لا ريب انها كفر، وهكذا الكلام في تكفير جميع "المعينين" مع ان بعض هذه البدعة أشد من بعض وبعض المبتدعة يكون فيه من الايمان ما ليس في بعض فليس لأحد أن يكفر احدا من المسلمين وان اخطأ وغلط حتى تقام عليه الحجة وتبين له المحجة."[2]

''ان جہال اور ان کی مثل لوگوں کی طرف سے کسی معین فرد پر کفر کا حکم لگانا اس اعتبار سے کہ وہ کافروں میں سے جائز نہیں ہے الا یہ کہ ان میں سے ہر کسی پر رسالت کی وہ حجت قائم کی جائے جس سے کھل کر واضح ہو جائے کہ وہ رسولوں کی مخالفت کرنے والے ہیں اگرچہ وہ بات بلا ریب کفریہ ہو۔ اسی طرح تمام معین افراد کا حکم ہے، جبکہ بعض بدعات بعض سے زیادہ سنگین نوعیت کی ہوتی ہیں اور بعض بدعتیوں میں وہ ایمان ہوتا ہے جو بعض میں نہیں ہوتا، کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کی تکفیر کرے اگرچہ وہ خطا کرے یا غلطی کا مرتکب ہو، یہاں تک کہ اس پر حجت قائم کی جائے اور دلیل اس کے لیے کھل کر واضح ہو جائے۔''

[1] اضواء البيان في ايضاح القرآن بالقرآن، ص: 542۔ ط دارلكتب العلمية.

[2] مجموع الفتاوى لابن تيمية: 12/500-501.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک اور مقام پر رقمطراز ہیں:

"من كان مؤمنا بالله ورسوله مطلقا ولم يبلغه من العلم ما يبين له الصواب فانه لا يحكم بكفره حتى تقوم عليه الحجة التي من خالفها كفر إذ كثير من الناس يخطىء فيما يتأوله من القرآن ويجهل كثيرا مما يرد من معاني الكتاب والسنة والخطأ والنسيان مرفوعان عن هذه الأمة والكفر لا يكون إلا بعد البيان." ❶

''جو شخص مطلق طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے پاس وہ علم نہیں پہنچا جو اس کے لیے راہِ صواب کو کھول کر واضح کر دے، اس پر اتنی دیر تک کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا یہاں تک کہ اس پر وہ حجت قائم ہو جائے جس کی مخالفت کرنے والا کافر ہوتا ہے، جبکہ بہت سارے لوگ قرآن کی تاویل میں خطا کر جاتے ہیں اور کتاب و سنت کے بہت سارے معانی سے جاہل ہوتے ہیں اور خطا و نسیان دونوں اس امت سے اٹھا دیے گئے ہیں اور کفر کا حکم بیان و توضیح کے بعد ہی ہوتا ہے۔''

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ولا خلاف في أن امرأ لو أسلم ولم يعلم شرائع الإسلام فاعتقد أن الخمر حلال، وأن ليس على الإنسان صلاة، وهو لم يبلغه حكم الله تعالى لم يكن كافرا بلا خلاف يعتد به، حتى إذا قامت عليه الحجة فتمادى حينئذ بإجماع الأمة فهو كافر." ❷

''اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اسلام کے مقرر کردہ راستے وہ نہیں جانتا تو اس نے عقیدہ بنا لیا کہ شراب حلال ہے اور انسان کے ذمہ نماز نہیں ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں پہنچا وہ کافر نہیں ہوگا اس میں کوئی قابل ذکر اختلاف نہیں ہے یہاں تک کہ اس پر حجت قائم ہو جائے پھر وہ سرکشی کرے تو اجماع امت ہے کہ وہ کافر ہے۔''

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"قال الله عزوجل: ﴿لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ﴾ (الانعام: 19) وقال تعالى: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (الاسراء: 15) فنص تعالى ذلك على أن النذارة لا تلزم إلا من بلغته وأنه تعالى لا يعذب أحداً حتى

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 12/523-524.
❷ المحلى: 12/135- وفي نسخة: 11/206.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يـأتيه رسول من عند الله عزوجل فصح بذلك أن من لم يبلغه الإسلام أصلاً فـإنـه لا عـذاب عـليه..... وكذلك من لم يبلغه الباب من واجبات الدين فإنه معذور لا ملامة عليه . "❶

''اللہ عزت وجلال والے نے فرمایا: ''یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تا کہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور اسے بھی جس تک یہ پہنچے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم کبھی عذاب دینے والے نہیں یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں۔'' اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان کر دیا کہ تنبیہ و الٹی میٹیم اور تنبیہ و ڈراوا اسے ہی لازم ہوتا ہے جس تک پہنچے۔ اور جسے تنبیہ اور وارننگ ملی ہی نہ ہو تو اسے لازم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اتنی دیر تک عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ اس کے پاس اللہ کی طرف سے رسول آ جائے، یہ بات صحیح و درست ہے کہ جس کے پاس اسلام پہنچا ہی نہیں اس پر کوئی عذاب نہیں۔ اسی طرح وہ آدمی جس تک دین کے واجبات میں سے کوئی بات نہ پہنچی ہو تو وہ معذور ہے اس پر کوئی ملامت نہیں۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"إن الـلّـه لا يعذب أحدًا إلا بعد قيام الحجة كما قال تعالىٰ: ﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴾(الاسراء: 55) وقال تعالىٰ: ﴿رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ النَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ (النساء: 165) وهـذا كثير في القرآن، يخبر أنه إنما يعذب من جاءه الرسول وقامت عليه الحجة وهو المذنب الذي يعترف بذنبه . "❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ کسی کو قیام حجت کے بعد ہی عذاب دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم کوئی رسول بھیج دیں'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے تا کہ لوگوں کے پاس رسولوں کے بعد اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہ جائے۔'' اس طرح کے مقامات قرآن حکیم میں بہت زیادہ ہیں جن میں وہ خبر دیتا ہے کہ وہ رسول کے آنے کے بعد اور حجت قائم ہو جانے پر ہی عذاب دیتا ہے اور وہی گناہگار ہے جو اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے۔''❸

---

❶ الفصل 105/4۔ وفی نسخه 3662/2، ط: عباس احمد الباز

❷ طريق الهجرتين لابنالقيم الجوزی، ص: 413.

❸ نیز دیکھیں: الزمر: 71۔ الانعام: 130۔ فاطر: 37۔ قصص: 59۔ الملك: 8۔9.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر مزید لکھتے ہیں:

"أن العذاب يستحق بسببين، أحدهما: الإعراض عن الحجة وعدم إرادتها والعمل بها وبموجبها الثاني: العناد لها بعد قيامها وترك إرادة موجبها. فالأول كفر إعراض والثاني كفر عناد. وأما كفر الجهل مع عدم قيام الحجة وعدم التمكن من معرفتها فهذا الذي نفى الله التعذيب عنه حتى تقوم حجة الرسل."[1]

''بلاشبہ عذاب کا حق دار دو اسباب کی بنا پر ٹھہرایا جاتا ہے، ان میں ایک تو یہ ہے کہ حجت شرعیہ سے اعراض اور منہ موڑ لینا، اس حجت اور اس پر عمل کرنے کا ارادہ ہی نہ کرنا۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ حجت قائم ہونے کے بعد اس کے ساتھ عناد رکھنا اور اس کے نتیجہ اور اثر کا ارادہ ہی ترک کر دینا، پہلی صورت کفرِ اعراض ہے اور دوسری صورت کفرِ عناد ہے بہر کیف حجت کے قائم نہ ہونے اور اس کی اچھی طرح معرفت حاصل نہ ہونے کے ساتھ کفرِ جہل وہ چیز ہے جس سے اللہ نے عذاب دینے کی نفی کی ہے یہاں تک کہ رسولوں کی حجت قائم ہو جائے۔''

علامہ شاطبی (المتوفی 790ھ) قرآن کی طرف جن علوم کی اضافت کی گئی ہے ان کی اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فمن ذلك: عدم المؤاخذة قبل الإنذار، ودل على ذلك إخباره تعالى عن نفسه بقوله: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (الاسراء: 15) فجرت عادته في خلقه أنه لا يؤاخذ بالمخالفة إلا بعد إرسال الرسل، فإذا قامت الحجة عليهم: ﴿فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (الكهف: 29) ولكل جزاء مثله."[2]

''تنبیہ اور وارننگ سے قبل مؤاخذہ نہ کرنا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا اپنا قول ہے: ''اور ہم عذاب دینے والے نہیں یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں۔'' مخلوق کے بارے اس کی یہ عادت جاری و ساری ہے کہ وہ رسولوں کے بھیجنے کے بعد ہیں مخالفت پر پکڑتا ہے، جب ان پر حجت قائم ہو جائے۔ ''تو پھر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔'' ہر ایک کے لیے اس کی مثل بدلہ ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] طريق الهجرتين لابن القيم الجوزي، ص: 414.

[2] الموافقات: 200/4- بتحقيق ابي عبيد مشهور حسن آل سلمان.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (التوبة: 115)

''اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ کسی قوم کو اس کے بعد گمراہ کر دے کہ انھیں ہدایت دے چکا ہو، یہاں تک کہ ان کے لیے وہ چیزیں واضح کر دے جن سے وہ بچیں۔ بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

امام المحدثین والفقہاء امام بخاری رحمہ اللہ نے قرآن حکیم کی اس آیت کریمہ کو ''تاب استتاب المرتدين والمعاندين وقتالم'' کے چھٹے باب ''باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم'' میں ذکر کیا اور ثابت کیا کہ خوارج اور ملحدین کے ساتھ قتال ان پر حجت قائم کرنے کے بعد ہے۔

علامہ عینی اس کی شرح میں رقمطراز ہیں:

''بشير البخاري بذلك إلى أنه لا يجب قتال خارجي ولا غيره إلا بعد الاعذار عليه ودعوته إلى الحق وتبيين ما التبس عليه فإن أبى عن الرجوع إلى الحق وجب قتاله بدليل الآية التي ذكرها.''[1]

''امام بخاری اس باب میں اشارہ دے رہے ہیں کہ خارجی وغیرہ سے اتنی دیر تک قتال واجب نہیں ہوتا جب تک اس کے عذر ختم نہ کر دیے جائیں اور حق کی طرف اس کو دعوت دی جائے اور جو چیز اس پر خلط ملط ہو چکی ہے اسے کھل کر واضح نہ کر دیا جائے پھر اگر حق کی طرف پلٹنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے ساتھ قتال واجب ہے اس آیت کی رو سے جسے امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔'' (نیز دیکھیں: التوضیح لابن ملقن: 554/31)

اور اس مفہوم کی بے شمار آیات ہیں:

کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے جس میں وہ اثبات میں جواب دیں گے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارسال رسل اور انزال کتب کے بغیر وہ کسی کو عذاب نہ دے گا تاہم اگر قوم یا کسی فرد تک اس کا پیغام نہیں پہنچا تو قیامت والے دن کسی کو عذاب نہ دے گا تاہم اگر قوم یا کسی فرد تک اس کا پیغام نہیں پہنچا تو قیامت والے دن کسی کے ساتھ ظلم نہ ہوگا، اسی طرح بہرا، پاگل، فاتر العقل اور زمانہ فترت یعنی دو نبیوں کے درمیانی زمانہ میں فوت ہونے والوں کا مسئلہ ہے ان کی بابت بعض

[1] عمدة القاري للعيني: 84/24۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات میں آتا ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف فرشتے بھیجے گا اور وہ انہیں کہیں گے کہ جہنم میں داخل ہو جاؤ اگر وہ اللہ کے حکم کو مان کر جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو جہنم ان کے لیے گل وگلزار بن جائے گی بصورت دیگر انہیں گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ❶

اسود بن سریع سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أربعة يومالقيامة رجل أصملا يسمع شيئا ورجل أحمق ورجل هرم ورجل مات فى فترة فأما الأصم فيقول رب لقد جاء الإسلام وما أسمع شيئا وأما الأحمق فيقول رب لقد جاء الإسلام والصبيان يحذفونى بالبعر وأما الهرم فيقول ربى لقد جاء الإسلام وما أعقل شيئا وأما الذى مات فى الفترة فيقول رب ما أتانى لك رسول فيأخذ مواثيقهم ليطيعنه فيرسل إليهم ان أدخلوا النار قال فوالذى نفس محمد بيده لو دخلوها لكانت عليهم بردا وسلاما.")) ❷

''قیامت والے دن چار آدمی: ① ایک بہرا جو کچھ بھی سنتا نہیں، ② پاگل، ③ انتہائی بوڑھا، فاتر العقل، ④ اور ایک وہ آدمی جو زمانہ فترت میں مر گیا، بہر کیف بہرا کہے گا: اے میرے پروردگار! یقیناً اسلام آیا اور میں کچھ بھی سنتا نہیں تھا اور پاگل کہے گا: اے میرے رب! یقیناً اسلام آیا اور بچے مجھے اونٹ کی مینگنیاں مارتے تھے اور فاتر العقل کہے گا: اے میرے رب! یقیناً اسلام آیا اور میں کچھ بھی سمجھ نہیں سکتا تھا اور جو زمانہ فترت میں فوت ہو گیا وہ کہے گا: اے میرے رب! میرے پاس تیرا کوئی رسول ہی نہیں، اللہ تعالیٰ ان سے پختہ وعدہ لے گا کہ وہ ضرور اس کی اطاعت کریں گے پھر ان کی طرف فرشتے بھیجے گا اور کہے گا: کہ آگ میں داخل ہو جاؤ۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر وہ اس میں داخل ہو گئے تو وہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرے گا، اور حجت تمام ہونے کے بغیر کسی کو عذاب نہیں دے گا۔ مذکورہ بالا روایت کا ایک قوی شاہد ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا:

---

❶ ملاحظہ ہو: سورة الملك: 8، 9۔ الزمر: 71۔ الفاطر: 37.

❷ مسند احمد: (16301) 228/26، (16302) 230/26۔ الاحاديث المختار (1455)، (1456)۔ صحيح ابن حبان: 7357۔ صحيح الجامع الصغير: (881)۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: (1434)۔ مجمع الزوائد: 216/7۔ ابن كثير: 123/4۔ كتاب الاعتقاد للبيهقى، ص: 202۔ وفى نسخة: 77-76.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إذا كان يوم القيامة، جمع الله تبارك وتعالى نسم الذين ماتوا في الفترة والمعتوه والأصمّ والأبكم، والشيوخ الذين جاء الإسلام وقد خرفوا، ثم أرسل رسولا أن ادخلوا النار، فيقولون: كيف ولم يأتنا رسول، وايم الله لو دخلوها لكانت عليهم بردا وسلاما، ثم يرسل إليهم، فيطيعه من كان يريد أن يطيعه قبل؛ قال أبو هريرة: اقرءوا إن شئتم ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (الاسراء: 15)." ❶

''جب قیامت والا دن ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ ارواح کو جمع کرے گا۔ وہ لوگ جو زمانہ فترت میں فوت ہو گئے اور فاتر العقل، بہرا، گونگا اور وہ بوڑھے جن کے پاس اسلام اس حالت میں آیا کہ وہ سٹھیا گئے تھے پھر کوئی رسول ان کی طرف بھیجے گا، کہے گا: آگ میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ کہیں گے ہم آگ میں کیسے داخل ہوں حالانکہ ہمارے پاس کوئی رسول آیا ہی نہیں۔ اللہ کی قسم! اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو وہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جاتی۔ پھر دوبارہ ان کی طرف رسول بھیجے گا جو اس سے پہلے اطاعت کا ارادہ رکھتا ہوگا وہ اطاعت کرے گا۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو قرآن پڑھ لو: ''اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں۔''

یہ روایت اگرچہ موقوف ہے لیکن ایسی خبر رائے اور قیاس سے نہیں دی جا سکتی لہٰذا حکماً مرفوع ہے اور اوپر ذکر کردہ حدیث کی قوی شاہد ہے۔ واللہ اعلم!

امام قتادہ سے مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر یوں مروی ہے:

"إن الله تبارك وتعالى ليس يعذب أحدا حتى يسبق إليه من الله خبرا، أو يأتيه من الله بيّنة، وليس معذبا أحدا إلا بذنبه." ❷

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اتنی دیر تک عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ اس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی خبر یا واضح دلیل نہ آ جائے اور کسی کو اس کے گناہ کے بغیر عذاب نہیں دیتا۔''

امام نووی رحمہ اللہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 15 کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"وإذا كان لا يعذب العاقل لكونه لم تبلغه الدعوة فلأن لا يعذب غير العاقل

---

❶ جامع البيان للطبري: 526/14، 527- بتحقيق الدكتور عبدالله بن عبدالمحسن التركي، تفسير عبدالرزاق: (1541).

❷ تفسير طبري: 526/14.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من باب الأولى . "❶

''جب اللہ تعالیٰ عقلمند کو عذاب اس لیے نہیں دے گا کہ اس تک دعوت نہیں پہنچی تو غیر عاقل کو بالاولیٰ عذاب نہیں دے گا۔''

اسی طرح چھوٹے بچوں کی بابت اختلاف ہے مسلمانوں کے بچے تو جنت میں جائیں گے ہی البتہ کفار اور مشرکین کے بچوں میں اختلاف ہے اس میں کوئی توقف کا قائل ہے اور کوئی جنت میں جانے کا قائل اور کوئی جہنم میں جانے کا قائل ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''میدان محشر میں ان کا امتحان لیا جائے گا جو اللہ کے حکم کی اطاعت اختیار کرے گا وہ جنت میں اور جو نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔''❷

لیکن صحیح بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کے بچے بھی جنت میں جائیں گے۔❸

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف بیان کرتے ہوئے ساتویں قول کے تحت لکھتے ہیں:

"وقد صحت مسألة الإمتحان في حق المجنون ومن مات في الفترة من طرق صحيحة وحكى البيهقي في كتاب الإعتقاد أنه المذهب الصحيح . "❹

''مجنون اور فترت کے زمانہ میں فوت ہونے والے شخص کے حق میں امتحان کا مسئلہ صحیح طرق سے ثابت ہے اور امام بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں بیان کیا ہے کہ یہ مذہب صحیح ہے۔''

خلاصة القول

جب تک اس پر حجت قائم نہ کی جائے گی اس پر حکم نہ لگایا جائے گا اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''صحیح البخاری'' میں لکھا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"والتكفير هو من الوعيد فإنه وإن كان القول تكذيبا لما قاله الرسول لكن قد يكون الرجل حديث عهد بإسلام أو نشأ ببادية بعيدة ومثل هذا لا يكفر

❶ فتح الباري: 179/4۔ شرح صحيح مسلم: 182/16 .

❷ تفسير ابن كثير ، سورة بني اسرائيل: 15۔ 127/4۔ بتحقيق عبدالرزاق المهدي .

❸ صحيح البخاري مع الفتح: 177/4۔ ط دار طيبه .

❹ فتح الباري: 179/4 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجحد ما يجحد حتى تقوم عليه الحجة وقد يكون الرجل لا يسمع تلك النصوص أو سمعها ولم تثبت عنده أو عارضها عنده معارض آخر أوجب تأويلها، وإن كان مخطئا." ❶

''تکفیر امور وعیدیہ میں سے ہے چاہے اس کا قول نبی کریم ﷺ کے قول کی تکذیب کرتا ہو لیکن ہوسکتا ہے اس نے اسلام حال ہی میں قبول کیا ہو یا پھر وہ کسی دور دراز جگہ میں رہائش پذیر ہو جہاں اسلام کی تعلیمات مکمل طور پر نہ پہنچ سکیں ہوں تو ایسے شخص کی تکفیر نہ کی جائے گی سوائے حجت کے قائم کرنے کے بعد اور بعض اوقات ہوتا ہے کہ کسی نے کسی مسئلہ میں متعلقہ نصوص نہیں سنی ہوتی اور یا پھر اس کی سماعت تک تو پہنچی ہوتی ہیں لیکن اس کے نزدیک درست ثابت نہیں ہوتی یا پھر اس کے نزدیک معارض نصوص بھی ہوتی ہیں تو باوجود اس کے وہ غلطی پر ہے لیکن ہم اس کی تکفیر نہیں کر سکتے۔''

اور ایک جگہ لکھا کہ:

"وليس لأحد أن يكفر أحدا من المسلمين وإن أخطأ وغلط حتى تقام عليه الحجة وتبين له المحجة ومن ثبت إسلامه بيقين لم يزل ذلك عنه بالشك، بل لا يزول إلا بعد إقامة الحجة وإزالة الشبهة." ❷

''پس کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی کی تکفیر کرے چاہے وہ غلطی پر ہی کیوں نہ ہو جب تک اس پر حجت نہ قائم کی جائے اور اس کے لیے دلیل اچھی طرح واضح ہو جائے اور جس کا اسلام یقین کے ساتھ ثابت ہے وہ اس سے شک کے ساتھ زائل نہ ہوگا مگر حجت قائم کرنے اور شبہات زائل کرنے کے بعد۔''

اور ابن قدامہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "المغنی" میں رقم طراز ہیں کہ:

''اگر وہ شخص کسی چیز کے وجوب کا منکر ہے کیونکہ وہ اسلام جدید کا حامل ہوسکتا ہے یا پھر اس نے کسی ایسی جگہ تربیت پائی ہو جہاں اسلام کی مکمل تعلیمات نہ پہنچ سکیں ہوں، اہل علم اس کی تکفیر نہیں کرتے یہاں تک کہ اس کو پہلے اس مسئلہ پر وارد شدہ نصوص سے متعارف کروایا جائے اور سمجھایا جائے اور پھر بھی انکار کرے تو وہ کافر ہوگا، اور اگر وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں اسلام مکمل

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 231/3.

❷ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 466/12.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدوخال میں موجود ہے تو انکار کرنے والا کافر ہوگا۔'' ❶

ذخیرہ روایات سے علم ہوتا ہے کہ قدامہ بن مظعون نے شراب کو حلال جانتے ہوئے پیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر حد جاری کی اور ان کی تکفیر نہ کی۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی ان کے باپ بدر میں موجود تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ وہ سیدہ حفصہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ماموں تھے۔ بحرین سے عبدالقیس قبیلے کے سردار جارود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو کہا: اے امیر المومنین! بلاشبہ قدامہ نے شراب پی ہے اور وہ سکر اور نشے کی حالت میں ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان پر اللہ کی حدود میں سے حد جاری ہوتی ہے مجھ پر لازم تھا کہ میں یہ خبر آپ تک پہنچا دوں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرے ساتھ گواہ کون ہے؟ کہا: ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے کہا: میں کس چیز کے ساتھ گواہی دوں، میں نے اسے شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں اسے نشے کی حالت میں دیکھا ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے گواہی میں غلو اور تکلف کیا ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ کی طرف خط بھیجا کہ وہ بحرین سے ان کے ہاں آئیں۔

جارود نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس پر اللہ کی کتاب قائم کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تو مقابل ہے یا گواہ؟ اس نے کہا: بلکہ میں تو گواہ ہوں۔ فرمایا: تو نے گواہی کا حق ادا کر دیا۔ جارود خاموش ہو گیا یہاں تک کہ صبح سویرے عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا پھر کہا: اس پر اللہ کی حد قائم کرو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو تجھے مقابل اور مخالف ہی سمجھتا ہوں اور تیرے پاس ایک آدمی کے سوا کوئی گواہی نہیں، جارود کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اپنی زبان کو لگام دے ورنہ میں تیرے ساتھ بہت برا سلوک کروں گا۔ جارود کہنے لگا: بہر حال اللہ کی قسم کیا یہ حق نہیں ہے کہ تیرے چچا کے بیٹے نے شراب پی ہے اور تو میرے ساتھ برا سلوک کر رہا ہے۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تمہیں ہماری گواہی میں شک ہے تو ولید کی بیٹی کو پیغام بھیج اور اس سے پوچھ وہ قدامہ بن مظعون کی بیوی تھی۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ہند بنت الولید کی طرف پیغام بھیجا اور اسے قسم دی، اس نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی، عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بلاشبہ میں تجھ پر حد لگاؤں گا۔ قدامہ کہنے لگے: اگر میں نے پی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تمہارے لیے مجھے کوڑے لگانا صحیح نہیں ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: وہ کیوں؟ قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❶ المغنی لابن قدامہ: 85/10، 86.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا﴾

(المائدة: 93)

''ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھا چکے، جب کہ وہ متقی بنے اور ایمان لائے۔''

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے تاویل میں غلطی اور خطا کی ہے، بلاشبہ جب تم نے تقویٰ اختیار کیا تو جن جن اشیاء کو اللہ نے تم پر حرام کیا ہے ان سے اجتناب کر۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: قدامہ کو کوڑے لگانے کے بارے میں تم کیا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جب تک وہ مریض ہے ہم اسے کوڑے لگانا صحیح نہیں سمجھتے۔ پھر کچھ دن عمر رضی اللہ عنہ اس کے متعلق خاموش رہے، ایک دم صبح اس حالت میں کی کہ انہوں نے کوڑے لگانے کا عزم کر لیا، اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے قدامہ کے کوڑوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: جب تک وہ ضعیف و ناتواں ہے ہم نہیں سمجھتے کہ آپ اسے کوڑے ماریں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس کا کوڑے کے نیچے رہ کر اللہ سے ملنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ وہ اپنے رب سے ملے اور یہ کوڑے لگانا میری گردن پر ہوں۔ میرے پاس کوئی مکمل کوڑا لاؤ، تو قدامہ کو کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ قدامہ رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے اور اسے چھوڑ دیا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور قدامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب دونوں حج سے واپس لوٹے تو عمر رضی اللہ عنہ سُقیا اترے اور سو گئے پھر نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا: قدامہ کو میرے پاس جلدی لاؤ، اللہ کی قسم! میں نے خواب میں ایک آنے والے کو دیکھا، اس نے کہا: قدامہ سے صلح کر وہ تیرا بھائی ہے، میرے پاس اسے جلدی لاؤ۔ جب وہ انہیں لینے گئے تو قدامہ رضی اللہ عنہ نے آنے سے انکار کر دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر وہ آنے سے انکاری ہو تو میرے پاس کھینچ کر لے آؤ، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بات کی اور ان کے لیے اللہ سے بخشش کی دعا مانگی یہ ان دونوں کی پہلی صلح تھی۔ ❶

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"كنت أقول للجهمية من الحلولية والنفاة الذين نفوا أن الله تعالى فوق العرش لما وقعت محنتهم أنا لو وافقتكم كنت كافرا لأني أعلم أن قولكم كفر وأنتم عندي لا تكفرون لأنكم جهال وكان هذا خطابا لعلمائهم وقضاتهم

❶ المصنف لعبد الرزاق: (17076) 240/9، 243۔ باب من حد من اصحاب النبی ﷺ، السنن الکبری للبیهقی: 316/8۔ الاصابة: 323/5، 324۔ الاستیعاب: 340/3، 341۔ اسد الغابة: 376/4۔ العقد الثمین: 72/7، 73۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشیوخهم وأمرائهم.)) ❶

''میں حلولیہ میں سے جہمیہ اور وہ لوگ جو اللہ کے عرش پر ہونے کی نفی کرتے ہیں، سے کہتا ہوں اگر میں تمہاری موافقت کروں تو کافر ہو جاؤں گا اس لیے کہ میں جانتا ہوں تمہارا قول کفر ہے اور تم میرے نزدیک کافر نہیں ہو گے، اس لیے کہ تم جہال ہو اور وہ خطاب ان کے علماء، قضاۃ، شیوخ اور امراء سے تھا۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''انہوں نے ایک دفعہ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 93 سے استدلال اور تاویل کرتے ہوئے شراب پی لی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر حد جاری کی اور انہیں بحرین کی ذمہ داری سے معزول کر دیا تھا۔'' ❷

اس کی مثالیں حیات طیبہ سے بھی ملتی ہیں جیسا کہ مختلف احادیث میں ملتا ہے کہ:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تکفیر نہ کی بلکہ ان کو سمجھایا کہ سجدہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہے، غیر اللہ کے لیے سجدہ جائز نہیں ہے۔

''لما قدم معاذ من الشام سجد النبی ﷺ قال ما هذا يا معاذ؟ قال أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لأساقفتهم وبطارقتهم فوددت فی نفسی أن نفعل ذلك بك فقال رسول الله ﷺ: ((فلا تفعلوا فإنی لو كنت آمرا أحد أن يسجد لغير

---

❶ الاستغاثة فی الرد علی البكری، ص: 253۔ ط دارالمنهاج، و 1/383۔384۔ ط دارالوطن.

❷ ایوب سختیانی کہتے ہیں: ان کے سوا کسی بدری صحابی کو حد نہیں لگی (سیر اعلام النبلاء: 1/162۔ عبدالرزاق: (17075)۔ الاستیعاب: 9/150۔ الاصابة: 5/324) لیکن علامہ ابن اثیر جزری کہتے ہیں: "قد حد رسول الله ﷺ نعيمان فی الخمر وهو بدری وهو مذكور فی بابه فلا حجة فی قول أيوب والله تعالى أعلم" (اسد الغابة: 4/377) اسی طرح ابو جندل رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے شام میں شراب کو حلال جانتے ہوئے پیا، اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے: لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا. " کوئی نہیں مومنین پر کہ وہ کچھ کھائیں پئیں، تو ان کی تکفیر نہ کی گئی تھی بلکہ شراب کی حرمت سے واقف کروایا اور انہوں نے توبہ کی اور پھر ان پر حد جاری کی گئی۔ (عبدالرزاق: (17078) 9/244، 245۔ الاستیعاب لابن عبدالبر: 4/188، 189۔ اسد الغابة: 6/54۔ لیکن اس کی سند میں ابن جریج نے بیان نہیں کیا کہ یہ خبر انہوں نے کس سے سنی ہے۔ سنن ابن ماجه: كتاب النكاح: (1853)۔ السنن الكبرى للبيهقی: 7/292۔ صحيح ابن حبان: (1290 موارد الظمآن)۔ مسند احمد: (19403) 32/145۔ المسند الشاشی: (1332) 3/213۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: (1203).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰه لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها)). والذی لزوجها والذی نفس محمد بیده لا تؤدی المرأة حق ربها حتی تؤدی حق زوجها ولو سألها نفسها وهی علی قتب لم تمنعه."

''عبداللہ بن اوفی سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب معاذ رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا: اے معاذ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں شام گیا تو میں نے دیکھا وہ لوگ اپنے پادریوں اور رؤسا کو سجدہ کرتے ہیں مجھے اپنے دل میں یہ بات اچھی لگی کہ ہم لوگ آپ کے ساتھ ایسا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو، اگر میں کسی کو اللہ کے سوا سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے عورت اپنے رب کا حق اتنی دیر تک ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے اور اگر شوہر اس سے خواہش کا اظہار کرے اور وہ اونٹ کے کجاوے پر بیٹھی ہو تو بھی اسے انکار نہ کرے۔''

قاضی شوکانی رحمہ اللہ معاذ رضی اللہ عنہ والی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وفی هذا الحدیث دلیل علی أن من سجد جاهلا لغیر اللّٰه لم یکفر."[1]

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس آدمی نے جہالت کی وجہ سے غیر اللہ کو سجدہ کیا وہ کافر نہیں ہوا۔''

اسی طرح ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((والذی نفس محمد بیده لا یسمع بی أحد من هذه الأمة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی أرسلت به إلا کان من أصحاب النار.))[2]

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، نہیں سنتا میرے بارے میں کوئی بھی اس امت میں سے خواہ وہ یہودی ہے یا عیسائی پھر مر جاتا ہے اور جو کچھ مجھے دے کر بھیجا گیا اس پر ایمان نہیں لاتا مگر وہ آگ والوں میں سے ہوگا۔''

قاضی عیاض اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

---

[1] نیل الاوطار: 341/12۔ بتحقیق محمد صبحی بن حسن حلاق ط دار ابن الجوزی.

[2] صحیح مسلم کتاب الایمان: 153/24۔ مسند احمد: (8203) 522/13، (8609) 261/14 ۔ مسند ابی عوانة: 104/1۔ شرح السنة للبغوی: (56)۔ کتاب الایمان لابن منده: (401).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وجزائر البحر المقطعة ممن لم تبلغه دعوة الإسلام ولا أمر النبی ﷺ أن الحرج عنه فی عدم الإیمان به ساقط لقوله: ((لا یسمع بی)).“ ❶

''اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ جو آدمی زمین کے اطراف و جوانب، اور سمندری الگ الگ جزیروں میں رہتا ہے اور اسے اسلام کی دعوت اور نبی کریم ﷺ کا امر نہیں پہنچا تو آپ پر ایمان نہ لانے کا حرج و گناہ اس لیے ساقط ہو جاتا ہے کہ آپ کے اس فرمان ''جو میرے بارے میں نہیں سنتا'' کی وجہ سے۔''

امام ابو العباس القرطبی راقم ہیں:

"وفیه دلیل علی أنّ مَن لم تبلغه دعوةُ الرسول ﷺ ولا أمره، لا عقاب علیه ولا مؤاخذة، وهذا کما قال تعالی: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (الاسراء: 15) ومن لم تبلغه دعوة الرسول ولا معجزته، فکأنّه لم یُبعث إلیه رسول.“ ❷

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس شخص کو رسول اللہ ﷺ کی دعوت اور امر نہیں پہنچا اس پر کوئی عذاب و مؤاخذہ نہیں ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا: اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں۔''

اور جس کو رسول کی دعوت اور معجزہ پہنچا ہی نہیں گویا کہ اس کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا۔

امام نووی رقمطراز ہیں:

"ففقیه نسخ الملل کلها برسالة نبینا ﷺ وفی مفهومه دلالة علی أن من لم تبلغه دعوة الإسلام فهو معذور وهذا جار علی ما تقدم فی الأصول أنه لا حکم قبل ورود الشرع علی الصحیح والله أعلم.“ ❸

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ کی رسالت کے ساتھ تمام سابقہ ملل و ادیان منسوخ ہو گئے اور اس کے مفہوم میں اس بات پر دلالت ہے کہ جسے اسلام کی دعوت نہیں پہنچی وہ معذور ہے کیونکہ صحیح مذہب کی رو سے شریعت کے ورود کی رو سے قبل کوئی حکم لاگو نہیں ہوگا۔''

---

❶ إکمال المعلم بفوائد مسلم: 468/1۔ ط دار الوفاء.

❷ المفهم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم: 368/1۔ ط دار ابن کثیر بیروت.

❸ شرح صحیح مسلم: 162/2۔ ط دار الکتب العلمیة بیروت.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تختص باللّٰه تعالى كما قال تعالى: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (النمل: 65) وقوله لنبيه: ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ﴾ (الاعراف: 188) وسائر ما كان النبي ﷺ يخبر به من الغيوب بإعلام الله تعالى إياه لا أنه يستقل بعلم ذلك كما قال تعالى: ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ (الجن: 26، 27). "[1]

''اس لڑکی نے آپ کی مدح سرائی میں مبالغہ کرتے ہوئے جو بیان کیا اس پر آپ نے انکار اس لیے کیا کہ اس میں علم غیب کی نسبت مطلق طور پر آپ کی طرف کی گئی، حالانکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ اس نے فرمایا: ''کہہ دو آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔'' اور اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی سے فرمان: ''کہہ دو میں اپنے نفس کے لیے کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں ضرور بھلائیوں میں سے بہت زیادہ حاصل کر لیتا۔'' نبی کریم ﷺ نے جتنی بھی غیب کی خبریں دی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہی دی ہیں آپ خود مستقل طور پر علم غیب نہیں رکھتے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ''وہ ہر غیب جاننے والا ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو بھی اطلاع نہیں دیتا مگر کوئی رسول جسے وہ پسند کرے۔''

علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"دعى أي اتركى هذا القول لأن مفاتح الغيب عندالله لا يعلمها إلا هو." [2]

''یعنی اس قول کو تو چھوڑ دے اس لیے کہ غیب کے خزانے اللہ کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"دعى هذا "أي أن الغيب لا يعلمه إلا الله." [3]

''یہ بات کہنا چھوڑ دے، کیونکہ غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک لڑکی نے اپنے آباؤ اجداد کی مدح سرائی کرتے ہوئے آپ ﷺ کی

---

[1] فتح الباری: 475/11۔ ط دار طیبة. [2] عمدة القاری: 400/16۔ ط المكتبة التوفيقية.

[3] التوضیح: 452/24۔ ط دارالفلاح، نیز دیکھیں: نعم الباری فی شرح صحیح البخاری: 576/9۔ از غلام رسول سعیدی، شرح صحیح البخاری للکرمانی: 86/19.

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تختص باللّٰہ تعالی کما قال تعالی: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (النمل: 65) وقوله لنبيه: ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ﴾ (الاعراف: 188) وسائر ما كان النبي ﷺ يخبر به من الغيوب بإعلام الله تعالى إياه لا أنه يستقل بعلم ذلك كما قال تعالى: ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ (الجن: 26، 27). "❶

''اس لڑکی نے آپ کی مدح سرائی میں مبالغہ کرتے ہوئے جو بیان کیا اس پر آپ نے انکار اس لیے کیا کہ اس میں علم غیب کی نسبت مطلق طور پر آپ کی طرف کی گئی، حالانکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ اس نے فرمایا: ''کہہ دو آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔'' اور اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی سے فرمان: ''کہہ دو میں اپنے نفس کے لیے کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں ضرور بھلائیوں میں سے بہت زیادہ حاصل کر لیتا۔'' نبی کریم ﷺ نے جتنی بھی غیب کی خبریں دی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہی دی ہیں آپ خود مستقل طور پر علم غیب نہیں رکھتے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ''وہ ہر غیب جاننے والا ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو بھی اطلاع نہیں دیتا مگر کوئی رسول جسے وہ پسند کرے۔''

علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"دعی أی اترکی هذا القول لأن مفاتح الغیب عنداللّٰه لا یعلمها إلا هو." ❷

''یعنی اس قول کو تو چھوڑ دے اس لیے کہ غیب کے خزانے اللہ کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"دعی هذا "أی أن الغیب لا یعلمه إلا اللّٰه." ❸

''یہ بات کہنا چھوڑ دے، کیونکہ غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک لڑکی نے اپنے آباؤ اجداد کی مدح سرائی کرتے ہوئے آپ ﷺ کی

---

❶ فتح الباری: 475/11۔ ط دار طیبة. ❷ عمدة القاری: 400/16۔ ط المکتبة التوفیقیة.

❸ التوضیح: 452/24۔ ط دارالفلاح، نیز دیکھیں: نعم الباری فی شرح صحیح البخاری: 576/9۔ از غلام رسول سعیدی، شرح صحیح البخاری للکرمانی: 86/19.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان میں مبالغہ آمیزی کرتے ہو آپ کے بارے میں دعویٰ کیا دیا کہ آپ کل آنے والے دن کی باتیں جانتے ہیں، اللہ کے سوا کسی کے بارے علم غیب کا دعویٰ کرنا کفر ہے لیکن آپ ﷺ نے اس کی جہالت کی وجہ سے اس کی تکفیر نہیں کی صرف ممانعت پر ہی اکتفاء کر لیا۔ ملا علی قاری رقمطراز ہیں:

"ثم إعلم أن الأنبياء لم يعلموا المغيبات من الأشياء إلا ما أعلمهم الله تعالى أحيانا وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير بإعتقاد أن النبي ﷺ يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (النمل: 65) كذا في المائدة." [1]

"پھر جان لیجیے کہ انبیاء علیہم السلام غیب کی باتیں نہیں جانتے مگر جو کبھی کبھی اللہ تعالیٰ انہیں بتا دے اور علمائے احناف نے ایسے عقیدے کی صراحتاً تکفیر کی ہے کہ نبی کریم ﷺ غیب جانتے ہیں اس لیے کہ یہ اللہ کے اس قول کے خلاف ہے: "کہہ دیجیے، آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔"

لہٰذا اگر کوئی شخص کسی فعل یا قول کا مرتکب ہوتا ہے اور وہ قول و فعل کفریہ ہے تو محض کفریہ قول و فعل کی بناء پر اسے کافر نہیں کہیں گے جب تک اس میں تکفیر کی شروط پائی نہیں جاتیں اور موانع تکفیر کی نفی نہیں ہو جاتی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لله أسماء وصفات جاء بها كتابه، وأخبر بها نبيه ﷺ أمته، لا يسع أحدا قامت عليه الحجة رده، لان القرآن نزل بها، وصح عن رسول الله ﷺ القول بها، فإن خالف ذلك بعد ثبوت الحجة عليه، فهو كافر، فأما قبل ثبوت الحجة، فمعذور بالجهل، لان علم ذلك لا يدرك بالعقل ولا بالروية والفكر ولا نكفر بالجهل بها أحدا إلا بعد انتهاء الخبر إليه بها، ونثبت هذه الصفات وننفي عنها التشبيه كما نفاه عن نفسه، فقال: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝﴾ (الشوریٰ: 11)." [2]

---

[1] شرح الفقه الاكبر ص: 185- ط قديم.

[2] سير اعلام النبلاء للذهبي: 10/79-80- الاربعين في صفات رب العالمين له ايضًا (86) ص: 84- ط مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنور، العلو للعلي العظيم: (410) 2/1062- ط دار الوطن، مختصر العلو بتحقيق الامام البانی: (202)، ص: 177- طبقات الحنابلة للقاضي ابی الحسين محمد بن ابی يعلى: 1/283، 284- ط دار المعرفة بيروت، وفي نسخة: 2/268، 270- ط مكتبة العبيكان.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایسے اسماء وصفات ہیں جو اس کی کتاب میں وارد ہوئے ہیں، اور اس کے نبی ﷺ نے جن کی خبر اپنی امت کو دی، جس شخص پر حجت قائم ہوگئی اس کے لیے ان کا رد کرنا جائز نہیں اس لیے کہ ان کے ساتھ قرآن نازل ہوا اور ان کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان صحیح ثابت ہے۔ اگر حجت کے ثابت ہونے کے بعد مخالفت کرے تو انسان کافر ہے اور ثبوتِ حجت سے پہلے جہالت کی وجہ سے معذور ہے اس لیے کہ ان کا علم عقل کے ساتھ نہیں پایا جاتا، اور نہ غور وفکر کے ساتھ، اور ان سے جہالت کی وجہ سے ہم کسی کو بھی کافر نہیں کہتے سوائے اس کے کہ اس تک خبر پہنچ جائے۔''

امام ابوبکر ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فالجاهل والمخطئ من هذه الأمة ولو عمل من الكفر والشرك ما يكون صاحبه مشركا أو كافرا فإنه يعذر بالجهل والخطاء حتى يتبين له الحجة التي يكفر تاركها بيانا واضحا يلتبس على مثلها." ❶

''اس امت میں سے جاہل اور خطا کار اگرچہ کفر وشرک والا عمل کرے تو مشرک وکافر نہ ہوگا وہ اتنی دیر تک جہالت اور خطا کی وجہ سے معذور ہے جب تک اس کے لیے وہ حجت خوب کھل کر واضح نہیں ہو جاتی جو اس کے تارک کو کافر قرار دیتی ہے، ایسی واضح جس کی مثل پر کوئی التباس و اختلاط نہ ہو۔''

صحیح بخاری کی وہ حدیث جس میں ہے کہ ایک شخص نے مرنے سے قبل وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ آدھی دریا میں آدھی خشکی میں بکھیر دینا کیونکہ اگر اللہ نے مجھ پر قابو پا لیا تو ایسا سخت عذاب دے گا جو اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فهذا إنسان جهل إلى أن مات أن الله عزوجل يقدر على جمع رماده وإحيائه وقد غفر له لإقراره وخوفه وجهله." ❷

''یہ وہ انسان ہے جو اپنے مرنے تک اس بات سے جاہل اور ناواقف رہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی راکھ جمع کرنے اور اس کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور اللہ نے اس کے قرار، خوف اور جہالت کی

❶ تفسير محاسن التاويل المعروف بتفسير القاسمي: 1307/5-1308.

❷ الفصل في الملل والاهواء والنحل لابن حزم: 272/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے اسے معاف کر دیا۔''

امام ابن حزم رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

"والحق هو أن كل من ثبت له عقد الإسلام فإنه لا يزول عنه إلا بنفي أو إجماع وأما بالدعوى والافتراء فلا، فوجب أن لا يكفر أحد بقول قاله إلا بأن يخالف ما قد صح عنده أن الله تعالى قاله أو أن رسول الله ﷺ قاله فستجيز خلاف الله تعالى وخلاف رسول عليه الصلاة والسلام وسواء كان ذلك في عقد دين أو في نحلة أو في فتيا وسواء كان ما صح من ذلك عن رسول الله ﷺ منقولاً نقل إجماع تواتر أو نقل آحاد." ❶

''حق بات یہ ہے کہ جس کا معتقد اسلام ہونا ثابت ہو جائے تو وہ اس کے بغیر نفی یا اجماع کے زائل ہوگا مگر دعویٰ اور افتراء کے ساتھ اس کا عقد اسلام زائل نہ ہوگا لہٰذا واجب ہے کہ کسی شخص کی اس کے قول کی وجہ سے تکفیر نہ کی جائے سوائے اس کے کہ وہ اس قول سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ان اقوال کی مخالفت کرے جو اس کے نزدیک صحیح ثابت ہوں اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کو جائز سمجھے خواہ یہ مخالفت دینی عقیدے میں ہو یا ملت میں یا فتوے میں اور خواہ اس حدیث میں ہو جو رسول اللہ ﷺ سے اجماع و تواتر سے منقول ہو یا اخبار آحاد سے۔''

ایک اور مقام پر راقم ہیں:

"وأما ما لم تقم الحجة على المخالف للحق في أي شيء كان فلا يكون كافراً إلا أن يأتي نص بتكفيره." ❷

''بہر حال حق کے مخالف پر خواہ وہ کسی بھی چیز میں ہو حجت قائم نہ ہوئی تو وہ کافر نہ ہوگا الا یہ کہ اس کی تکفیر کے متعلق کوئی نص وارد ہو۔''

پھر مزید لکھتے ہیں:

"فإن قال قائل فما تقولون فيمن قال أنا أشهد أن محمداً رسول الله ولا أدري أهو قريش أم تميمي أم فارسي ولا هل كان بالحجاز أو بخرسان ولا أدري أحي هو أو ميت ولا أدري لعله هذا الرجل الحاضر أم غيره قيل له إن كان جاهلاً لا علم عنده بشيء من الأخبار والسير لم يضره ذلك شيئًا ووجب

❶ الفصل في الملل والاهواء والنحل لابن حزم: 268/2. ❷ الفصل: 269/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعليمه ووجب تعليمه فإذا علم وصح عنده الحق فإن عائد فهو كافر حلال دمه وماله محكوم عليه حكم المرتد وقد علمنا أن كثيراً ممن يتعاطى الفتيا في دين الله عزوجل نعم وكثيرًا من الصالحين لا يدري كم لموت النبي ﷺ ولا أين كان ولا في أي بلد كان ويكفيه من كل ذلك إقراره بقلبه ولسانه أن رجلا اسمه محمد أرسله الله تعالى إلينا بهذا الدين . "[1]

''اگر کوئی اعتراض کرنے والا کہے کہ اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں (ﷺ) اور میں یہ نہیں جانتا کہ وہ قریشی ہیں یا تمیمی یا فارسی، نہ میں جانتا ہوں کہ وہ حجاز میں ہوئے یا خراسان میں، نہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ شاید وہ یہی حاضر شخص ہیں یا کوئی اور۔ تو اسے جواب میں کہا جائے گا کہ اگر یہ شخص جاہل ہے جسے اخبار و سیر کا بالکل علم نہیں تو یہ اس کے لیے بالکل مجر نہیں ہے، اور اس کو بتانا واجب ہے جب اسے علم ہو جائے اور اس کے نزدیک حق ثابت ہو جائے پھر اگر وہ مخالفت کرے تو وہ کافر ہے اس کا خون اور مال حلال ہے اور اس پر مرتد کا حکم لگایا جائے گا، ہمیں ایسے بہت سے لوگوں کا علم ہے جن سے اللہ تعالیٰ کے دین میں فتویٰ لیا جاتا ہے بہت سے صالحین اور نیک لوگ ایسے ہیں جنہیں یہ معلوم نہیں کہ نبی ﷺ کی وفات ہوئے کتنا زمانہ بیت گیا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ آپ کی وفات کہاں اور کس شہر میں ہوئی ہے، ان سب عبارتوں میں ان کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان سے اس کا اقرار کریں کہ ایک شخص جن کا نام محمد (ﷺ) ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دین کے ساتھ ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

اسی طرح مزید فرماتے ہیں:

"وكذلك من قال أن ربه جسم فإنه إن كان جاهلاً أو متأولاً فهو معذور لا شيء عليه ويجب تعليمه فإذا قامت الحجة عليه من القرآن والسنن فخالف ما فيهما عنادًا فهو كافر يحكم عليه بحكم المرتد . "[2]

''اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ اس کے رب اجسام میں سے ایک جسم والا ہے تو اگر وہ شخص جاہل یا

[1] الفصل لابن حزم: 269/2.

[2] الفصل لابن حزم: 269/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاول ہے تو وہ معذور ہے اس پر کچھ گناہ نہیں اسے تعلیم دینا واجب ہے پھر جب قرآن اور حدیث سے اس پر حجت قائم ہو جائے اور وہ سرکشی اور عناد کرتے ہوئے ان دونوں کی مخالفت کرے تو وہ کافر ہے اس پر مرتد ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔''

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"وأبين من شيء في هذا قول الله تعالى: ﴿إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ﴾ (المائدة: 112) إلى قوله: ﴿وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا﴾ (المائدة: 113) فهؤلاء الحواريون الذين أثنى الله عزوجل عليهم قد قالوا بالجهل لعيسى عليه السلام هل يستطيع ربك أن ينزل علينا مائدة من السماء ولم يبطل بذلك إيمانهم وهذا ما لا مخلص منه وإنما كانوا يكفرون لو قالوا ذلك بعد قيام الحجة وتبيينهم لها." ❶

''اس مسئلہ میں سب سے واضح اللہ تعالیٰ کا یہ کلام ہے ''اور جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تمہارا رب ہم پر آسمان سے خوان نازل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔'' اللہ کے اس فرمان تک: ''اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے۔'' یہ وہی حواری ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے مدح سرائی کی ہے جنہوں نے جہالت کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا تیرا رب ہمارے اوپر آسمان سے خوان نازل کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس سے ان کا ایمان باطل نہیں ہوا یہ وہ دلیل ہے جس سے چھٹکارا اور مفر نہیں، وہ کافر تو تب ہوتے جب ان پر قیام حجت ہو جاتی اور بات واضح طور پر ان کے لیے کھل جاتی، اس کے بعد بھی یہی کہتے۔''

علامہ ابن الوزیر رحمہ اللہ مذکورہ بالا حدیث جو ایک آدمی کی وصیت کے بارے میں ہے ذکر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

"وفي حديث حذيفة أنه كان نباشا وإنما أدركته الرحمة لجهله وإيمانه بالله والمعاد لذلك خاف العقاب وأما جهله بقدرة الله تعالى على ما ظنه محالا فلا يكون كفرا إلا لو علم أن الأنبياء جاؤا بذلك وأنه ممكن مقدور ثم كذبهم أو أحدا منهم لقوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا وهذا أرجى حديث لأهل الخطأ في التأويل." ❷

❶ الفصل لابن حزم: 272/2. ❷ إيثار الحق على الخلق، ص: 394.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا اس کو رحمت الٰہی نے اس کی جہالت اور اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان کی وجہ سے پالیا اسی لیے تو وہ عذاب سے خائف ہوا بہر حال اس کا اللہ کی قدرت سے جاہل ہونا جیسا کہ اس نے اس کو محال سمجھا، کفر نہیں ہے۔ الا کہ اگر وہ جان لے کہ انبیاء علیہم السلام یہ حکم لے کر آئے اور یہ ممکن اور تحت القدرۃ ہے پھر ان انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے یا ان میں سے کسی ایک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ''اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم کوئی رسول بھیج دیں۔'' یہ تاویل میں خطا کرنے والوں کے لیے سب سے زیادہ امید دلانے والی حدیث ہے۔''

بلکہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بسند متصل صحیح روایت میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لم يعمل خيراً قط إلا التوحيد." ❶

''اس نے توحید کے علاوہ کبھی کوئی نیکی کی ہی نہیں۔''

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت میں ہے جو حکماً مرفوع ہے:

"ان رجلا لم يعمل من الخير شيئًا قط إلا التوحيد." ❷

''بلاشبہ ایک آدمی نے توحید کے علاوہ خیر کا کبھی کوئی کام نہیں کیا۔''

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اس شخص کے پلڑے میں عقیدہ توحید کے سوا کچھ نہ تھا اور خیر کے ہر طرح کے اعمال سے خالی تھا۔ پھر بھی اللہ نے اسے معاف کر دیا۔

امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وكذلك كل جاهل بشيء يمكن أن يجهله لا يحكم بكفره حتى يعرف ذلك وتزول عنه الشبة ويستحله بعدذلك." ❸

''اسی طرح ہر وہ جاہل جس کا کسی چیز سے جاہل ہونا ممکن ہو اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اسے پہچان لے اور اس سے شبہ زائل ہو جائے اور اس کے بعد وہ اس کو حلال جانے تو پھر کافر ہو جائے گا۔''

امام نووی رحمہ اللہ راقم ہیں:

---

❶ مسند احمد: 408/13 (8040).

❷ مسند احمد: 326/6 (3785)۔ وقال الهيثمي، وإسناد ابن مسعود حسن مجمع الزوائد: 194/10.

❸ المغني لابن قدامة: 277/12.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وكذلك الأمر في كل من أنكر شيئا مما أجمعت الأمة عليه من أمور الدين اذا كان علمه منتشرا كالصلوات الخمس وصوم شهر رمضان والاغتسال من الجنابة وتحريم الزنى والخمر ونكاح ذوات المحارم ونحوها من الأحكام الا أن يكون رجلا حديث عهد بالاسلام ولا يعرف حدوده فإنه اذا أنكر شيئا منها جهلا به لم يكفر." ❶

''اسی طرح معاملہ ہے ہر اس شخص کا جس نے امور دین میں سے امت کے اجماعی اور اتفاقی کسی امر کا انکار کیا جب اس کا علم منتشر ہو جیسے پانچ نمازیں، رمضان کے روزے، غسل جنابت، زنا، شراب، محرمات ابدیہ کے ساتھ جیسے احکام کی حرمت کے انکار پر کافر ہوگا۔ ہاں اگر وہ نیا نیا اسلام کی طرف آیا ہو اور اس کی حدود کو پہچانتا نہ ہو جب ان میں سے کسی چیز کا انکار جہالت کی وجہ سے کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا۔''

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اختلف العلماء في معناه، فقال منهم قائلون: هذا رجل جهل بعض صفات الله عزوجل وهي القدرة، فلم يعلم أن الله على كل ما يشاء قدير، قالوا: ومن جهل صفة من صفات الله عزوجل وآمن بسائر صفاته وعرفها لم يكن بجهله بعض صفات الله كافرا، قالوا: وإنما الكافر من عاند الحق لا من جهله، وهذا قول المقتدمين من العلماء ومن سلك سبيلهم من المتأخرين." ❷

''اس حدیث کے مفہوم میں علماء نے اختلاف کیا ہے، ان میں سے بعض نے کہا ہے: یہ آدمی اللہ کی بعض صفات سے جاہل تھا اور وہ صفت اللہ کی قدرت ہے اسے علم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس پر کمال قدرت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا: جو کوئی اللہ کی صفات میں سے کسی صفت سے جاہل ہو اور باقی تمام صفات پر ایمان رکھتا ہو اور انہیں پہچانتا ہو تو بعض صفات سے جہالت کی وجہ سے کافر نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا: کافر تو صرف وہ ہے جس نے حق سے عناد اور دشمنی رکھی، اپنی جہالت کی وجہ سے نہیں۔ یہ متقدمین کا قول ہے اور متاخرین میں سے

❶ شرح صحيح مسلم للنوي: 205/1.

❷ التمهيد لابن عبدالبر: 42/18.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوان کے مسلک پر چلا۔"

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وقد يسئل عن هذا، فيقال: كيف يغفر له وهو منكر للبعث والقدرة على إحياء ه وإنشاره؟ إنه ليس بمنكر للبعث إنما هو رجل جاهل ظن أنه إذا فعل به هذا الصنيع ترك فلم ينشر ولم يعذب الا تراه يقول: فجمعه فقال: لم فعلت ذلك، فقال: من خشيتك فقد تبين أنه رجل مؤمن بالله فعل ما فعل من خشية الله اذا بعثه الا أنه جهل." ❶

"بسا اوقات اس حدیث کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے اس کو کیسے معاف کر دیا گیا حالانکہ وہ مرنے کے بعد جی اٹھنے اور زندہ کرنے کی قدرت کا منکر تھا، تو کہا جائے گا کہ: وہ مرنے کے بعد اٹھنے کا ہرگز منکر نہ تھا وہ ایک جاہل آدمی تھا اس نے یہ سمجھ لیا اگر اس کو جلا کر راکھ کر دیا گیا اور راکھ دریا اور ہوا میں بکھیر دی گئی تو اس کو اٹھایا نہیں جائے گا اور نہ ہی عذاب دیا جائے گا، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اس کی راکھ جمع کر کے اس سے پوچھا: تم نے یہ کام کیوں کیا؟ تو اس نے کہا: تیرے ڈر کی وجہ سے، تو یہ بات کھل کر واضح ہو گئی کہ وہ آدمی اللہ پر ایمان لانے والا تھا اس نے جو بھی کیا وہ اللہ کی خشیت اور ڈر کی وجہ سے کیا مگر وہ جاہل تھا۔"

امام ابن قتیبہ فرماتے ہیں:

"قد يغلط في بعض الصفات قوم من المسلمين فلا يكفرون بذلك." ❷

"بسا اوقات مسلمانوں میں سے کچھ لوگ بعض صفات باری تعالیٰ میں غلطی کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو اس کے ساتھ ان کو کافر قرار نہیں دیا جاتا۔"

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں:

"وإذا كنا لا نكفر من عبدالصنم الذي على عبدالقادر والصنم الذي على قبر أحمد البدوي وأمثالهما لأجل جهلهم وعدم من ينبههم فكيف نكفر من لم يشرك بالله؟ إذا لم يهاجر إلينا أو لم يكفر ويقاتل ﴿سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ

---

❶ الاعلام السنن في شرح صحيح البخاري للخطابي: 207/2۔ ط دارالكتب العلمية، فتح الباري: 522/6۔ ط سلفية وفي نسخة: 138/8۔ ط دار طيبة.

❷ فتح الباري: 138/8۔ ط دار طيبة تحت حديث رقم: 3479.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَظِيمٌ ﴾ (النور: 16) ."[1]

''جب ہم اس شخص کو کافر قرار نہیں دیتے جو عبدالقادر اور احمد البدوی اور ان کی مثل دوسرے لوگوں کی قبور پر بنے ہوئے صنم کی عبادت کرتا ہے ان کی جہالت کی وجہ سے، اور ان کی متنبہ کرنے والے لوگوں کے نہ ہونے کی وجہ سے تو ہم اس شخص کو کیسے کافر قرار دیں گے جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا جب وہ ہماری طرف ہجرت کر کے نہ آیا۔''

﴿ سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴾

شیخ محمد بن عبدالوہاب مزید لکھتے ہیں:

"وأما ما ذكر الأعداء أني أكفر بالظن ابلموالاة أو أكفر الجاهل الذي لم تقم عليه الحجة فهذا بهتان عظيم يريدون به تنفير الناس عن دين الله ورسوله ."[2]

''بہر کیف دشمنوں نے جو ذکر کیا کہ میں ظن وتخمین اور موالات کی وجہ سے تکفیر کرتا ہوں یا اس جاہل کو کافر قرار دیتا ہوں جس پر حجت قائم نہیں کی گئی تو یہ بہتان عظیم ہے، دشمن لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے دین سے متنفر کرنا چاہتے ہیں۔''

شیخ محمد بن عبدالوہاب کی مفصل دیگر عبارات کے لیے دکتور عبدالعزیز بن محمد بن علی کی کتاب "دعاوی المناوئین" کی فصل اول میں المبحث الاول (مفتريات الخصوم واكاذيبهم على الشيخ محمد بن عبدالوهاب في مسئلة التكفير مع الرد والدهض لها) ص:210، 228 ملاحظہ کریں۔

شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن حسن آل الشیخ لکھتے ہیں:

"فإذا كان هذا كلام الشيخ رحمه الله فيمن عبدالصنم الذي على القبور إذا لم يتيسر له من يعلمه ويبلغه الحجة، فكيف يطلق على الحرمين أنها بلادكفر؛ والشيخ على منهاج نبوي وصراط مستقيم، يعطى كل مقام ما يناسبه من الإجمال والتفصيل ."[3]

''جب شیخ محمد بن عبدالوہاب کا یہ کلام ایسے لوگوں کے بارے میں ہے جو قبروں پر بنے ہوئے

---

[1] الدر السنية في الاجوبة النجدية: 104/1- وفي نسخة: 66/1- مصباح الظلام، ص: 84.

[2] مجموعات مؤلفات محمد بن عبدالوهاب: 14/3

[3] مصباح الظلام في الرد على من كذب الشيخ الامام، ص: 84.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبوں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں جب ان کو تعلیم دینے والا اور حجت شرعی پہچانے والا میسر نہ ہو تو وہ حرمین پر بلاد کفر کا اطلاق کیسے کر سکتے ہیں شیخ رحمہ اللہ نبوی منہج اور جادہ مستقیم پر تھے وہ ہر مقام کو جو اس کے اجمال و تفصیل سے مناسب ہوتا وہی حق دیتے تھے۔"

شیخ عبداللطیف بن حسن آل الشیخ مزید لکھتے ہیں:

"والشيخ محمد رحمه الله من أعظم الناس توقفًا وإحجامًا عن إطلاق الكفر حتى أنه لم يجزم بتكفيره الجاهل الذي يدعو غير الله من أهل القبور أو غيرهم إذا لم يتيسر له من ينصحه ويبلغه الحجة التي يكفر تاركها." ❶

"شیخ محمد بن عبدالوہاب کفر کا اطلاق کرنے سے سب لوگوں سے زیادہ توقف کرنے والے اور باز رہنے والے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس جاہل پر بھی تکفیر کا بالجزم حکم نہیں لگایا جو اللہ کے علاوہ قبروں والوں کو پکارتا ہے جب اسے کوئی نصیحت کرنے والا اور وہ حجت پہنچانے والا جس کے ترک پر آدمی کافر ہو جاتا ہے، میسر نہ ہو۔"

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"وشيخنا رحمه الله لم يكفر أحداً ابتداء بمجرد فعله وشركه بل يتوقف في ذلك حتى يعلم قيام الحجة التي يكفر تاركها وهذا صريح في كلامه في غير موضع ورسالة في ذلك معروفة." ❷

"اور ہمارے شیخ ابتداء کسی کے محض فعل اور شرک کی وجہ سے اسے کافر قرار نہیں دیتے بلکہ اتنی دیر تک اس میں توقف کرتے ہیں جب تک وہ قیام حجت کو جان نہیں لیتے جس کا تارک کافر ہو جاتا ہے یہ ان کے کلام میں کئی مقامات پر بڑا واضح ہے اور اس میں ان کے رسائل معروف ہیں۔"

ایک جگہ پر لکھتے ہیں:

"وشيخنا لم يكفر الأمة وعلماء ها حتى صاحب البردة، وإنما تكلم فيما دل عليه كلامه واقتضاه نظمه وخطابه." ❸

"اور ہمارے شیخ نے امت اور اس کے علماء کی تکفیر نہیں کی حتیٰ کہ صاحب بردۃ کو بھی کافر نہیں کہا

---

❶ منهاج التاسيس والتقديس، ص: 98-99.

❷ مصباح الظلام، ص: 516.

❸ مصباح الظلام، ص: 461.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ نے، جس چیز پر اس کا کلام دلالت کرتا ہے اور اس کا نظم و خطاب تقاضا کرتا ہے اس پر کلام کیا ہے۔"

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب سے قبور پر بنے ہوئے قبوں کے بارے میں سوال کیا گیا: کیا یہ قبے ان کے بانی کے کفر پر دلالت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا:

"هذا يحتاج إلى تفصيل فان كان البانى قد بلغه هدى الرسول ﷺ فى هدم البناء عليها ونهيه عن ذلك وعاند وعصى أو منع من اراد هدمها من ذلك فذلك من علامة الكفر وأما من فعل ذلك جهلا منه بما بعث الله به رسوله ﷺ فهذا لا يكون علامة على كفر وإنما يكون علامة على جهلة وبدعته واعراضه عن البحث عما أمر الله به ورسوله فى القبور." ❶

"یہ بات تفصیل کی محتاج ہے، اگر قبروں پر قبے بنانے والے کو ان پر عمارات گرانے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی اور اس سے ممانعت پہنچی ہے اور اس نے عناد و سرکشی اختیار کی اور نافرمانی کی یا جس نے ان قبوں کو گرانے کا ارادہ کیا تو اس نے اسے منع کیا تو یہ کفر کی علامت ہے اور جس شخص نے یہ کام اس چیز سے جہالت کی بناء پر کیا جس کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث کیا تو یہ اس کے کفر پر علامت نہیں ہے اور یہ صرف اس کی جہالت، بدعت اور قبروں کے متعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جو حکم دیا ہے اس سے بحث کرنے سے گریز کی علامت ہے۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فإنا بعد معرفة ما جاء به الرسول نعلم بالضرورة أنه لم يشرع لأمته أن يدعو أحدا من الأموات لا الأنبياء ولا الصالحين ولا غيرهم، لا بلفظ الاستغاثة ولا بغيرها، ولا بلفظ الاستعاذة ولا بغيرها، كما أنه لم يشرع لأمته السجود لميت ولا إلى ميت ونحو ذالك، بل نعلم أنه نهى عن كل هذه الأمور، وأن ذلك من الشرك الذي حرمه الله تعالى ورسوله. لكن لغلبة الجهل وقلة العلم بآثار الرسالة في كثير من المتأخرين لم يمكن تكفيرهم

❶ مجموعه الرسائل والمسائل النجديد: 246/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بذلك حتى يبين لهم ما جاء به الرسول مما يخالفه .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ جو کچھ لے کے آئے اس کی معرفت کے بعد ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کے لیے فوت شدگان میں سے کسی کو بھی پکارنا مشروع نہیں رکھا، نہ ہی انبیاء و رسل علیہم السلام کو اور نہ ہی اولیائے کرام کو اور نہ ہی ان کے علاوہ دیگر اصحاب کو، نہ لفظ استغاثہ کے ساتھ اور نہ ہی اس کے علاوہ کے ساتھ، اور نہ ہی لفظ استعاذہ کے ساتھ اور نہ ہی اس کے علاوہ الفاظ کے ساتھ، جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کے لیے میت کو سجدہ کرنا مشروع نہیں رکھا اور نہ ہی میت کی جانب رخ کر کے سجدہ کرنا، بلکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان تمام امور سے منع کیا ہے اور یقیناً یہ اس شرک میں سے ہے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے لیکن جہالت کے غلبے اور آثار رسالت سے کم علمی کی وجہ سے متاخرین میں سے بہت سے لوگوں کی تکفیر ممکن نہیں یہاں تک کہ ان کے لیے کھل کر واضح ہو جائے جو اللہ کے رسول ﷺ لے کر آئے اس سے جو اس کے خلاف ہے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''كنت أقول للجهمية من الحلولية والنفاة الذين نفوا أن الله تعالى فوق العرش لما وقعت محنتهم أنا لو وافقتكم كنت كافرا لأني أعلم أن قولكم كفر وأنتم عندي لا تكفرون لأنكم جهال وكان هذا خطابا لعلمائهم وقضاتهم وشيوخهم وأمرائهم .)) ❷

''میں حلولیہ میں سے جہمیہ اور وہ لوگ جو اللہ کے عرش پر ہونے کی نفی کرتے ہیں، سے کہتا ہوں اگر میں تمہاری موافقت کروں تو کافر ہو جاؤں گا اس لیے کہ میں جانتا ہوں تمہارا قول کفر ہے اور تم میرے نزدیک کافر نہیں ہو گے، اس لیے کہ تم جہال ہو اور وہ خطاب ان کے علماء، قضاۃ، شیوخ اور امراء سے تھا۔''

---

❶ كتاب الاستغاثة في الرد على البكري، ص: 411- ط مكتبه دارالمنهاج، و 2/629-630- ط دارالوطن، و 2/731- ط غرباء اثريه، مصباح الظلام، ص: 310-311، 304- ط وزار الشؤون الاسلاميه والاوقاف السعوديه.

❷ الاستغاثة في الرد على البكري، ص: 253- ط دارالمنهاج، و 1/383-384- ط دارالوطن.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابوالحسن الاشعری کا آخری فیصلہ

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا آخری قول یہی تھا کہ وہ کسی مسلم کی تکفیر نہیں کرتے تھے جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" رأيت للأشعري كلمة أعجبتني وهي ثابتة رواها البيهقي سمعت أبا حازم العبدوي، سمعت زاهر بن أحمد السرخسي يقول: لما قرب حضور أجل أبي الحسن الأشعري في داري ببغداد دعاني فأتيته . فقال: إشهد عليّ أني لا أكفر أحداً من أهل القبلة لأن الكل يشيرون إلى معبود واحد و إنما هذا كلمه اختلاف العبارات:

قلت: و بنحو هذا أدين ، و كذا كان شيخنا ابن تيميه في أواخر أيامه يقول: أنا لا أكفر أحداً من الأمة و يقول: قال النبي ﷺ: ((لا يحافظ على الوضوء إلا مؤمن)) فمن لازم الصلوات بوضوءٍ فهو مسلم)) . " ❶

''میں نے ابوالحسن الاشعری کا کلام دیکھا جس نے مجھے تعجب میں ڈال دیا اور وہ ثابت بھی ہے۔ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابو حازم العبدوی سے سنا ہے، انہوں نے کہا: میں نے زاہر بن احمد السرخسی سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے: جب میرے گھر میں بغداد کے اندر ابوالحسن الاشعری کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے مجھے بلایا تو میں ان کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا: مجھ پر گواہ ہو جا کہ میں اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتا اس لیے کہ سب ایک ہی معبود کی طرف اشارہ کرتے ہیں یہ سارا عبادت کا اختلاف ہے۔

میں (ذہبی) کہتا ہوں: میں بھی اسے ہی اپناتا ہوں اور ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ بھی اپنی زندگی کے آخری ایام میں اسی طرح کہتے تھے کہ اُمت میں سے میں کسی کو بھی کافر نہیں کہتا اور کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وضو پر صرف مومن ہی حفاظت کرتا ہے۔ تو جو آدمی نمازوں کو وضو

---

❶ سير أعلام النبلاء : 88/15۔ ط: مؤسسة الرسالة . جس حدیث کا ذکر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کیا ہے یہ مسند احمد: 60/37 (22378) 109/37 (22433)۔ شرح السنة (155)۔ مسند طیالسی (994)۔ تعظيم قدر الصلاة (168)۔ المستدرك للحاكم: 130/1۔ البيهقي : 82/1، 457۔ التمهيد : 318/24۔ ابن ابی شیبہ : 5,6/1۔ المعجم الصغير للطبراني (1011, 8) المعجم الأوسط له (7015)۔ ومسند الشاميين (1335)۔ المعجم الكبير (1444)۔ مسند الدارمي (656)۔ ابن حبان (1037)۔ وغیرہا میں موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ لازم کر لیتا ہے تو وہ مسلمان ہے۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث یوں مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں: جس رات کی میری باری تھی آپ ﷺ نے اپنی چادر اوڑھ لی اور دونوں جوتے اتارے اور انہیں اپنے پاؤں کے پاس رکھ لیا اور اپنے بستر پر اپنے تہہ بند کا پلو بچھا دیا اور لیٹ گئے۔ جب تھوڑی ہی دیر گزری کہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ میں سو گئی ہوں آپ نے آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور دروازہ کھولا اور باہر نکل گئے پھر دروازہ آہستہ سے بند کر دیا، میں نے اپنی چادر اپنے سر پر اوڑھی اور اپنا ازار پہن لیا پھر آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑی، یہاں تک کہ آپ بقیع میں آئے، کھڑے ہو گئے اور لمبا قیام کیا پھر تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر آپ واپس لوٹے، میں بھی واپس لوٹی، آپ تیز چلے میں بھی تیز چلی، آپ ﷺ دوڑے میں بھی دوڑی، آپ ﷺ پہنچے تو میں بھی پہنچ گئی، میں آپ ﷺ سے سبقت لے گئی۔

میں گھر میں داخل ہوئی، میں ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ ﷺ اندر تشریف لے آئے۔ فرمایا: اے عائش! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تیرا سانس پھول رہا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ، کوئی کچھ نہیں۔ فرمایا: تم مجھے بتا دو، ورنہ مجھے باریک بین ہر چیز کی خبر رکھنے والا بتا دے گا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ پھر پورے قصے کی میں نے آپ کو خبر دی، فرمایا: تم وہ سایہ تھی جو میں اپنے آگے آگے دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے میری پشت پر کچوکا مارا جس کی مجھے تکلیف ہوئی اور فرمایا: کیا تو سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دبا لے گا۔ کہنے لگیں: ''مهما يكتم الناس يلعمه الله؟'' ''جب لوگ کچھ چھپا لیتے ہیں تو اللہ کو جانتا ہے؟'' فرمایا: ہاں، جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے جس وقت تو نے دیکھا تو مجھے پکارا اور تجھ سے اسے چھپایا تو میں نے اس کی بات قبول کی اور تجھ سے چھپایا اور وہ تیرے پاس اس لیے نہیں آئے تھے کہ تو اپنے کپڑے اتار چکی تھی اور میں نے سمجھا کہ تو سو گئی ہے، سو میں نے تجھے جگانا پسند نہ کیا اور مجھے ڈر لاحق ہوا کہ تم گھبرا جاؤ گی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: بلاشبہ تیرا رب تجھے حکم دیتا ہے کہ تو اہل بقیع والوں کے ہاں آئے اور ان کے لیے استغفار کرے، کہنے لگیں: یا رسول اللہ میں کس طرح کہوں؟ فرمایا: تم کہو:

((السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وإنا إن شاء الله للاحقون .)) ❶

---

❶ مسند احمد: 221/6۔ ونسخة اخرى: 43/43-45 (25855)، صحيح مسلم كتاب الجنائز باب ما يقول عند دخول القبور والدعاء لأهلها: 974/103۔ سنن النسائي: (2037)۔ نسائی كبرىٰ: (2164-7685-8912)۔ المصنف لعبد الرزاق: 570/3.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فهذه عائشة أم المؤمنين سألت النبي ﷺ هل يعلم الله كل ما يكتم الناس؟ فقال لها النبي ﷺ: "نعم" وهذا يدل على أنها لم تكن تعلم ذلك ولم تكن قبل معرفتها بأن الله عالم بكل شيء يكتمه الناس كافرة." [1]

"یہ عائشہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کیا جو کچھ بھی لوگ چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے ان سے کہا ہاں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ یہ بات نہیں جانتی تھیں اور اس بات کی معرفت سے قبل کہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو لوگ چھپاتے ہیں، وہ کافرہ نہ تھیں۔"

مذکورہ بالا ادلہ قویہ اور ائمہ دین سلف صالحین کے ارشادات عالیہ سے واضح ہو گیا کہ حجت قائم کرنے سے قبل کسی کو کافر قرار دینا جائز نہیں۔ اگر شرعی علوم سے ناواقف اور جاہل سے تو پہلے اس کی جہالت کا ازالہ کی جائے گا اور اس کے شکوک وشبہات کو رفع کیا جائے گا پھر بھی اگر وہ باطل پر مصر اور کفر پر قائم رہتا ہے اور عناد وسرکشی کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کو رد کرتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

قیام حجت کے ساتھ ایک اور اہم بات فہم الحجۃ بھی ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرامین اگر کسی شخص تک پہنچ جائیں تو قیام حجت کے لیے یہ کافی ہے لیکن یاد رہے کہ دلائل کے معانی سمجھنا اور جاننا لازمی ہیں کسی عجمی پر جو عربی لغت سے نابلد ہے محض آیات قرآنیہ کی تلاوت اور احادیث نبویہ کی قرآت کافی نہیں ہوگی کیونکہ وہ ان کے معانی سے ناوقف ہے اسے اس کی زبان میں وضاحت کر کے سمجھانا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۚ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (ابراهيم: 4)

"اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تا کہ وہ ان کے لیے کھول کر بیان کر دے۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

"هذا من لطفه تعالى بخلقه أنه يرسل إليهم رسلا منهم بلغاتهم ليفهموا

[1] مجموع الفتاوى لابن تيميه: 412/11-413.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنهم ما يريدون وما أرسلوا به إليهم .)) ❶

''یہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم میں سے ہے جو وہ اپنی مخلوق کے ساتھ کرتا ہے کہ وہ ان کی طرف انہی میں سے ان کی زبان میں رسول بھیجتا ہے تا کہ وہ ان سے اس بات کو سمجھ لیں جو وہ ارادہ رکھتے ہیں اور جو وہ دے کر ان کی طرف بھیجے گئے ہیں۔''

امام المفسرین محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"يقول تعالى ذكره: وما أرسلنا إلى أمة من الأمم، يا محمد، من قبلك ومن قبلِ قومك، رسولا إلا بلسان الأمة التي أرسلناه إليها ولغتهم لِيُبَيِّنَ لَهُمْ يقول: ليفهمهم ما أرسله الله به إليهم من أمره ونَهيه، ليُثْبت حجة اللّٰه عليهم، ثم التوفيقُ والخذلانُ بيدالله." ❷

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد (ﷺ) تجھ اور تیری قوم سے پہلے کسی بھی امت کی طرف کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس امت کی زبان اور لغت میں جس کی طرف ہم نے رسول مبعوث کیا۔'' تا کہ وہ ان کے لیے کھول کھول کر بیان کر دے'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تا کہ اللہ نے رسول کو جو اوامر اور نواہی دے کر ان کی طرف بھیجا ہے وہ انہیں سمجھا دے تا کہ اللہ کی حجت ان پر ثابت ہو جائے، پھر توفیق اور رسوائی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔''

علامہ سیوطی رحمہ اللہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ کے حوالے سے قتادہ رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

"﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ﴾ قال: بلغة قومه إن كان عربيا فعربيا، وإن كان عجميا فعجميا، وإن كان سريانيا فسريانيا لبين لهم الذي أرسل إليهم ليتخذ بذلك الحجة عليهم." ❸

''اور انہیں نہیں بھیجا ہم نے مگر اسی قوم کی زبان میں۔ اللہ نے فرمایا: اس قوم کی لغت میں اگر وہ عربی ہے تو ہم نے عربی رسول بھیجا، اگر وہ لغت عجمی ہے تو عجمی، اگر وہ سریانی ہے تو سریانی تا کہ وہ ان کی طرف بھیجی جانے والی چیز کو کھول کھول کر بیان کر دے تا کہ اس کے ذریعے اللہ ان پر

---

❶ تفسیر ابن کثیر: 660/3۔ بتحقیق عبدالرزاق المهدی ط دارالکتاب العربی.

❷ تفسیر الطبری: 592/13۔ بتحقیق الدکتور عبداللّٰه بن عبدالمحسن الترکی.

❸ الدرر المنثور فی التفسیر المأثور: 487/8-488۔ بتحقیق الدکتور عبداللّٰه عبدالمحسن الترکی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجت بنا لے۔''

امام ابن الجوزی لکھتے ہیں:

"قوله تعالىٰ: ﴿لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ أي الذي أرسل به فيفهمونه عنه.)) ❶

''اللہ کا فرمان ہے: (تا کہ وہ ان کے لیے کھول کر بیان کر دے) یعنی جو چیز رسول کے ساتھ بھیجی گئی وہ اس سے رسول سے سمجھ لیں۔''

امام ابن عادل الدمشقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

''اللہ نے اس آیت میں اپنے انعامات کا ذکر کیا ہے ایک تو رسول اللہ کی نسبت سے کہ تمام انبیاء اپنی اپنی قوموں کی طرف بھیجے گئے اور آپ ﷺ تمام لوگوں کی طرف اور دوسرا احسان عام مخلوق کی نسبت سے اور وہ یہ ہے:

"ما بعث رسولاً إلى قوم إلا بلسانهم ليسهل عليهم فهم تلك الشريعة.)) ❷

''اللہ نے کسی بھی قوم کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ان کی زبان میں تا کہ اس شریعت کو سمجھنا ان پر آسان ہو جائے۔''

پھر امام قرطبی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"قال القرطبي: ولا حجة للعجم وغيرهم في هذه الآية؛ لأن كل من ترجم له ما جاء به النبي صلوات الله وسلامه عليه ترجمة يفهمها لزمته الحجة." ❸

''قرطبی نے کہا: اس آیت کریمہ میں عجمی وغیرہم کے لیے حجت نہیں ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ جو کچھ بھی لے کر آئے اس کا جب ہر کسی کے لیے ترجمہ کر دیا گیا ہے جس کو وہ سمجھتا ہے تو اس پر حجت لازم ہو گئی۔''

امام رازی لکھتے ہیں:

"ما بعث رسولاً إلى قوم إلى بلسان أولئك القوم، فإنه متى كان الأمر كذلك، كان فهمهم لأسرار تلك الشريعة و وقوفهم على حقائقها أسهل.)) ❹

---

❶ زاد المسير في علم التفسير: 504/2۔ بتحقيق عبدالرزاق المهدي ط دار الكتاب العربي.

❷ اللباب في علوم الكتاب: 335/11.

❸ اللباب: 336/11۔ تفسير الجامع لاحكام القرآن: 223/9.

❹ التفسير الكبير: 62/7۔ ط دار احياء التراث العربي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ نے کسی بھی قوم کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی قوم کی زبان میں جب معاملہ یہ ہے تو ان کے لیے اس شریعت کے اسرار کو سمجھنا اور اس کے حقائق پر واقف ہونا بہت زیادہ آسان ہے۔''

نواب صدیق الحسن خان قنوجی لکھتے ہیں:

"وما ارسلنا من رسول الا متلبسا ﴿بِلِسَانِ قَوْمِهِ﴾ متكلما بلغتهم لأنه إذا كان كذلك فهم عنه المرسل إليهم ما يقوله لهم ويدعوهم إليه وسهل عليهم ذلك بخلاف ما لو كان بلسان غيرهم فإنهم لا يدرون ما يقول ولا يفهمون ما يخاطبهم به حتى يتعلموا ذلك اللسان دهرا طويلا." ❶

''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی بھی رسول مگر وہ اپنانے والا ہے (اس قوم کی زبان کو) ان کی زبان میں بات کرنے والا ہے اس لیے کہ جب ایسی صورتحال ہوگی تو جن کی طرف رسول کو بھیجا گیا ہے وہ اس بات کو سمجھ لیں گے جو رسول انہیں کہتا ہے اور جس طرف انہیں دعوت دیتا ہے اور یہ کام ان پر آسان ہو جائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کسی دوسری زبان میں ان کی طرف رسول بھیجتا تو جو وہ کہتا قوم اسے نہ جانتی اور اس کے خطاب کو نہ سمجھتی یہاں تک کہ وہ لمبا عرصہ پہلے وہ زبان سیکھے۔''

علامہ ابوحیان الاندلسی لکھتے ہیں:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ العموم فيندرج فيه الرسول عليه الصلاة والسلام. فإن كانت الدعوة عامة للناس كلهم، أو اندرج في اتباع ذلك الرسول من ليس من قومه، كان من لم تكن لغته لغة ذلك النجي موقوفاً على تعلم تلك اللغة حتى يفهمها." ❷

''(اور ہم نے کوئی بھی رسول نہیں بھیجا) اس آیت میں عموم ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس عموم میں داخل ہیں اگرچہ آپ ﷺ کی دعوت سب لوگوں کے لیے عام ہے اور اس رسول کی اتباع میں وہ بھی شامل ہوگا جو اس کی قوم میں سے نہیں ہے جس کی زبان اس کی نبی کی زبان نہیں ہے تو اس کا دارومدار اس زبان کو سیکھنے پر ہے یہاں تک کہ وہ اس کو سمجھ جائے۔''

علامہ ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

---

❶ فتح البيان فی مقاصد القرآن: 525/3۔ ط دار الكتب العلميه.

❷ تفسير البحر المحيط: 518/5.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"المعنى: وما أرسلنا رسولا إلا بلغة قومه ليفهموا عنه."

''اور آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے کوئی بھی رسول نہیں بھیجا مگر اس قوم کی زبان میں تاکہ وہ اس سے بات کو سمجھ لیں۔''

پھر آگے لکھتے ہیں:

"وما أرسلنا إلى أمة من الأمم من قبل محمد ﷺ من رسول إلا بلسان الأمة التي أرسل إليها اليبين لهم ما أرسله الله به إليهم من أمره ونهيه لتقوم الحجة عليهم ولا يبقى لهم عذر." ❶

''اور ہم نے محمد ﷺ سے پہلے کسی بھی امت کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی امت کی زبان میں جس کی طرف رسول بھیجا گیا تاکہ اللہ نے جو اسے اوامر ونواہی دے کر بھیجا ہے وہ انہیں ان کے لیے کھول کھول کر بیان کر دے تاکہ ان پر حجت قائم ہو جائے اور کوئی عذر ان کے لیے باقی نہ رہے۔''

علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن النسفی لکھتے ہیں:

"﴿لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ ما هو مبعوث به وله فلا يكون لهم حجة على الله ولا يقولون له: لم نفهم ما خوطبنا به فإن قلت: إن رسولنا ﷺ بعث إلى الناس جميعاً بقوله: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ (الأعراف: 158) بل إلى الثقلين وهم على ألسنة مختلفة فإن لم تكن للعرب حجة فلغيرهم الحجة. قلت: لا يخلو إما أن ينزل بجميع الألسنة أو بواحد منها فلا حاجة إلى نزوله بجميع الألسنة، لأن الترجمة تنوب عن ذلك وتكفي التطويل فتعين أن ينزل بلسان واحد، وكان لسان قومه أولى بالتعيين لأنهم أقرب إليه." ❷

''تاکہ وہ رسول ان کے لیے وہ چیز کھول کر بیان کر دے جس کے ساتھ اور جس کے لیے وہ بھیجا گیا تاکہ ان کے لیے اللہ پر حجت باقی نہ رہے اور اسے کہہ نہ سکیں: جس چیز کے ساتھ ہمیں خطاب کیا گیا ہم نے اسے سمجھا نہ تھا۔ اگر تم کہو کہ ہمارے رسول ﷺ تو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اللہ کے فرمان کے مطابق: ''کہہ دیجیے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا

❶ الهداية الى بلوغ النهاية: 5/3771-3772.

❷ مدارك التنزيل وحقائق التاويل المعروف بتفسير النسفي: 2/162- ط مكتبه رحمانيه لاهور.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ہوں۔'' بلکہ جن وانس کی طرف اور ان کی زبانیں مختلف ہیں اگر عرب کے لیے حجت نہ ہو گی تو ان کے علاوہ کے لیے حجت کیسے۔ میں کہتا ہوں یہ بات دو حال سے خالی نہیں، یا تو وہ تمام زبانوں میں وحی نازل کرتا یا ان میں سے کسی ایک زبان میں، تمام زبانوں میں نازل کرنے کی حاجت نہ تھی۔ اس لیے کہ ترجمہ اس کی نیابت کرتا ہے اور طوالت سے بچنے کے لیے کافی ہے تو متعین ہو گیا کہ وہ ایک ہی زبان میں وحی نازل کرتا اور نبی کریم ﷺ کی قوم کی زبان تعیین کے لیے سب سے اولیٰ تھی اس لیے کہ وہ لوگ آپ کے زیادہ قریب تھے۔''

علامہ ابو منصور محمد بن محمد الماتریدی السمر قندی سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 4 کی تین وجوہ بیان کر کے لکھتے ہیں:

"فعلى ذلك كل ذي لسان بلسانه أفهم وأقرب للقبول وآلف من غيره وقوله تعالى: ﴿لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ قال قائلون: ليكون أبين لهم وأفهم وقال قائلون: ﴿لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ فيفهمون قول رسولهم."[1]

''تو اس بناء پر ہر زبان والا اپنی زبان میں زیادہ بات سمجھنے والا اور قبولیت کے زیادہ قریب اور اس کے علاوہ کی نسبت زیادہ مانوس ہوتا ہے اور اللہ کا فرمان ہے: ''تا کہ وہ ان کے لیے کھول کر بیان کر دے۔'' کہنے والوں نے کہا: تا کہ وہ ان کے لیے زیادہ واضح اور سمجھ میں آنے والا ہو جائے اور کہنے والوں نے کہا: ''تا کہ وہ ان کے لیے کھول کر بیان کر دے۔'' اس لیے کہ وہ اپنے رسول کی بات کو سمجھ سکیں۔''

علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی المعروف بالخازن لکھتے ہیں؛

"قوله تعالىٰ: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ﴾ يعني بلغة قومه ليفهموا عنه ما يدعوهم إليه."

''اللہ کا فرمان ہے: ''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی بھی رسول مگر اسی قوم کی زبان میں۔'' یعنی اس قوم کی لغت میں تا کہ رسول انہیں جس بات کی طرف بلائے وہ اس سے سمجھ لیں۔''

پھر اس کے بعد لکھتے ہیں:

"فإن قلت: لم يبعث الله رسول ﷺ إلى العرب وحدهم وإنما بعث إلى الناس جميعًا بدليل قوله تعالى: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف: 158)."

[1] تاويلات اهل السنة: 7/3۔ ط مؤسسة الرسالة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بل هو مبعوث إلى الثقلين الجن والإنس، وهم على ألسنة مختلفة ولغات شتى وقوله بلسان قومه وليس قومه سوى العرب يقتضي بظاهره أنه مبعوث إلى العرب خاصة فكيف يمكن الجمع؟ قلت: بعث رسول الله ﷺ من العرب وبلسانهم والناس تبع للعرب فكان مبعوثًا إلى جميع الخلق، لأنهم تبع للعرب ثم إنه يبعث الرسل إلى الرسل إلى الأطراف، فيترجمون لهم بألسنتهم ويدعونهم إلى الله تعالى بلغاتهم." ❶

''اگر تو یہ کہے: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو صرف اکیلے عربوں کی طرف نہیں بھیجا آپ تو تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق: ''کہہ دو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔'' بلکہ آپ ﷺ جن وانس کی طرف مبعوث کیے گئے اور ان کی زبانیں اور بولیاں مختلف ہیں اور اللہ کا فرمان: ''اس قوم کی زبان میں۔'' اور آپ کی قوم عرب کے سوا نہ تھی اس کے ظاہر کا تقاضا تو یہ ہے کہ آپ خاص عربوں کی طرف مبعوث کیے گئے تو ان میں جمع وتطبیق کیسے ممکن ہے؟ میں کہتا ہوں: رسول اللہ ﷺ عرب میں سے ان کی زبان میں مبعوث کیے گئے اور باقی تمام لوگ عربوں کے تابع ہیں تو آپ تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے اس لیے کہ باقی سب عربوں کی تابع ہیں پھر آپ قاصد مختلف اطراف عالم میں بھیجتے تھے وہ ان کی زبانوں میں ان کے لیے ترجمہ کرتے تھے اور انہیں ان کی زبان میں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے تھے۔''

پھر ایک قول پر لکھتے ہیں:

"إن الرسول إذا أرسل بلسان قومه وكانت دعوته خاصة وكان كتابه بلسان قومه كان أقرب لفهمهم عنه وقيام الحجة عليهم في ذلك." ❷

''بلاشبہ رسول جب اپنی قوم کی زبان میں بھیجا جاتا اور اس کی دعوت خاص ہوتی اور اس کی کتاب اس کی قوم کی زبان میں ہوتی تو ان کا اس رسول سے بات سمجھنا اور اس میں ان پر حجت قائم کرنا زیادہ قریب تھا۔''

تقریباً یہی بات قاضی شوکانی نے فتح القدیر میں درج کی ہے۔ ❸

---

❶ لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف بتفسير الخازن: 28/3۔ ط دارالكتب العلميه بيروت. ❷ ايضًا.
❸ فتح القدير: 94/3۔ ط دار احياء التراث العربي بيروت.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابوعبداللہ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وهذا من لطفه بعباده أنه ما أرسل رسولا ﴿إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ ما يحتاجون إليه ويتمكنون من تعلم ما أتى به بخلاف ما لو أتى على غير لسانهم فإنهم يحتاجون الى تلك اللغة التى يتكلم بها ثم يفهمون عنه فإذا بين الرسول ما أمروا به ونهوا عنه وقامت عليهم حجة الله." ❶

''اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف وکرم ہے کہ اس نے ہر ایک رسول کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا ہے تاکہ وہ ان کے سامنے ان امور کو واضح کرے جن کے وہ محتاج ہیں اور وہ اگر ان کی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں کتاب لے کر آیا ہوتا تو وہ اس زبان کو سیکھنے کے محتاج ہوتے جس میں رسول کلام کرتا ہے تب کہیں جا کر رسول کی باتیں ان کی سمجھ میں آتیں پس جب رسول ان تمام امور کو بیان کر دیتا ہے جن کا انہیں حکم دیا گیا اور جن سے ان کو روکا گیا اور ان پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم ہو جاتی ہے تو ان میں سے جو لوگ ہدایت کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو گمراہ کر دیتا ہے اور جن کو اپنی رحمت کے لیے مختص کر لیتا ہے ان کو راہ ہدایت سے نواز دیتا ہے۔'' ❷

اور یہی بات شیخ صالح العثیمین نے اپنی تفسیر "التفسیر الثمین" میں درج کی ہے۔ ❸

دکتور وہبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

"ومن فضل الله وتيسيره الإهتداء بهدايته إرسال كل رسول إلى قومه بلغتهم ليبين لهم أمر دينهم وليفهموا منه شرائع الله ويفقهوها عنه بيسر و سرعة ثم ينقلوها لغيرهم." ❹

''اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی آسانی میں سے ہے کہ اس نے اپنی ہدایت کی راہنمائی کے لیے ہر رسول کو اس کی قوم کی طرف ان کی لغت اور زبان میں بھیجا تاکہ وہ رسول ان کے لیے ان کے امور دینیہ کھول کھول کر بیان کرے اور وہ اس سے اللہ کی شرائع اور احکام کو آسانی اور جلدی سمجھ

---

❶ تفسير السعدى ص: 486۔ ط دار احياء التراث العربى.

❷ تفسير السعدى اردو: 1336/2۔ ط دارالسلام.

❸ التفسير الثمين: 107/5، 108۔ ط مكتبة الطبرى.

❹ التفسير المنير فى العقيد والشريعة والمنهج: 205/13.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔''

مذکورہ بالا ائمہ مفسرین اور علمائے امت کی تصریحات سے واضح ہو گیا کہ اتمام حجت کے لیے فہم حجت بھی لازمی ہے یہ ضروری نہیں کہ اسے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسا ہی فہم نصیب ہو لیکن اتنا ضروری ہے کہ اسے کلام اللہ اور کلام الرسول کا مفہوم معلوم ہو جائے اور اس کے شبہات کا ازالہ ہو جائے۔ اگر اس کے پاس آیات قرآنیہ تلاوت کی گئیں اور احادیث نبویہ بیان کی گئیں لیکن اسے ان کی مراد اور مفہوم واضح نہ بتایا گیا تو اس پر اتمام حجت نہ ہوگا۔

شیخ محمد رشید رضا المصری فرماتے ہیں:

"من لم يفهم الدعوة لم تقم عليه الحجة." [1]

''جس نے دعوت کو نہیں سمجھا اس پر حجت قائم نہ ہوئی۔''

خلاصة القول

① تکفیر صرف اللہ اور اس کے رسول کے حقوق میں سے ہے۔

② قیام حجت سے قبل تکفیر کرنی جائز نہیں ہے۔

③ ازالہ شبہات سے قبل بھی تکفیر جائز نہیں۔

④ ازالہ جہالت کے بعد تکفیر کی جاتی ہے اگر مزید کوئی موانع تکفیر نہ ہو۔

جہالت کا شکار ہو کر کوئی کتنا بھی جرم کر لے اگر وہ اپنی غلطی ماننے پر توبہ کر لیتا ہے حتیٰ کہ غیر اللہ کو سجدہ بھی.....تو وہ بھی قابل معافی ہے۔

جہالت کے اسباب میں سے ہو سکتا ہے کہ اس نے اسلام حال ہی میں قبول کیا ہو۔ کہ اس تک تعلیمات اسلام مکمل نہ پہنچی ہوں۔ کہ اس کے پاس کوئی معارض نصوص وغیرہا ہوں۔ کہ اس تک تعلیمات اسلام کی صحیح صورت نہ پہنچی ہو۔

[1] هامش مجموع الرسائل النجدية: 514/5.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر ③

تکفیر میں اصول اور فروعی مسائل کی کوئی تخصیص نہیں

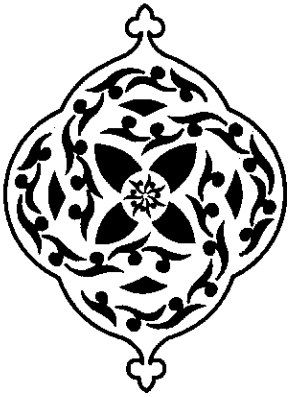

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"أن المقالة تكون كفرا كجحد وجوب الصلاة والزكاة والصيام والحج وتحليل الزنا والخمر والميسر ونكاح ذوات المحارم ثم القائل بها قد يكون بحيث لم يبلغه الخطاب وكذا لا يكفر به جاحده كمن هو حديث عهد بالإسلام أو نشأ ببادية بعيدة لم تبلغه شرائع الإسلام فهذا لا يحكم بكفره بجحد شيء مما أنزل على الرسول إذا لم يعلم أنه أنزل على الرسول۔"

"بلاشبہ قول کبھی کفریہ ہوتا ہے جیسے نماز، زکاۃ، روزہ اور حج کے وجوب کا انکار، زنا، شراب، جوا اور محرمات ابدیہ کے ساتھ نکاح کو حلال قرار دینا پھر ان چیزوں کے قائل کو کبھی یہ بات نہیں پہنچی ہوتی اور اسی طرح ان کے انکار کرنے والے کی تکفیر نہیں کی جاتی جیسے وہ شخص جو نیا نیا مسلمان ہوا ہو، یا دور دراز جنگلی علاقے میں رہتا ہو اور اسے اسلام کی احکامات نہ پہنچے ہوں تو رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ کسی چیز کے انکار پر اس کے کافر ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا جب اسے علم ہی نہ ہو کہ یہ چیز اللہ کے رسول ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 3

تکفیر میں اصول اور فروعی مسائل کی کوئی تخصیص نہیں

مسئلہ تکفیر میں ایک بڑی غلط فہمی کہ تکفیر صرف اصولی مسائل میں ہے اور فروعی مسائل میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے یعنی اصولی مسائل سے مراد اعتقادی مسائل اور فروعی مسائل سے مراد عملی مسائل۔

جبکہ نہ تو قرآن مجید سے اور نہ ہی احادیث صحیحہ سے بلکہ سلف صالحین میں سے کسی ایک سے بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ فروعی معاملات میں تکفیر نہیں ہے اور اس قول کا اسلام اور نہ ہی سلف صالحین سے کوئی تعلق ہے بلکہ یہ اہل کلام اور مبتدعہ کا قول ہے جیسے خوارج، معتزلہ، جہمیہ اور اشاعرہ وغیرہ اور افسوس کی بات کہ یہ عقیدہ ہمارے عامۃ الناس میں تکفیر کے مسائل میں بنیادی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور بعض فضلاء حضرات بھی اس جہالت کے شکار دیکھے ہیں۔

جبکہ یہ بات کسی امام سے ثابت نہیں کہ "نصوص وعیدیه عن التکفیر" سے مراد تکفیر عین ہے اور یہ کہ ہر مبتدع کافر ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ جو یہ قول کہے یا فعل کا مرتکب ہو وہ کفر کا مرتکب ضرور ہوا ہے اور اس سے مراد تحذیر و ترہیب ہے نہ کہ مطلقاً تکفیر اور یہ لازم نہیں کہ اگر قول کفریہ ہو تو اس کا قائل بھی کافر ہوگا یا تکفیر کا مستحق ہوگا جبکہ وہ معذور ہو تو لازم ہے کہ مکمل شروط وضوابط ثابت ہونے کے بعد تکفیر کی جائے گی۔ ❶

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ولا يلزم إذا كان القول كفرا أن يكفر كل من قاله مع الجهل والتأويل فإن ثبوت الكفر في حق الشخص المعين كثبوت الوعيد في الآخرة في حقه وذلك له شروط وموانع كما بسطناه في موضعه." ❷

"جب بات کفریہ ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر وہ شخص جس نے جہالت اور تاویل کے ساتھ وہ بات کہی ہے اسے کافر کہا جائے تو بلاشبہ معین شخص کے حق میں کفر ثبوت اس کے حق میں آخرت میں وعید کے ثبوت کی طرح ہے۔ اس کی شروط اور موانع ہیں جیسا کہ ہم نے اس کے

❶ نصوص وعیدیه عن التکفیر یعنی وہ نصوص جن میں کسی کام یا فعل کے مرتکب کو کفر کی وعید سنائی گئی ہو۔

❷ منهاج السنة: 240/5۔ بتحقيق الدكتور محمد ارشاد سالم.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر تفصیل سے ذکر کیا ہے۔''

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''أن المتأول الذی قصده متابعة الرسول لا یکفربل ولا یفسق إذا اجتهد فأخطأ وهذا مشهور عند الناس فی المسائل العملیة وأما مسائل العقائد فکثیر من الناس کفر المخطئین فیها وهذا القول لا یعرف عن أحد من الصحابة والتابعین لهم بإحسان ولا عن أحد من أئمة المسلمین وإنما هو فی الأصل من أقوال أهل البدع الذینیبتدعون بدعة ویکفرون من خالفهم کالخوارج والمعتزلة والجهمیة ووقع ذلك فی کثیر من أتباع الأئمة کبعض أصحاب مالك والشافعی وأحمد وغیرهم.'' [1]

''بلاشبہ وہ متاول جو اپنی تاویل سے رسول اللہ ﷺ کی متابعت کا مقصد رکھتا ہے اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی بلکہ اسے فاسق بھی قرار نہیں دیا جائے گا جب وہ اجتہاد کرے اور اس میں خطا کر جائے اور یہ بات لوگوں کے ہاں عملی مسائل میں مشہور ہے اور رہے وہ مسائل جن کا اعتقاد سے تعلق ہے تو بہت سارے لوگوں نے ان میں خطا کرنے والوں کی تکفیر کی ہے اور یہ ایسا قول ہے جو کسی صحابی یا اچھے طریقے سے ان کے پیچھے آنے والے لوگوں سے معروف نہیں ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے ائمہ میں سے کسی سے معروف ہے یہ اصل میں اہل البدع کے اقوال میں سے ہے جو ایک بدعت ایجاد کرتے ہیں اور اپنے مخالفین کو کافر قرار دیتے ہیں جیسا کہ خوارج، معتزلہ اور جہمیہ ہیں اور اس میں آئمہ کی اتباع کرنے والے بہت سارے لوگ واقع ہو چکے ہیں جیسا کہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد وغیرہم کے اصحاب۔''

کیونکہ ممکن ہے کہ کفریہ قول کا قائل اس تک صحیح نصوص نہ پہنچی ہوں اور بعض اوقات ہو سکتا ہے کہ پہنچی ہوں لیکن اس کے نزدیک ثابت نہ ہوں یا پھر وہ درست طور پر ان کو نہ سمجھ سکا ہو یا پھر اس کے پاس شبہات ہوں تو جو شخص حق کی طلب وحرص میں کسی خطاء کا مرتکب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

اب وہ مسائل اعتقادی/نظری ہوں یا فروعی/عملی اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے یہی وہ درست مذہب ہے جس پر آئمہ کرام رحمہم اللہ اور سلف صالحین رحمہم اللہ تھے کہ انہوں نے نظری اور عملی مسائل میں کوئی تقسیم نہ کی کہ یہ اصولی مسائل ہیں ان کا منکر کافر اور یہ فروعی مسائل ہیں ان کا منکر کافر نہ ہوگا۔

[1] منهاج السنة: 5/239-240.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر یہ بات درست ہوتی تو صحابہ کرام میں اصولی مسائل میں بھی اختلاف موجود تھے جیسے سیدہ عائشہ اور صحابہ کرام کا اختلاف کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں۔

ابن عباس اور دوسرے صحابہ، کعب احبار اور دیگر وغیرہ اس بات کے قائل تھے کہ محمد ﷺ نے رب العالمین کو دیکھا ہے۔ جبکہ عائشہ، ابن مسعود اور ابو ہریرۃ اس کی نفی کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: أتعجبون أن تكون الخلة لإبراهيم والكلام لموسى والرؤية لمحمد ﷺ." ❶

''کہ تم لوگ اس بات پر تعجب کرتے ہو کہ سیدنا ابراہیم کے لیے خلت اور موسیٰ علیہ السلام کے لیے کلام اور محمد ﷺ کے لیے دیدار الٰہی ہے۔''

دوسری روایت میں ہے:

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رأى محمد ربه." ❷

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا ہے۔''

یہ روایات تو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مطلق رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں جبکہ ایک دوسری صحیح روایت میں یہ رؤیت قلبی سے مقید ہے اور مطلق کو مقید پر محمول کیا جاتا ہے۔

"عن عطاء عن ابن عباس قال رآه بقلبه." ❸

''ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دل سے دیکھا ہے۔''

"عن أبي العالية عن ابن عباس: قال: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۝ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝﴾ (النجم: 11_12) رآه بفؤاده مرتين." ❹

---

❶ كتاب السنة لعبد الله بن احمد بن حنبل الشيباني: (1021,1020,1019,563)۔ كتاب التوحيد لابن مسنده: (657)۔ الرد على من قال القرآن مخلوق: (59).

❷ كتاب السنة: 1022، 1023۔ ترمذی: 3280۔ السنة لابن ابی عاصم: 444، 435۔ شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة: 817۔ الكامل لابن عدی: 677/2۔ الاسماء والصفات للبيهقی ص: 444، 445۔ كتاب التوحيد لابن خزيمة: (272)، (278)۔ السنن الكبرى للنسائی: 11539۔ كتاب الايمان لابن مسند: 762، 760۔ المستدرك للحاكم: 65/1۔ ابن حبان: 57۔ الطبری: 10727.

❸ صحيح مسلم كتاب الايمان: 176/284.

❹ مزید ملاحظہ کریں: تفسیر ابن کثیر: 23/6، 24۔ بتحقيق عبدالرزاق المهدی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی دل سے دوبارہ دیکھا ہے۔

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

"یا أمتاه هل رأى محمد ﷺ ربه؟ فقالت: لقد قفّ شعری مما قلت، أين أنت من ثلاث من حدثكهن فقد كذب، من حدثك أن محمدا ﷺ رأى ربه فقد كذب ثم قرأت: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ (الانعام: 103) ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ (الشوریٰ: 51) ومن حدثك أنه يعلم ما في غد فقد كذب ثم قرأت: ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ (لقمان: 34) ومن حدثك أنه كتم فقد كذب ثم قرأت: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ (المائدة: 67) ولكنه رأى جبريل عليه السلام في صورته مرتين."[1]

"اے امی جان! کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو انہوں نے کہا: جو بات تم نے کہی ہے اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں، تم ان تین آیات میں سے کہاں ہو۔ جس نے تم کو بیان کیا اس نے جھوٹ بولا: جس نے تم سے بیان کیا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی: "اس کو آنکھیں نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو پالیتا ہے اور وہ نہایت باریک بین ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔" "اور کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے ماسوا وحی کے یا پردے کے پیچھے سے۔" اور جس نے تم سے بیان کیا کہ آپ ﷺ آنے والے کل کی باتیں جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر ام المومنین نے یہ آیت پڑھی: "اور کوئی بھی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔" اور جس نے تم سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے (کوئی آیت) چھپالی ہے تو اس نے جھوٹ بولا، پھر یہ آیت پڑھی: "اے رسول! جو کچھ تجھ پر نازل کیا گیا ہے تیرے رب کی طرف سے اس کو پہنچا دو۔" لیکن آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو اس کی اصلی صورت میں دو بار دیکھا ہے۔"

---

[1] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورة النجم: 4855۔ وکتاب بدء الخلق: 3234، 3235۔ وکتاب التوحید: 7380۔ صحیح مسلم: 328/177۔ ترمذی: 3278۔ مسند احمد: 275/40 (42227)۔ مسند ابی یعلی: 4901، 4902۔ تفسیر الطبری سورة المائدة: 67۔ وسورة الانعام: 103۔ مسند ابی عوانه: 154/1، 155۔ کتاب الایمان لابن مسند: 767، 768۔ تفسیر عبدالرزاق: 252/2۔ دلائل النبوة للبیهقی: 367/2، 368.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأما الرؤية فالذي ثبت في الصحيح عن ابن عباس انه قال راى محمد ربه بفؤاده مرتين وعائشة أنكرت الرؤية فمن الناس من جمع بينهما فقال عائشة انكرت رؤية العين وابن عباس اثبت رؤية الفؤاد." ❶

''بہر کیف رؤیت باری تعالیٰ صحیح میں جو بات عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے وہ یہ ہے، انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دوبارہ دل سے دیکھا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے رؤیت کا انکار کیا ہے۔ بعض لوگوں نے ان کے درمیان تطبیق دی ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رؤیت عینی کا انکار کیا ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رؤیت قلبی کا اثبات کیا ہے۔''

اس مسئلہ میں مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ❷

رؤیت باری تعالیٰ کا مسئلہ اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے اور اس میں ہمارے اکابرین اسلاف کا اختلاف ہے جیسا کہ مذکورہ بالا مختصر سی بحث سے واضح ہے لیکن اس میں انہوں نے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کی۔

صرف یہی نہیں بلکہ نماز، روزہ، حج اور تحریم فواحش وغیرہ کا منکر یا اس کے وجوب کا منکر کا ٹھہرتا ہے باوجود اس کے کہ یہ عملی مسائل ہیں اور پچھلا مسئلہ اصولی مسئلہ تھا لیکن اس میں اختلاف کے باوجود تکفیر نہیں کرتے۔ ❸

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أن المقالة تكون كفرا كجحد وجوب الصلاة والزكاة والصيام والحج وتحليل الزنا والخمر والميسر ونكاح ذوات المحارم ثم القائل بها قد يكون بحيث لم يبلغه الخطاب وكذا لا يكفر به جاحده كمن هو حديث عهد بالإسلام أو نشأ ببادية بعيدة لم تبلغه شرائع الإسلام فهذا لا يحكم بكفره بجحد شيء مما أنزل على الرسول إذا لم يعلم أنه أنزل على الرسول."

''بلاشبہ قول کبھی کفر یہ ہوتا ہے جیسے نماز، زکاۃ، روزہ اور حج کے وجوب کا انکار، زنا، شراب، جوا

---

❶ مجموع الفتاوى لابن تيميه: 509/6.

❷ فتاوی ابن تیمیہ مذکورہ بالا مقام اور مجموعة الفتاوى: 239/3، 242۔ فتح الباری: 639/10، 642۔ شرح صحیح مسلم للنووی: الكشف والبيان للثعلبی: 140/9، 142۔ وغیرھم.

❸ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں۔ مجموع الفتاوى لابن تيميه: 229/3 تا 231.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محرمات ابدیہ کے ساتھ نکاح کو حلال قرار دینا پھر ان چیزوں کے قائل کو کبھی یہ بات نہیں پہنچی ہوتی اور اسی طرح ان کے انکار کرنے والے کی تکفیر نہیں کی جاتی جیسے وہ شخص جو نیا نیا مسلمان ہوا ہو، یا دور دراز جنگلی علاقے میں رہتا ہو اور اسے اسلام کی احکامات نہ پہنچے ہوں تو رسول اللہ ﷺ پر نازل کردو کسی چیز کے انکار پر اس کے کافر ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا جب اسے علم ہی نہ ہو کہ یہ چیز اللہ کے رسول ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔''

امام ابن تیمیہ کی مذکورہ بالا بحث سے جہاں تکفیر کے متعلق کئی پہلو واضح ہو جاتے ہیں وہاں یہ بات بھی اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ تکفیر میں اصولی و اعتقادی اور فروعی و عملی مسائل کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

جان لینا چاہیے کہ حریص حق کے لیے، اجتہاد کرنے والے کے لیے مغفرت کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے کہ وہ کسی چیز کو عقیدہ بناتا اور اس کی بنیاد قرآن مجید یا احادیث ہوتی ہیں وغیرہ۔

اس ضابطے کے لیے امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے بڑی عمدہ بات کی ہے اور شیخ نے وہ طریقہ اختیار کیا جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے روا رکھا تھا کہ قیام حجت سے قبل کسی کی تکفیر نہیں کرنی چاہیے وہ مسائل نظری ہوں یا عملی ہوں۔ فرماتے ہیں:

"وأما ما ذكر الأعداء عني أني أكفر بالظن وبالموالاة أو أكفر الجاهل الذي لم تقم عليه الحجة فهذا بهتان عظيم يريدون به تنفير الناس عن دين الله ورسوله." ❶

''یہ جو ہمارے مخالفین ہم پر بہتان لگاتے ہیں کہ میں صرف گمان اور موالات پر تکفیر کرتا ہوں یا ایسے جاہل کو کافر کہتا ہوں جس پر حجت قائم نہیں ہوئی تو یہ بہتان عظیم ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اس سے مقصد لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین سے نفرت پیدا کرنا ہے۔''

بلکہ یہ فرمایا ہے کہ:

جب ہم اس بندہ کی تکفیر نہیں کرتے جو احمد بدوی کی قبر کی عبادت کرتا ہے کہ وہ جاہل ہے اور اس کو کوئی بتانے والا نہیں ہے تو ہم غیر مشرک کی تکفیر کیوں کریں۔ ❷

اس کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے پھر ایک مقام پر اپنے اوپر لگائے گئے بہتانات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

❶ مؤلفات الشيخ الامام محمد بن عبدالوهاب: 25/6۔ القسم الخامس الرسائل الاشخصية، وفي نسخة: 14/3۔ الرسائل الشخصية.

❷ منهاج اهل الحق والاتباع: 56۔ مصباح الظلام، الدر السنية.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وإني أكفر من توسل بالصالحين، وإني أكفر البوصيري لقوله ((يا أكرم الخلق))، وإني أقول لو أقدر على هدم قبة رسول الله ﷺ لهدمتها، ولو أقدر على الكعبة لأخذت ميزابها وجعلت لها ميزاباً من خشب وإني أحرم زيارة قبر النبي ﷺ وإني أنكر زيارة قبر الوالدين وغيرهما، وإني أكفر من حلف بغير الله، وإني أكفر ابن الفارض وابن عربي، وإني أحرق دلائل الخيرات وروض الرياحين وأسمية روض الشياطين. جوابي عن هذه المسائل أن أقول سبحانك هذا بهتان عظيم." ❶

''مجھ پر بہتان تراشیاں کرنے والے کہتے ہیں کہ میں اولیاء کرام سے توسل کرنے والوں کو کافر کہتا ہوں اور بوصیری کی اس کے قول ((یا أکرم الخلق)) کی وجہ سے تکفیر کرتا ہوں، اور کہتا ہوں کہ اگر قبۃ الرسول گرانے پر قادر ہوا تو گرا دوں گا، اور کعبہ پر مجھے قدرت ہوئی تو اس کا پرنالہ اتار کر لکڑی پرنالہ لگا دوں گا اور میں نبی اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت حرام سمجھتا ہوں اور والدین وغیرہما کی قبروں کی زیارت کا منکر ہوں اور جو غیر اللہ کی قسم اٹھاتا ہے اسے کافر کہتا ہوں اور ابن الفارض اور ابن عربی کی تکفیر کرتا ہوں اور دلائل الخیرات اور روض الریاحین کو جلاتا ہوں اور اس کا نام روض الشیاطین رکھتا ہوں ان تمام الزامات کا میری طرف سے ان مسائل میں یہی جواب ہے۔ سبحانك هذا بهتان عظيم۔''

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"إن صاحب البردة وغيره ممن يوجد الشرك في كلامه ولغلو في الدين، وما توا لا يحكم بكفرهم، وإنما الواجب إنكار هذا الكلام، وبيان من اعتقد هذا على الظاهر فهو مشرك كافر، وأما القائل فيرد أمره إلى الله سبحانه وتعالى، ولا ينبغي التعرض للأموات، لأنه لا يعلم هل تاب أم لا....." ❷

''بلاشبہ صاحب بردہ وغیرہ جس کے کلام میں شرک اور دین میں غلو پایا جاتا ہے اور وہ فوت ہو گئے ہیں ان پر کافر ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا، بس واجب تو یہ ہے کہ ان کے کلام کا انکار کیا جائے اور یہ بات بیان کی جائے کہ جس نے ظاہری طور پر یہ اعتقاد رکھا وہ مشرک کافر ہے اور

❶ مؤلفات الشيخ: 12/6- القسم الخامس: 7/3-8- الرسالة الاولىٰ.

❷ دعاوى المناوئين، ص: 223- مجموعة الرسائل والمسائل: 47/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی باتوں کے قائل کا معاملہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کیا جائے گا، مردوں کے درپے ہونا مناسب نہیں ہے اس لیے اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس نے توبہ کی ہے یا نہیں۔''

ملاحظہ کریں امور شرکیہ و بدعیہ میں اور احکام شرعیہ کے مخالف پر حکم لگانے میں کس قدر احتیاط کی جاتی ہے کیونکہ کس مسلمان کو کافر قرار دینا بہت بڑا جرم ہے۔ پہلے مکمل چھان بین کی جاتی ہے اور اتمام حجت کے ساتھ تمام شرائط پوری کی جاتی ہیں اور موانعات کفر کی نفی ہوئی ہے پھر جا کر جہابذہ علماء کسی کے کافر ہونے کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں ہر کس و ناکس فتویٰ کفر صادر کر کے قتل و غارت گری کی راہ ہموار کر رہا ہے جس کا رزلٹ اور نتیجہ ہم آئے روز کشت وخون کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

خلاصة القول

تکفیر کے لیے مسائل میں اصل اور فروغ کی کوئی تحقیق نہیں۔

بعض اصولی مسائل میں واضح اختلاف کے باوجود تکفیر ممکن نہیں جیسا کہ صحابہ کرام میں اختلاف تھے۔

بعض عملی، فروعی مسائل میں اس کے وجوب کا منکر تکفیر کا مستحق ہوتا ہے اور بعض لوگوں کی تکفیر لاعلمی و جہالت اور دور دراز جنگل میں رہنے کی وجہ سے تکفیر نہیں ہوتی اگرچہ وہ ان کے وجوب کے منکر ہوں۔

یہ مذہب غلط ہے کہ تکفیر صرف اصولی مسائل میں ہوتی ہے اور فروعی مسائل میں نہیں ہوتی۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں واضح کیا گیا ہے۔

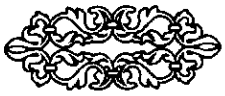

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطة نمبر

④

دقیق اور مخفی مسائل میں عذر قبول کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

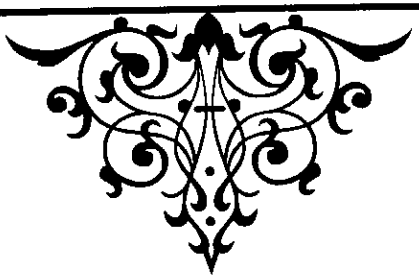

شیخ محمد بن ابراہیم لکھتے ہیں

"أشياء تكون غامضة فهذه لا يكفر الشخص فيها ولو بعد ما أقيمت عليه الأدلة و سواءٌ كانت في الفروع أو الاصول و من أمثلة ذلك الرجل الذي أوصى أهله أن يحرقوه اذا مات۔"

"بعض اشیاء پیچیدہ اور غیر واضح ہوتی ہیں، ان کے مرتکب شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی اگرچہ اس پر دلائل قائم ہونے کے بعد ہوں خواہ وہ فروع میں ہوں یا اصول میں۔ یعنی عملی اور اعتقادی دونوں طرح کے مسائل میں جہاں غموض و پیچیدگی ہوگی تو ان میں کسی کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔"

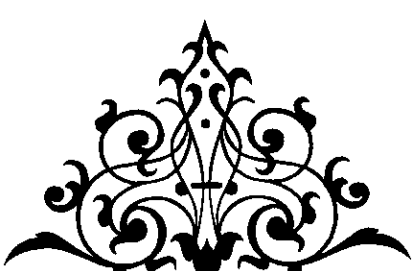

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 4

دقیق اور مخفی مسائل میں عذر قبول کرنا

بعض مسائل اتنے دقت طلب اور وسیع ہوتے ہیں کہ ان پر کما حقہ دسترس حاصل ہونا یا ان پر مکمل نظر رکھنا بہت مشکل امر ہے خاص طور پر علوم کی ترقی و ترویج کے بعد یہ ممکن ہی نہیں رہا کہ ایک شخص ان تمام علوم پر دسترس حاصل کر لے۔ ان میں اصل یہ ہے کہ ایسے مسائل میں تو فضلاء اور علماء کا عذر بھی مقبول ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اسی مسئلہ پر شافی و کافی گفتگو فرماتے ہیں کہ:

"ولا ريب أن في دقيق العلم مغفور للأمة وإن كان ذلك في المسائل العلمية ولو لا ذلك لهلك اكثر فضلاء الأمة، وإذا كان الله يغفر لمن جهل تحريم الخمر لكونه نشأ بأرض جهل مع كونة لم يطلب العلم فالفاضل المجتهد في طلب العلم بحسب ما أدركه في زمانه ومكانه إذا كان مقصوده متابعة الرسول بحسب إمكانه هو أحق بأن يتقبل الله حسناته ويثيبه على اجتهاداته ولا يؤاخذه بما أخطأ تحقيقا لقوله: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ (البقرة: 286)." [1]

''اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دقیق مسائل میں خطاء کو امت کے لیے بخش دیا گیا ہے، چاہے وہ علمی مسائل ہی کیوں نہ ہوں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو امت محمدیہ کے اکثر فضلاء ہلاک ہو جاتے، اور جب جہالت میں شراب پینے کا جرم کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں جو ایسے علاقے میں پروان چڑھا جہاں جہالت ہے باوجود اس امر کے وہ اس بارے میں علم حاصل نہیں کرتا تو ایک عالم اور فاضل جو کہ صرف اور صرف رسول کریم ﷺ کی متابعت میں مسائل علمیہ پر غور و فکر اور تدبر و تعقل کرتا ہے تو وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حسنات کو قبول کرے اور اجتہادات پر اجر دے اور خطاؤں پر مواخذہ نہ کرے اللہ تعالیٰ کے کلام کے مطابق: (اے ہمارے رب! ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں)۔''

[1] مجموع الفتاوى لابن تيميه: 20/165-166۔ (ماخوذ).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد بن ابراہیم لکھتے ہیں:

"أشیاء تکون غامضة فهذه لا یکفر الشخص فیها ولو بعد ما أقیمت علیه الأدلة و سواءً کانت فی الفروع أو الاصول و من أمثلة ذلك الرجل الذی أوصی أهله أن یحرقوه اذا مات ."[1]

"بعض اشیاء پیچیدہ اور غیر واضح ہوتی ہیں، ان کے مرتکب شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی اگرچہ اس پر دلائل قائم ہونے کے بعد ہوں خواہ وہ فروع میں ہوں یا اصول میں۔ یعنی عملی اور اعتقادی دونوں طرح کے مسائل میں جہاں غموض و پیچیدگی ہوگی تو ان میں کسی کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔"

نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے درمیان فرائض، رضاعت اور طلاق وغیرہ کے مسائل میں اختلاف کے واقعات رونما ہوئے جبکہ وہ براہِ راست منبع نوع سے مستفید و مستفیض ہوئے۔

اسی کی ایک مثال رضاعت کے مسئلہ کی ہے کہ بڑی عمر میں رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں، ابو موسیٰ اشعری نے اس پر فتویٰ دیا تھا کہ بڑی عمر میں بھی رضاعت ثابت ہوئی ہے جبکہ عبداللہ بن مسعود نے دو سال کی عمر میں رضاعت کی حرمت کا فتویٰ دیا۔ جیسا کہ اصول و تکفیر اور اس کے ضوابط و شروط کے شروع میں ذکر ہو چکا ہے، لگتا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نے مطلق رضاعت سے یہ سمجھا خواہ وہ کسی بھی عمر میں ہو جبکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حولین کاملین کی نص سے مدت رضاعت دو سال سے بات اخذ کی۔

اب اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بہت سارے مسائل جو موجودہ زمانے کے احوال کے تحت، وقت کے گردابوں کے تحت چھپ گئے اور لوگوں کے لیے دقت طلب بن گئے ہیں ان میں خطاء ہونا کوئی بعید نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس میں مغفرت فرمائے۔ آمین

خلاصة القول

علم کی وسعت کی بناء پر مطلقاً کسی پر فوری حکم لگانا جائز نہیں۔

چونکہ اس کا تعلق علماء اور فضلاء سے ہے لہٰذا اس بارے میں ان کے اعذار مقبول ہوں گے۔

صحابہ کرام میں بھی یہ اختلاف واقع ہوئے لہٰذا ان اختلاف کی بناء پر کسی عالم دین کی تکفیر کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ شروط پوری نہ ہو۔

[1] فتاویٰ و رسائل للشیخ محمد بن ابراهیم: 74/1۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطة نمبر

⑤

جہالت عام
اور اہل علم کی قلت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

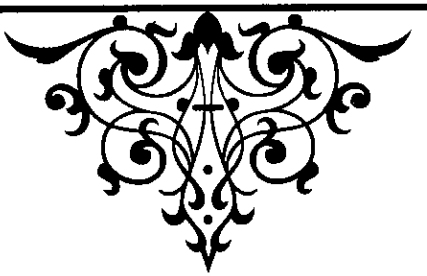

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"وهؤلاء الاجناس وان كانوا قد كثروا فى هذا الزمان فلقلة دعاة العلم والايمان وفتور آثار الرسالة فى الثر البلدان وأكثر هؤلاء ليس عندهم من آثار الرسالة وميراث النبوة ما يعرفون به الهدى وكثير منهم لم يبلغهم ذلك، وفى أوقات الفترات وأمكنة الفترات يثاب الرجل على ما معه من الايمان القليل ويغفر الله فيه لمن لم تقم الحجة عليه ما لا يغفر به لمن قامت الحجة عليه"

[مجموع الفتاوى لابن تيمية: 165/35]

"اور یہ مختلف قسم کے لوگ (قلندریہ، متکلمہ وغیرہم) اگرچہ اس دور میں بہت زیادہ ہیں تو علم و ایمان کے داعیان کی قلت اور اکثر شہروں میں آثار رسالت کی کمی کی وجہ سے، اور ان میں اکثریت کے ہاں رسالت کے آثار اور نبوت کی میراث میں سے وہ حصہ نہیں ہے جس کی ساتھ راہ راست کی پہچان کرسکیں اور ان میں سے بہت سارے لوگوں کو یہ بات پہنچی ہی نہیں۔ دو نبیوں کے درمیانے اوقات اور جگہوں میں آدمی کے پاس جس قدر تھوڑا بہت ایمان ہے اس کے مطابق ثواب و بدلہ دیا جائے گا اور جس پر حجت قائم نہیں ہوئی اللہ اس کی بخشش فرمادے گا جبکہ جس پر حجت قائم ہوگئی اس کی بخشش نہ ہوگی۔"

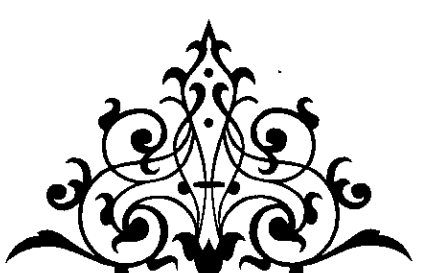

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 5

جہالت عام اور اہل علم کی قلت

وہ زمانہ اور مکان جہاں جہالت عام اور اہل علم کی قلت ہو وہاں کا عذر تکفیر نہ کرنے پر قبول کیا جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لیکن جہالت کے عام ہونے پر اور علم کی قلت واقع ہونے پر تکفیری امور سہل نہیں رہتے۔ جیسے انبیاء صالحین سے دعا مانگنا یہاں تک کہ آپ کو اس ضمن میں تعلیمات اسلام سے روشناس نہ کرائیں۔'' ❶

ہمارے پاکستان میں بعض دیہاتوں میں یہ جہالت دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ بیٹیوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے۔ شمالی علاقہ جات کے بعض علاقوں میں اسلام اپنی مسخ شدہ صورت یعنی اسماعیلی مذہب اور شیعی مذہب کی صورت میں پہنچا، ان لوگوں کو اسلام کا علم نہیں اور تو اور یورپ میں بوسنیا میں جو مسلمان ہیں انہیں کلمہ توحید سے آگے اسلام کے تقاضوں کا علم نہیں وہ صرف اس لیے مسلمان ہیں کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے اور انہیں کلمہ یاد کروا دیا گیا اس کے بعد ان کے اعمال، لباس، چال ڈھال ہر چیز میں یہودیت، عیسائیت نظر آتی ہے۔

جیسا کہ شیخ ابوعبدالعزیز حفظہ اللہ نے جب بوسنیا سے واپسی پر مرکز طیبہ میں درس دیا تو بتایا کہ وہاں کے لوگوں کو صرف یہ پتہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور انہوں نے قرآن مجید تک نہ دیکھا تھا اور جب پتہ چلا کہ مجاہدین کے پاس ہمارا قرآن ہے تو زیارت کے لیے لائنیں لگ گئیں۔

خود ہمارے اپنے گھر اسلام کی معلومات کا یہ حال تھا کہ ہم بہشتی زیور، پکی روٹی اور تعلیم اسلام از مفتی کفایت اللہ کو کل دین سمجھتے تھے۔

اس سلسلے میں یہ حدیث بھی مدنظر رہے:

((عن حذيفة بن اليمان قال: قال رسول الله ﷺ: يدرس الإسلام كما يدرس وشي الثوب حتى لا يدرى ما صيام ولا صلاة ولا نسك ولا صدقة وليسرى

❶ الرد على البكري لابن تيميه: 630/2، رقم: 376۔ وفي نسخة: 412.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

على كتاب الله عزوجل في ليلة فلا يبقى في الأرض منه آية وتبقى طوائف من الناس الشيخ الكبير والعجوز يقولون أدركنا آباءنا على هذه الكلمة لا إله إلا الله فنحن نقولها فقال له صلة ما تغني عنهم لا إله إلا الله وهم لا يدرون ما صلاة ولا صيام ولا نسك ولا صدقة فأرض عنه حذيفة ثم ردها عليه ثلاثا كل ذلك يعرض عنه حذيفة ثم أقبل عليه في الثالثة فقال: (يا صلة تنجيهم من النار) ثلاثا.)) ❶

''اسلام اس طرح مٹ جائے گا جیسے کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں حتیٰ کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں یا نماز یا قربانی یا صدقہ کیا ہوتا ہے اللہ کی کتاب کو ایک ہی رات میں اٹھا لیا جائے گا، اور زمین میں اس کی ایک آیت بھی نہیں رہے گی لوگوں میں کچھ بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گے: ہم نے اپنے بزرگوں کو لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے دیکھا تھا ہم بھی کہتے صلہ بن زمر جو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے انہوں نے کہا: انہیں لا الہ الا اللہ سے کیا فائدہ ہوگا حالانکہ وہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ کو نہیں جانتے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا انہوں نے تین بار یہ سوال کیا اور ہر دفعہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منہ پھیرتے رہے تیسری بار ان کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: اے صلہ یہ کلمہ انہیں آگ سے بچا لے گا۔''

اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے فضیلۃ الشیخ عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''فتنوں کے ایام میں تھوڑا عمل بھی نجات کے لیے کافی ہوگا کیونکہ اس دور میں تھوڑے اسلام پر عمل کرنا بھی مشکل ہوگا۔ جیسے روس میں کمیونسٹوں کے دور حکومت میں مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کے لیے منظم کوششیں کی گئی تھیں جس کے نتیجے میں روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کے مسلمان علم سے اس طرح محروم ہو گئے کہ انہیں صرف اسلام کا نام یاد رہ گیا اور کچھ یاد نہ رہا۔'' ❷

---

❶ ابن ماجه: (4039)۔ المستدرك للحاكم: 473/1-545۔ اسے حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور امام ذہبی نے ان موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "بسند قوی" فتح الباری: 16/13۔ ط دار المعرفة: 453/16۔ ط دار طيبة، علامہ بوصیری فرماتے ہیں: (هذا اسناد صحيح رجاله ثقات) مصباح الزجاجه فی زوائد ابن ماجه: 124/4۔ ط مكتبة المعارف مع السنن لابن ماجه، علامہ البانی اسے سلسلة الاحاديث الصحيحة (87) میں لائے ہیں۔

❷ سنن ابن ماجه، مترجم: 351/5۔ ط دار السلام.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کئی ایک احدیث صحیحہ میں زوال علم اور ظہور جہل کو قیامت کی علامات میں سے شمار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ صحیح البخاری کتاب الفتن میں باب ظهور الفتن کے اندر عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی احادیث تھیں اور آج کتنے دیہات اور علاقے ایسے ہیں جہاں پر کتاب وسنت کی ماہر علماء موجود نہیں ہیں بلکہ اہل البدع کے علماء، ذاکرین موجود ہیں جو انہیں بدعات وخرافات کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کے عقائد واعمال بگاڑتے ہیں اور عوام کالانعام سمجھتے ہیں کہ ان کے علماء انہیں اللہ اور اس کے رسول اور اولیائے کرام کی باتیں بتاتے ہیں۔ اسی طرح صوبہ سندھ میں قرآن مجید سے اپنی بیٹیوں کی شادی کی قبیح رسم موجود ہے۔ اعاذنا اللّٰہ من هذا۔

تو ایسے وقت میں اور ایسی جگہوں پر انسانوں کو جتنا کچھ ایمان میں سے میسر ہے تو وہ اتنے ہی عمل کے مکلف ہیں اور ان کو اس کا ہی اجر ملے گا واضح رہے یہ اس کے لیے ہے جس میں حجت کا قیام نہ ہو۔

قارئین حیران نہ ہوں اس جہالت اور قلت علم کا عام ملاحظہ بلوچستان کے بعض علاقوں میں کیا جا سکتا ہے جہاں امام مسجد کو صرف چند سورتیں یاد ہیں نہ تو وہ پورا قرآن مجید درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکتا ہے معانی کا علم ہونا تو بعد کی بات ہے۔

اس ضمن میں ایک واقعہ قابل ذکر ہے جس کے ایک راوی سے راقم کی ملاقات ہے: دو سگے بھائیوں کے شادی دو سگی بہنوں سے ہوئی شب زفاف میں دونوں کی بیگمات تبدیل ہو گئیں، صبح اس بات کا علم ہونے پر مولوی صاحب سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ جو جس کے پاس چلی گئی بس وہی اس کی بیوی ہے۔ اس سے لوگوں کی علمی سطح کا اور معلومات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وهؤلاء الاجناس وان كانوا قد كثروا فى هذا الزمان فلقلة دعاة العلم والايمان وفتور آثار الرسالة فى الثر البلدان وأكثر هؤلاء ليس عندهم من آثار الرسالة وميراث النبوة ما يعرفون به الهدى وكثير منهم لم يبلغهم ذلك، وفى أوقات الفترات وأمكنة الفترات يثاب الرجل على ما معه من الايمان القليل ويغفر الله فيه لمن لم تقم الحجة عليه ما لا يغفر به لمن قامت الحجة عليه.)) [1]

''اور یہ مختلف قسم کے لوگ (قلندریہ، متکلمہ وغیرہم) اگرچہ اس دور میں بہت زیادہ ہیں تو علم و

[1] مجموع الفتاوى لابن تيميه: 165/35.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کے داعیان کی قلت اور اکثر شہروں میں آثار رسالت کی کمی کی وجہ سے، اور ان میں اکثریت کے ہاں رسالت کے آثار اور نبوت کی میراث میں سے وہ حصہ نہیں ہے جس کی ساتھ راہ راست کی پہچان کر سکیں اور ان میں سے بہت سارے لوگوں کو یہ بات پہنچی ہی نہیں۔ دو نبیوں کے درمیانے اوقات اور جگہوں میں آدمی کے پاس جس قدر تھوڑا بہت ایمان ہے اس کے مطابق ثواب و بدلہ دیا جائے گا اور جس پر حجت قائم نہیں ہوئی اللہ اس کی بخشش فرما دے گا جبکہ جس پر حجت قائم ہوگئی اس کی بخشش نہ ہوگی۔"

اس کے بعد امام صاحب نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ والی وہ حدیث ذکر کی ہے جس میں ایسے دور کا ذکر ہے جس میں لوگ نماز، روزہ، حج وعمرہ کو نہیں پہچانتے ہوں گے صرف باپ دادا سے کلمہ ہی سیکھا ہوگا، اس کا بیان پیچھے گزر چکا ہے۔ مزید دیکھیں کتاب الدعاء از محمد فضیل بن غزوان الضبی (المتوفی 195ھ) رقم (15)۔

پھر فرماتے ہیں:

"فإن الإيمان من الأحكام المتلقاة عن الله ورسوله ليس ذلك مما يحكم فيه الناس بظنونهم وأهوائهم ولا يجب أن يحكم في كل شخص قال ذلك بانه كافر حتى يثبت في حقه شروط التكفير وتنتفي موانعه مثل من قال أن الخمر أو الربا حلال لقرب عهده بالإسلام او لنشوئه في بادية بعيدة أو سمع كلاما أنكره ولم يعتقد أنه من القرآن ولا أنه من أحاديث رسول الله ﷺ كما كان بعض السلف ينكر أشياء حتى يثبت عنده أن النبي قالها وكما كان الصحابة يشكون في أشياء مثل رؤية الله وغير ذلك حتى يسألوا عن ذلك رسول الله ﷺ." [1]

"بلاشبہ ایمان وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ملنے والے احکام سے لیا جائے، وہ نہیں جس میں لوگ اپنے گمانوں اور خواہشات سے فیصلہ کریں اور ضروری نہیں کہ ہر وہ شخص جس نے کفریہ بات کہی ہے اس پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائے۔ یہاں تک کہ اس کے حق میں تکفیر کی شروط ثابت ہو جائیں اور اس کی موانعات کی نفی ہو جائے، جیسے کوئی شخص نیا نیا مسلمان ہونے یا

[1] مجموع الفتاوى لابن تيميه: 35/165-166.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور دراز جنگلی علاقے میں رہنے کی وجہ سے کہہ دے شراب اور سود حلال ہے یا کوئی کلام سن کر انکار کر دے اور وہ یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ وہ بات قرآن یا احادیث رسول میں ہے جیسا کہ بعض اسلاف اتنی دیر تک کئی چیزوں کا انکار دیتے ہیں جب تک وہ ان کے نزدیک ثابت ہو جائیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کہیں ہیں۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعض اشیاء جیسے اللہ کی رؤیت وغیرہ میں شک کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتے۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا مقام پر یہ بات واضح کر دی کہ بسا اوقات نئے نئے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بعض لوگ اسلام کے احکام سے واقف نہیں ہوتے۔ بعض لوگ ایسے خطوں میں رہتے ہیں جہاں پر جہالت عام ہوتی ہے جیسے جنگلوں اور دور دراز دیہاتوں میں بسنے والے لوگ یا بعض افراد کسی بات کا انکار صرف اس لیے کر دیتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات قرآن وحدیث میں نہیں ہے تو ایسے افراد پر حجت قائم ہونے اور ان کی جہالت کا ازالہ کرنے اور ان کے حق میں شروط تکفیر پوری ہونے اور موانعات تکفیر کی نفی ہونے کے بغیر کافر قرار دینے کا فتویٰ نہیں لگایا جائے گا، لہٰذا زمان ومکان کی نوعیت اور اہل علم کی قلت وغیرہ کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قیامت حجت کی بات بھی مختلف پہلو رکھتی ہے، زمان، مکان اور اشخاص کے لحاظ سے مختلف نوعتیں ہوسکتی ہیں اس لیے کوئی یکساں فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔'' ❶

اس میں ابن القیم رحمہ اللہ نے ایک ذریں اصول بتایا کہ ضروری نہیں کہ ایک دلیل اور حجت ہر زمانہ اور ہر جگہ کے لیے مفید ہوگی بلکہ اس کا تعین حالات کے اعتبار سے کیا جائے گا۔ جیسے ایک جگہ جہالت ہے اور علم کے روشناس کرانے والے بھی موجود نہیں ہیں۔ یہاں حجت کی نوعیت اور ہوگی اور ایک جگہ علمی جماعت موجود ہے اور ہر قسم کی سہولت موجود ہے تو دونوں کی نوعیت میں فرق ہوگا۔

---

❶ راہ سعادت، ص: 337۔ طریق الهجرتين وباب السعادتين کا ترجمہ از عبدالعلیم اصلاحی، طبع رئاسه ادارالبحوث العلميه والافتاء الرياض.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصة القول

① جہاں دین کی تبلیغ نہ ہوئی ہو وہاں حکم سے قبل تبلیغ کرنا اتمامِ حجت کے لیے لازم ہے۔

② اسی طرح جہاں دین کی صحیح شکل نہ پہنچی ہو وہاں بھی یہی حکم ہے۔

③ عمل کرنے کے بارے میں جو جتنا جانتا ہے اتنا ہی وہ مکلّف ہے۔

④ تکفیر کے لیے ہر شخص کے احوال کا انفرادی طور پر جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے۔

⑤ جہالت اور ہٹ دھرمی میں فرق کی بناء پر حکم بھی مختلف ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر ⑥

کم علم یا صحیح علم کے اخذ کرنے سے عاجز شخص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"والحجة على عباد انما تقوم بشيئين بشرط التمكن من العلم بما أنزل الله والقدة على العمل به فاما العاجز عن العلم كالمجنون أو العاجز عن العمل فلا أمر عليه ولا نهي۔"

[مجموع الفتاوى لابن تيمية: 59/20]

"بندوں پر حجت دو چیزوں کے ساتھ قائم ہوتی ہے: جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کے بارے میں پوری طرح علم رکھتا ہو، اور اس پر عمل کرنے پر قدرت بھی ہو۔ علم سے عاجز، مجنون کی طرح ہے اور عمل سے عاجز پر امر و نہی نہیں ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 6

کم علم یا صحیح علم کے اخذ کرنے سے عاجز شخص

ایسا شخص جو کہ مقابلتاً اور نسبتاً کم علم ہو یا پھر صحیح علم کے اخذ کرنے سے عاجز ہو، وہ متمکن اور صاحب علم کے مقابلے میں اس کا عذر قبول ہوگا۔

حجت انسانوں پر دو چیزوں سے قائم ہوتی ہے:

اول:..... جو کچھ اللہ نے نازل کیا اس پر متمکن ہو یا عالم ہو۔

دوم:..... جو کچھ علم میں ہے اس پر عمل کی قدرت رکھتا ہو۔

علم کے اخذ کرنے سے عاجز یا غیر متمکن یا غیر عالم جیسے مجنون اور عمل سے عاجز وغیرہ ہیں ان کا عذر قبول ہوگا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والحجة على عباد انما تقوم بشيئين بشرط التمكن من العلم بما أنزل الله والقدة على العمل به فاما العاجز عن العلم كالمجنون أو العاجز عن العمل فلا أمر عليه ولا نهي." ❶

''بندوں پر حجت دو چیزوں کے ساتھ قائم ہوتی ہے: جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کے بارے میں پوری طرح علم رکھتا ہو، اور اس پر عمل کرنے پر قدرت بھی ہو۔ علم سے عاجز، مجنون کی طرح ہے اور عمل سے عاجز پر امر و نہی نہیں ہیں۔''

اس سلسلے میں یہ حدیث بھی پیش نظر رہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغير حتى يكبر وعن المجنون حتى يعقل أو يفيق.)) ❷

''تین اشخاص سے قلم اٹھا لیا گیا۔ سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور دیوانے سے یہاں تک کہ اس کی عقل کام کرے یا

---

❶ مجموع الفتاوى لابن تيميه: 59/20.

❷ ابن ماجه كتاب الطلاق: 2041۔ ابو داؤد: 4398۔ ابن حبان: 1496۔ المستدرك: 59/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے افاقہ ہو جائے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان نے صحیح کہا ہے اور امام حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ قلم اٹھانے کا مطلب ان کے اعمال لکھے نہیں جاتے، مجنون اور دیوانگی والا جب تک اس کو افاقہ نہیں ہوتا اور اس کی عقل کام نہیں کرتی وہ معذور ہے اسی طرح جس شخص کے پاس علم کی دولت نہیں اسے امام ابن تیمیہ مجنون کی طرح قرار دے رہے ہیں۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اس قول سے علم ہوا کہ کسی کی تکفیر کرتے ہوئے دو بنیادی امور کو مدنظر رکھنا لازم ہے وہ یہ کہ:

اول:.....علم کی موجودگی **دوم:**.....اس پر عمل کی قدرت

ورنہ حکم تکفیر صحیح نہ ہوگا پس اس کے واضح ہونے کے بعد میں عرض کروں گا کہ:

وہ شخص جس نے ایمان کے بعض واجبات کو ان دونوں وجوہات میں سے کسی ایک کی بنیاد پر چھوڑا تو وہ اس کا مکلّف نہ ہوگا اور اس پر اس ضمن میں حکم عائد نہ کیا جائے گا۔

اس قاعدہ کی اصل قرآن مجید کی آیت ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة: 286)

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق۔''

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"استدل به على منع التكليف مالا يطاق." ❶

''اس آیت کریمہ سے استدلال کیا گیا ہے کہ ایسی تکلیف جو بندے کی طاقت سے باہر ہو منع ہے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لا يكلف احدا فوق طاقته." ❷

''کسی کو وہ اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔''

خلاصة القول

حکم لگانے سے قبل اس شخص پر اتمام حجت کے لیے مکمل جائزہ ضروری ہے کہ آیا جس ضمن میں حکم لگایا جا رہا ہے اس کے بارے میں اس کو مکمل اور صحیح معلومات بھی ہیں یا نہیں۔ اگر علم کی موجودگی کے باوجود وہ عمل پر قدرت نہیں رکھتا تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ وہ اس پر مکلّف ہی نہیں تھا۔

---

❶ الا كليل فى استنباط التنزيل، ص: 165۔ ناشر مكتبه فياض. ❷ ابن كثير: 673/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر ⑦

تکفیری مسائل میں مقلد کا حق کی معرفت رکھنا اور نہ رکھنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

''ان مقلدین میں دو طرح کے لوگ ہو سکتے ہیں ایک وہ جو حق کو جانتے ہوئے بھی لیڈرانِ قوم کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان کا معاملہ بالکل صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے پاس ان کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا دوسرے وہ لوگ ہیں جن کو حق کے بارے کوئی واقفیت نہیں ہے ان میں بھی دو قسم کے ہو سکتے ہیں: ایک وہ جو راہِ راست سے محبت رکھتے ہیں لیکن خود حق کو پانے کی ان کے اندر سکت اور استعداد ہے اور نہ راہ دکھانے والوں تک وہ پہنچ سکتے ہیں ممکن ہے ان کا معاملہ زمانہ فطرت کے لوگوں جیسا ہو، اور دوسری قسم میں ایسے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی ارادہ اور چاہت ہے اور نہ کچھ حق و ناحق کی بات ان کے دل میں آتی ہے جس حالت میں ہیں مطمئن اور راضی پڑے ہیں اسی طرح تفصیلی طور پر مسئلہ کو دیکھنے کی ضرورت ہے اور اتنی بات مسلم ہے کہ قیامت کے دن اللہ عدل کرے گا اور کسی بھی معذور کو مجرم نہ ٹھہرایا جائے گا اور جس پر حجت تمام نہیں ہوتی اس کو عذاب میں نہ ڈالا جائے گا اسی کے ساتھ یہ حقیقت بھی مسلم ہے اور اس کا اعتقاد رکھنا چاہیے کہ دین اسلام کے علاوہ کوئی دین اور عقیدہ خدا کے نزدیک معتبر اور قابل قبول نہ ہوگا البتہ متعین طور پر کسی فرد یا قوم کے بارے میں فیصلہ کرنے کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے کہ آخرت میں ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ہاں دین کا معاملہ الگ ہے یہاں ظاہری حالات کے تحت فیصلہ کیا جائے گا اور احکام جاری کیے جائیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 7

تکفیری مسائل میں مقلد کا حق کی معرفت رکھنا اور نہ رکھنا

تکفیری مسائل میں ایسا مقلد جو حق کی معرفت رکھتا ہے مگر اس سے منہ پھیر لیتا ہو اور ایسا مقلد جو حق کی معرفت نہ رکھتا ہو تو دونوں میں واضح فرق اس حکم میں مدنظر رکھنا لازم ہے۔

اور حقیقت میں دونوں قسمیں ہی ہمارے معاشرہ میں موجود ہیں ایک صاحب تقلید جسے حق کی پہچان بھی ہے لیکن صرف تعصب میں اس کی پیروی نہیں کرتا جبکہ دوسرے کو حق کی مکمل پہچان ہی نہیں ہے وہ صرف تقلید پر جاری و ساری ہے تو دوسرے شخص کا عذر مقبول ہوگا کہ جب تک اس کو حق کی مکمل خدوخال نہ دکھائے جائیں اس پر ہم حکم نہیں لگا سکتے۔ جبکہ پہلی قسم والا مقلد اس کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا۔

ایسے مقلدین کی بے شمار مثالیں ہیں جن کے سامنے حق بات کھل کر واضح ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی وہ اپنے تقلیدی مزاج کے مطابق باطل پر ڈٹے رہتے ہیں۔ جیسا کہ بیع خیار کے مسئلہ میں مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے لکھا ہے:

"الحق والإنصاف أن الترجيح للشافعي في هذه المسئلة لكن نحن مقلدون يجب علينا تقليد إمامنا أبي حنيفة رحمه الله." (التقرير للترمذي)

''حق اور انصاف کی بات یہی ہے کہ اس مسئلہ میں ترجیح امام شافعی کو ہے لیکن ہم مقلدین ہیں ہمارے اوپر ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید واجب ہے۔''

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور صریح حدیث ہے کہ:

((من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر.)) [1]

''جس نے صبح کی ایک رکعت سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پالی اس نے لازماً صبح کی نماز پالی اور جس نے ایک رکعت عصر کی سورج غروب ہونے سے پہلے پالی تو اس نے لازماً نماز

[1] صحيح البخاري: 579۔ نصب الراية: 228/1۔ الحديث الخامس.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر پالی۔''

یہ حدیث بڑی واضح ہے کہ فجر کی ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لی یا عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھ لی تو اس نے صبح اور عصر کی نماز پالی ہے، جبکہ احناف کے علماء کے نزدیک صبح کی نماز باطل ہو جاتی ہے جبکہ عصر کی نماز باطل نہیں ہوتی ملاحظہ ہو۔ ❶

حنفی علماء نے اس حدیث کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جس کا تذکرہ کرتے ہوئے مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

''حدیث باب حنفیہ کے بالکل خلاف ہے مختلف مشائخ حنفیہ نے اس کا جواب دینے میں بڑا زور لگایا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی شافی جواب نہیں دیا جا سکا یہی وجہ ہے کہ حنفیہ کے مسلک پر اس حدیث کو مشکلات میں سے شمار کیا گیا ہے۔'' ❷

اور اس بحث کے آخر میں لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ میں حنفیہ کی طرف سے کوئی ایسی توجیہ احقر کی نظر سے نہیں گزری جو کافی اور شافی ہو اس لیے حدیث کو توڑ موڑ کر حنفیہ کے مسلک پر فٹ کرنا کسی طرح مناسب نہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ اس حدیث کے بارے میں حنفیہ کی تمام تاویلات باردہ ہیں اور حدیث میں کھینچ تان کرنے کی بجائے کھل کر یہ کہنا چاہیے کہ اس بارے میں حنفیہ کے دلائل ہماری سمجھ میں نہیں آ سکے اور ان اوقات میں نماز پڑھنا ناجائز تو ہے لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی۔'' ❸

مفتی تقی عثمانی صاحب کی اس وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ بڑے بڑے حنفی اکابر علماء نے صحیح صریح حدیث کو توڑ موڑ کر اپنے مذہب کے مطابق بنانے کی سعی لا حاصل کی ہے لیکن ان کی نظر میں کوئی تسلی بخش، شافی و کافی جواب بن نہیں پڑا اور اسے حنفیہ کے ہاں مشکلات میں سے شمار کیا گیا۔ جیسا کہ علامہ زیلعی نے نصب الرایۃ: 229/1 میں لکھا ہے۔

سو معلوم ہوا کہ کتنے ایسے مقلد علماء ہیں جنہیں حق کی معرفت ہو جاتی ہے مگر وہ تجمد تقلیدی اور تعصب

---

❶ مختصر القدوری، ص: 97۔ ط مکتبہ البشری، الھدایۃ: 85/1.

❷ درس ترمذی: 434/1.

❸ درس ترمذی: 439/1-440۔ ناشر مکتبہ دارالعلوم کراچی نمبر: 14.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی کی بناء پر صحیح احادیث رسول پر ہاتھ صاف کر جاتے ہیں جبکہ ان کے مقابلے میں علماء اتنی سکت اور ہمت نہیں رکھتی اور انہیں حق و ناحق، جائز و ناجائز کی بالا دلتہ تفریق کرنے کی استعداد اور پرکھنے کا ملکہ نہیں ہوتا۔

اب دوسری قسم جس کے نزدیک حق واضح نہیں ہے اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

اول: ..... ایسا مقلد جو ہدایت کا طالب اور متلاشی ہو لیکن وہ کسی وجہ کی بناء پر اس پر قدرت نہیں رکھتا تو اس پر دعوت اور تعلیمات کے نہ پہنچنے کا حکم لگایا جائے گا۔

دوم: ..... ایسا مقلد جس نے کبھی یہ سوچا نہیں کہ اس سے بہتر صائب راستہ اگر میرے سامنے آ جائے تو میں اس کو اختیار کر لوں بلکہ جس راستے پر ہے اس سے نہیں ہٹنا چاہیے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ان مقلدین میں دو طرح کے لوگ ہو سکتے ہیں ایک وہ جو حق کو جانتے ہوئے بھی لیڈرانِ قوم کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان کا معاملہ بالکل صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے پاس ان کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا دوسرے وہ لوگ ہیں جن کو حق کے بارے کوئی واقفیت نہیں ہے ان میں بھی دو قسم کے ہو سکتے ہیں: ایک وہ جو راہِ راست سے محبت رکھتے ہیں لیکن خود حق کو پانے کی ان کے اندر سکت اور استعداد ہے اور نہ راہ دکھانے والوں تک وہ پہنچ سکتے ہیں ممکن ہے ان کا معاملہ زمانہ فطرت کے لوگوں جیسا ہو، اور دوسری قسم میں ایسے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی ارادہ اور چاہت ہے اور نہ کچھ حق و ناحق کی بات ان کے دل میں آتی ہے جس حالت میں ہیں مطمئن اور راضی پڑے ہیں اسی طرح تفصیلی طور پر مسئلہ کو دیکھنے کی ضرورت ہے اور اتنی بات مسلم ہے کہ قیامت کے دن اللہ عدل کرے گا اور کسی بھی معذور کو مجرم نہ ٹھہرایا جائے گا اور جس پر حجت تمام نہیں ہوتی اس کو عذاب میں نہ ڈالا جائے گا اسی کے ساتھ یہ حقیقت بھی مسلم ہے اور اس کا اعتقاد رکھنا چاہیے کہ دین اسلام کے علاوہ کوئی دین اور عقیدہ خدا کے نزدیک معتبر اور قابل قبول نہ ہوگا البتہ متعین طور پر کسی فرد یا قوم کے بارے میں فیصلہ کرنے کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے کہ آخرت میں ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ہاں دین کا معاملہ الگ ہے یہاں ظاہری حالات کے تحت فیصلہ کیا جائے گا اور احکام جاری کیے جائیں گے۔'' [1]

---

[1] راہ سعادت کتاب "طریق الهجرتین وباب السعادتین" کا ترجمہ، ص: 336۔ ط الریاض.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان دونوں میں بہت فرق ہے تو احوال کے فرق کے اعتبار سے دونوں کے حکم میں بھی فرق موجود ہوگا۔ پہلا ہدایت کا متلاشی جبکہ دوسرا موجودہ حالت پر راضی اور قائم و دائم اور ویسے دونوں ہی مقلد ہیں۔

خلاصة القول

① حکم سے قبل مقلد کی مکمل صورت حال سے آگاہی لازم ہے۔

② مقلد متعصب اور مقلد غیر متعصب میں فرق کی بناء پر حکم بھی مختلف ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر ⑧

لاعلمی میں خطا کا ارتکاب

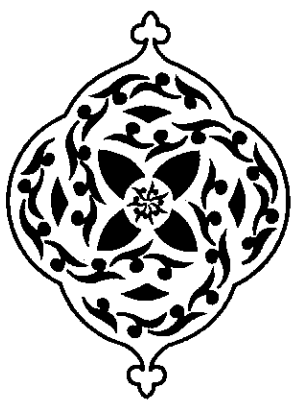

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"و اما التكفير فالصواب أنه من اجتهد من أمة محمد و قصد الحق فاخطأ لم يكفر بل يغفر له خطأه و من تبين له ما جاء به الرسول فشاق الرسول من بعد ما تبين له الهدى و اتبع غير سبيل المؤمنين فهو كافر و من اتبع هواه و قصر في طلب الحق و تكلم بلا علم فهو عاص مذنب ثم قد يكون فاسقا و قد تكون له حسنات ترجح على سيئاته۔"

[مجموع الفتاوى لابن تيمية: 180/12]

"رہا مسئلہ تکفیر: تو درست بات یہ ہے کہ امت محمد ﷺ میں سے جس شخص نے بھی اجتہاد کیا اور حق کا مقصد و ارادہ کیا سو اس نے خطا کر لی اس کی تکفیر نہیں ہو گی بلکہ اس کی خطا معاف کر دی جائے گی اور جس شخص کے لیے وہ چیز کھل کر واضح ہو گئی جو اللہ کے رسول ﷺ لے کر آئے اور اس نے اپنے لیے ہدایت کھل کر واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کی اور مومنین کے راہ کے علاوہ پیروی کی تو وہ کافر ہے اور جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور حق کی تلاش میں کوتاہی کی اور علم کے بغیر کلام کیا تو وہ نافرمان و گناہ گار ہے پھر کبھی وہ فاسق ہوتا ہے اور کبھی اس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر راجح ہوتی ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 8

لاعلمی میں خطاء کا ارتکاب

ایسا مومن جس نے حق کی اتباع کو اپنا مطلوب ومقصود بنا رکھا ہے اگر وہ کسی ایسی خطاء کا مرتکب ہوتا ہے جس کا اسے علم نہیں ہوتا تو وہ عنداللہ معذور تصور ہوگا۔ مقابلتہً ایسا عالم جو کوئی خطاء کا مرتکب معرفت کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کا مواخذہ ہوگا۔

تو پہلا شخص چونکہ اس کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے کی پیروی ہے اور وہ اسی کو اپنا مطلوب ومقصود بنائے ہوئے ہے اور اس راستے پر چلتے ہوئے اگر اس سے کوئی خطاء صادر ہوتی ہے جس کے بارے میں اس کو کوئی علم نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا مواخذہ نہ ہوگا، اور اس کی نسبت ایسا عالم جو دین کو بہتر طور پر سمجھتا ہے اور خطا کا مرتکب ہوتا ہے تو اس پر اس کا مواخذہ ہوگا۔ بقول شاعر:

العلم بلاعمل وبال
والعمل بلاعلم ضلال

کہ ایسا علم جو عمل کے بغیر ہو وبال جان ثابت ہوتا ہے اور وہ عمل جو علم کے بغیر ہو تو گمراہی ہے۔

چونکہ اس کو حق کی معرفت تھی اور اس کے تقاضوں سے باخبر تھا اور اگر اس کو پورا نہ کروں تو مجھ پر کیا عائد ہوگا تو وہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو (ان اللہ شدید العقاب)

اس قاعدے کی اصل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ (البقرة: 286)

''اے ہمارے رب ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں۔''

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هذا أصل قاعدة أن الناسي والمخطئ غير مكلفين ومن فروعها عدم حنث الناسي والجاهل وسائر أحكامها." [1]

---

[1] الاكليل في استنباط التنزيل، ص: 165.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ اس قاعدے کی اصل ہے کہ بھولنے والا اور خطاء کرنے والا دونوں ہی مکلّف نہیں ہیں اور ان دونوں کی فروعات میں سے یہ ہے کہ بھولنے والا جاہل و ناواقف کی قسم نہیں ٹوٹتی اور ان کے دیگر احکامات۔''

امام طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وهو تعليم من الله عباده المؤمنين دعاء ه كيف يدعونه، وما يقولون في دعائهم إياه. ومعناه: قولوا: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا﴾ شيئا فرضت علينا عمله فلم نعمله، ﴿أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ في فعل شيء نهيتنا عن فعله ففعلناه، على غير قصد منا إلى معصيتك، ولكن على جهالة منا به وخطأ." ❶

''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مومن بندوں کو دعا کی تعلیم ہے کہ وہ اس کو کیسے پکاریں اور اپنی دعاؤں میں کیا کہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کہو: اے ہمارے رب تو ہمارا مواخذہ نہ کر اگر ہم کسی ایسی چیز میں بھول جائیں جس پر عمل کرنا تو نے ہم پر فرض کیا اور ہم نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔ کسی ایسے عمل میں خطاء کر جائیں جس کے ارتکاب سے تو نے ہمیں منع کیا تو ہم نے تیری نافرمانی کا ارادہ کیے بغیر وہ کام کر ڈالا لیکن یہ ہم سے جہالت اور خطا کی وجہ سے سرزد ہو گیا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۭ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ ۭ﴾ (البقرة: 284)

''اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور اگر تم اسے ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہے، یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔''

تو یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر گراں گزری تو وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں ایسے اعمال کی تکلیف دی گئی ہے جس کی ہمیں طاقت نہیں ہے نماز، روزے، جہاد اور صدقہ اور آپ پر یہ آیت نازل ہو چکی ہے اور ہمیں ان اعمال کی طاقت

❶ تفسیر طبری: 72/3۔ بتحقیق اسلام منصور عبدالحمید ط دار الحدیث القاهره.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أتـريـدون أن تـقولوا كما قال أهل الكتابين من قبلكم سمعنا و عصينا؟ بل قولوا سمعنا و أطعنا غفرانك ربنا و إليك المصير .))

''کیا تم اس طرح کہنا چاہتے ہو جیسا کہ تم سے پہلے یہود و نصاریٰ نے کہا: ہم نے سن لیا اور نافرمانی کی، بلکہ تم کہو ہم نے سن لیا اور مان لیا، اے ہمارے رب بخشش تیری ہی ہے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا:

﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾

جب قوم نے یہ پڑھا اس کے ساتھ ان کی زبانیں مطیع ہو گئیں۔ تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝﴾ (البقرة: 285)

''رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

پھر جب انہوں نے یہ کر لیا تو اللہ نے اسے منسوخ کر دیا تو یہ آیت نازل کی:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ﴾ (البقرة: 286)

''اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق، اسی کے لیے ہے جو اس نے (نیکی) کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے (گناہ) کمایا، اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں۔''

اللہ نے کہا: ہاں!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا﴾ (البقرة: 286)

''اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔''

اللہ نے فرمایا: ہاں! ❶

﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ﴾ (البقرة: 286)

''اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو۔''

فرمایا: ہاں!

﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

(البقرة: 286)

''اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

فرمایا: ہاں!

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ﴾ (البقرة: 284)

اس سے لوگوں کے دلوں میں کوئی چیز داخل ہوگئی جو ان کے دلوں میں (پہلے) داخل نہ ہوئی تھی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ((قولوا سمعنا و أطعنا و سلمنا)) ''تم کہو ہم نے سنا اور مان لیا اور تسلیم کر لیا۔'' فرمایا: تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ (البقرة: 286)

''اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق، اسی کے لیے ہے جو اس نے (نیکی) کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے (گناہ) کمایا، اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر

---

❶ مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أنه سبحانه و تعالى لم يكلف إلا ما يطاق: 125/199۔ تفسير طبري: 79/3-80 رقم: 6532، ط: دار الحديث القاهر۔ إبن حبان: 139۔ مسند أبي عوانة: 75/1-76، رقم: 222۔ مسند أحمد: 198/15-200، رقم: 9344.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں۔''

((قال: قد فعلت .))

''اللہ نے فرمایا: یقیناً میں نے کر دیا۔''

﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ﴾ (البقرة: 286)

''اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔''

((قال: قد فعلت .))

''اللہ نے فرمایا: یقیناً میں نے ایسے کر دیا۔''

﴿ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلَىٰنَا ﴾ (البقرة: 286)

''اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے۔''

((قال: قد فعلت .))

''اللہ نے فرمایا: یقیناً میں نے ایسے کر دیا۔'' ❶

مجاہد کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو میں نے کہا: اے ابا عباس! میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا انہوں نے یہ آیت پڑھی پھر رو پڑے، فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے کہا:

﴿ وَإِن تُبْدُوا۟ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ ﴾ (البقرة: 284)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلاشبہ جس وقت یہ آیت نازل کی گئی اس نے اصحاب رسول کو بہت زیادہ غمزدہ کر دیا اور شدید غصہ دلایا اور وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم ہلاک ہو گئے۔ یقیناً ہم اپنے بولنے اور عمل کرنے کی وجہ سے پکڑے جائیں گے بہرحال ہمارے دل ہمارے ہاتھوں میں نہیں ہیں۔ تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((قولوا: سمعنا و أطعنا)) ''تم کہو سنا اور مان لیا۔'' صحابہ کرام نے کہا: سمعنا و أطعنا .

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان: 126/200۔ مسند أبي عوانة: 219، 220، 1/74-75۔ مسند أحمد: 2070، 3/497۔ ترمذي: 2992۔ تفسير الطبري: 3/78، رقم: 6528، ط: دار الحديث القاهرة: 6531۔ السنن الكبرى للنسائي: 11059۔ المستدرك للحاكم: 2/286۔ الأسماء و الصفات للبيهقي، ص: 210-211۔ اسباب النزول للواحدي، ص: 60۔ الإستيعاب في بيان الأسباب: 1/223.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کو اس آیت نے منسوخ کر دیا: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ سے لے کر ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ﴾ (البقرۃ: 285-286) تک نفس کی باتیں ان کے لیے معاف کر دی گئیں اور اعمال کے ساتھ پکڑے گئے۔ ❶

مذکورہ بالا احادیث میں لوگوں کا اللہ سے خطا ونسیان کی معافی مانگنا اور اللہ کا فرمانا: "نعم قد فعلت" اس بات کی بین اور واضح دلیل ہے کہ خطا نسیان اللہ کے ہاں معاف اور نا قابل مواخذہ ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر بہت زیادہ خوش ہوتا ہے جس وقت تم میں سے کسی اس کی طرف توبہ کرتا ہے جب بندہ ایک جنگل میں اپنی سواری پر ہو پھر اس کی سواری اس سے ایک دم چھوٹ جائے اور اس پر اس کا کھانا اور پینا بھی ہو پھر وہ اس سے مایوس ہو جائے اور ایک درت کے سائے کے نیچے لیٹ جائے اور اپنی سواری سے مایوس ہو جائے پھر وہ اسی حالت میں ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہو وہ اس کی لگام پکڑ لے پھر شدت فرحت سے کہے:

"اللّٰهمَّ أنت عبدی و أنا ربك أخطا من شدة الفرح ."

"اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں اس نے شدید خوشی میں خطا کر دی۔" ❷

اس حدیث سے بھی واضح ہوا کہ شدت فرحت کے باعث خطاً زبان سے نکلے ہوئے کلمات پر بھی مواخذہ نہیں ہوتا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فيه أن ما قاله الإنسان من مثل هذا في حال دهشته و ذهوله لا يؤاخذ به ." ❸

اس حدیث سے یہ فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جیسی کوئی بات انسان دہشت اور ذہول (حواس باختہ ہو کر، اوسان خطا ہو کر) کہہ دیتا ہے تو اس پر اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔"

شیخ سلیم بن عید الہلالی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

---

❶ مسند أحمد: 194/5-195، رقم: 3070۔ تفسير عبدالرزاق: 113/1-114۔ المعجم الكبير للطبراني: 10729۔ شعب الإيمان للبيهقي: 329 .

❷ صحيح مسلم، كتاب التوبة: 2747/7۔ صحيح البخاري، كتاب الدعوات: 6309۔ مسند أحمد: 443/20، رقم: 13227۔ شعب الإيمان للبيهقي: 7105۔ شرح السنة للبغوي: 1303 .

❸ فتح الباري: 297/14، ط: دار طيبة، إكمال المعلم بفوائد مسلم: 245/8، ط: دار الوفاء .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"عدم المؤاخذة في الخطاء غير المتعمد مثل هذا في حال دهشته و ذهوله ."

''اس حدیث کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ایسی خطا غیر ارادی طور پر اس طرح دہشت اور ذہول کی صورت میں ہو جائے اس پر مواخذہ اور پکڑ نہیں ہے۔''

"نزهة المتقين" شرح ریاض الصالحین (32/1) پر اس کے مولفین لکھتے ہیں:

"أفاد الحديث عدم المؤاخذة في الخطاء غير المعتمد ."[1]

''غیر ارادی خطاء میں مواخذہ نہیں ہے۔''

شیخ محمد بن صالح العثیمین لکھتے ہیں:

"و فيه: دليل على أن الإنسان إذا أخطأ في قول من الأقوال و لو كان كفرا سبق لسانه إليه؛ فإنه لا يؤاخذ به فهذا الرجل قال كلمة الكفر؛ لأن قول الإنسان لربه: أنت عبدي و أنا ربك هذا كفر لا شك فيه، لكن لما هذا صدر عن خطأ من شدة الفرح، صار غير مؤاخذ به، و كذلك غيرها من الكلمات؛ لو سب أحدًا على وجه الخطأ بدون قصد، أو طلق زوجته على وجه الخطأ بدون القصد، أو أعتق عبده على وجه الخطأ بدون قصد، فكل هذا لا يترتب عليه شيء؛ لأن الإنسان لم يقصده، فهو كاللغو في اليمين، و قد قال الله تعالى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ (البقرة: 225)[2]

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ انسان جب سبقت لسانی کرتے ہوئے کسی قول میں خطا کر جائے اگر چہ وہ قول کفر ہو، تو اس پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اس آدمی نے کلمہ کفر کہا اس لیے کہ انسان کا اپنے رب کے بارے میں کہنا: تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں یہ بلا شک کفر ہے لیکن شدت فرح کے باعث جب خطأ اس سے صادر ہوا تو اس کا مواخذہ نہیں ہوا اسی طرح دیگر کلمات کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر غیر ارادی طور پر خطا کرتے ہوئے کسی کو گالی دے دے، یا غیر ارادی طور

---

[1] بهجة الناظرين شرح رياض الصالحين: 54/1، ط: دار إبن الجوزي .

[2] شرح رياض الصالحين: 55/1، ط: دار الكتب العلمية .

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر خطا کر کے اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالے یا غیر ارادی طور پر خطا کا مرتب ہو کر غلام آزاد کر دے ان تمام صورتوں پر کوئی حکم مرتب نہیں ہوتا اس لیے کہ انسان نے اس کا قصد و ارادہ نہیں کیا یہ لغو و بے کار قسم کی طرح ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تمہاری لغو قسموں پر اللہ تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا اور لیکن وہ تمہارا مواخذہ اس پر کرے گا جو تمہارے دلوں نے کیا اور اللہ بے حد بخشنے والا کمال بردباری والا ہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إن الله وضع عن أمتي الخطأ و النسيان و ما استكرهوا عليه .))

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا، نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا، ساقط کر دیا ہے۔'' ❶

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الاحزاب: 5)

''اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس میں تم نے خطا کی اور لیکن جو تمہارے دلوں نے ارادے سے کیا اور اللہ ہمیشہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ راقم ہیں:

"إذا نسبتم بعضهم إلى غير أبيه في الحقيقة خطأ، بعد الإجتهاد و إستفراغ الوسع؛ فإن الله قد وضع الحرج في الخطأ و رفع إثمه، كما أرشد إليه في قوله آمرًا عباده أن يقولوا: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ (البقرة: 286) ❷

''جب تم اجتہاد اور وسعت صرف کرنے کے بعد خطا کر کے بعض کو ان کے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کر دو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے خطا میں حرج کو ساقط کر دیا ہے اور اس کے گناہ کو

---

❶ سنن إبن ماجه، كتاب الطلاق المكره و الناسي: 2045۔ السنن الكبرى للبيهقي: 356/7-357۔ سنن الدارقطني: 170/4-171۔ صحيح إبن حبان: 1498، موارد۔ المستدرك للحاكم: 198/2۔ التلخيص الحبير: 450۔ اس حدیث کو ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے امام نووی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روضة الطالبين، كتاب الطلاق: 168/6.

❷ تفسير ابن كثير: 145/5، ط: دار الكتاب العربي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنے بندوں کو حکم دیتے ہوئے اپنے اس قول کی طرف راہنمائی کی ہے: ''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر لیں تو ہمارا مواخذہ نہ کر۔''

اس کے بعد امام ابن کثیر صحیح مسلم کی وہ حدیث جس میں اللہ نے فرمایا: نعم قد فعلت ذکر کی جو پیچھے بیان ہو چکی ہے اور صحیح البخاری کی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إذا اجتهد الحاكم فأصاب، فله أجران، و إن اجتهد فأخطأ، فله أجر.)) ❶

''جب حاکم اجتہاد کرے اور درست کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد کیا، خطا کر دی تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

پھر اس کے بعد امام ابن کثیر نے ((إن اللّٰه وضع عن أمتي الخطأ و النسيان و ما استكرهوا عليه.)) درج کی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و اما التكفير فالصواب أنه من اجتهد من أمة محمد و قصد الحق فاخطأ لم يكفر بل يغفر له خطأه و من تبين له ما جاء به الرسول فشاق الرسول من بعد ما تبين له الهدى و اتبع غير سبيل المؤمنين فهو كافر و من اتبع هواه و قصر في طلب الحق و تكلم بلا علم فهو عاص مذنب ثم قد يكون فاسقا و قد تكون له حسنات ترجح على سيئاته." ❷

''رہا مسئلہ تکفیر: تو درست بات یہ ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جس شخص نے بھی اجتہاد کیا اور حق کا مقصد و ارادہ کیا سو اس نے خطا کر لی اس کی تکفیر نہیں ہو گی بلکہ اس کی خطا معاف کر دی جائے گی اور جس شخص کے لیے وہ چیز کھل کر واضح ہو گئی جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور اس نے اپنے لیے ہدایت کھل کر واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کی اور مومنین کے راہ کے علاوہ پیروی کی تو وہ کافر ہے اور جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور حق کی تلاش میں کوتاہی کی اور علم کے بغیر کلام کیا تو وہ نافرمان و گناہ گار ہے پھر کبھی وہ فاسق ہوتا ہے اور کبھی اس کی

---

❶ تفسیر ابن کثیر: 145/5۔ نیز دیکھیں: صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب اجر الحاکم اذا اجتهد: 7352۔ و صحیح مسلم، کتاب الاقضیة: 1716.

❷ مجموع الفتاوی لابن تیمیة: 180/12.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں اس کی برائیوں پر راجح ہوتی ہیں۔''

مذکورہ بالا بحث سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت سے بھول چوک اور خطا معاف کر دی ہے البتہ جس شخص پر حق کھل کر واضح ہو گیا اس کے بعد وہ جانتے بوجھتے اللہ کے رسول کی مخالفت کرے اور مومنین کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

خلاصة القول

① عالم جو کہ معرفت کے باوجود غلطی کا مرتبک ہو وہ قابل گرفت اور مواخذہ ہو گا۔

② وہ شخص جو علم نہ رکھتا ہو اور غلطی کا مرتکب ہو وہ قابل گرفت نہ ہو گا۔

③ اس کی وہ جہالت دور کی جائے گی پھر حکم لگایا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر

⑨

مختلف شخصیات کے احوال کو مدنظر رکھنا

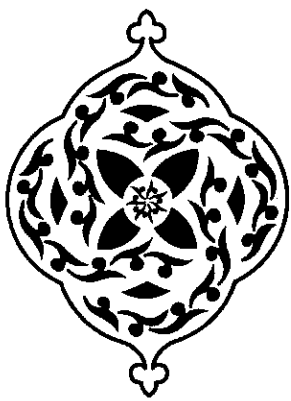

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

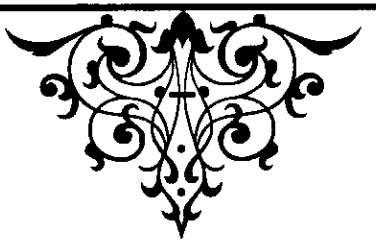

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((ألا إن ربي أمرني أن أعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا كل مال نحلته عبدا حلال وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت عليهم ما أحللت لهم وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطانا))

[صحيح مسلم، كتاب الجنة : 2865/63]

''آگاہ رہو بلاشبہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے اس دن میں جو اس نے مجھے سکھایا ہے اس میں سے جس سے تم جاہل ہو تمہیں سکھا دوں (اور کہتا ہے) ہر وہ مال جو میں نے اپنے کسی بندے کو عطا کیا وہ اس کے لیے حلال ہے اور بے شک میں نے اپنے سب بندوں کو ایک طرف جھکنے والا پیدا کیا اور بلاشبہ ان کے پاس شیاطین آئے انہوں نے ان پر حرام کر دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔''

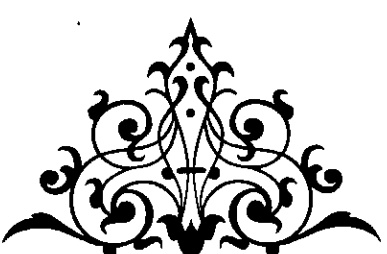

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 9

مختلف شخصیات کے احوال کو مدنظر رکھنا

تکفیری مسائل میں حسب احوال شخصیات اختلاف واقع ہوتا ہے لہٰذا یہ مخطی، مبتدع، جاہل، گمراہ کافر نہ ہوگا اور نہ ہی فاسق بلکہ نہ ہی گناہ گار ہوگا۔

اس اصول کو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں بیان فرمایا ہے کہ کسی ایک مسئلہ میں بھی ممکن ہے کہ مختلف اشخاص میں صورت حال مختلف ہو یعنی ضروری نہیں کہ ایک خطا کے مرتکب کو اگر ہم نے تکفیر کا مستحق ٹھہرایا ہے تو اس خطا کا ہر مرتکب تکفیر کا مستحق ہوگا اور وہ ضابطہ بعینہٖ منطبق ہو جائے گا بلکہ ہر شخص کے احوال کے مطابق فیصلہ اور حکم دیا جائے گا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فالتكفير يختلف بحسب اختلاف حال الشخص فليس كل مخطىء و لا مبتدع و لا جاهل و لا ضال يكون كافرا بل و لا فاسقا بل و لا عاصيا لاسيما في مثل "مسألة القرآن" و قد غلط فيها خلق من أئمة الطوائف المعروفين عند الناس بالعلم و الدين و غالبهم يقصد وجها من الحق فيتبعه و يعزب عنه وجه آخر لا يحققه فيبق عارفا ببعض الحق جاهلا بعضه بل منكرا له ."[1]

''تکفیر شخصیات کے احوال کے اختلاف کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ ہر خطا کار، مبتدع، جاہل اور گمراہ کافر نہیں ہوتا بلکہ عاصی و نافرمان بھی نہیں خصوصاً ''خلق قرآن'' کے مسئلہ میں بہت سارے گروہوں کے ائمہ جو لوگوں کے ہاں علم اور دین میں مصروف تھے انہوں نے اس میں غلطی کی ہے اور ان کی اکثریت حق کا مقصد رکھتی تھی کہ وہ اس کی پیروی کریں اور ان سے ایک دوسری صورت مخفی رہ جاتی تھی جس کی وہ تحقیق نہ کر سکے تو وہ حق کے کچھ حصے کو پہچاننے والا اور بعض سے جاہل ہوتا بلکہ اس کا منکر ہوتا ہے۔''

اور یہ بات بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو فطرت پر پیدا کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] مجموع الفتاوى لابن تيمية: 180/12 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ (الروم: 30)

''پس تو ایک طرف کا ہو کر اپنا چہرہ دین کے لیے سیدھا رکھ، اللہ کی اس فطرت کے مطابق، جس پر اس نے سب لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدائش کو کسی طرح بدلنا (جائز) نہیں، یہی سیدھا دین ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"يقول تعالى: فسدد وجهك و استمر على الدين الذي شرعه الله لك، من الحنيفية ملة إبراهيم، الذي هداك الله لها، و كملها لك غاية الكمال، و أنت مع ذلك لازم فطرتك السليمة، التي فطر الله الخلق عليها، فإنه تعالى فطر خلقه على معرفته و توحيده، و أنه لا إله غيره، كما تقدم عند قوله تعالى: ﴿وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ﴾ (الأعراف: 172)"

''اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: ''پس تو اپنے چہرے کو سیدھا رکھ اور اس دین پر ڈٹ جا جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے دین حنیف ملت ابراہیم سے مشروع بنایا، وہ جس کے لیے اس نے تجھے ہدایت دی اور تیرے لیے کمال کی انتہا تک پہنچا دیا اور تو اس کے ساتھ اپنی فطرت سلیمہ کو لازم پکڑ، جس پر اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اللہ نے مخلوق کو اپنی معرفت اور توحید پر پیدا کیا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، جیسا کہ اللہ کے اس فرمان ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ﴾ (الأعراف: 172) کے پاس بات گزر چکی ہے۔''

اس تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر (3/228-229، بتحقیق عبدالرزاق المهدی، ط: دار الکتاب العربی، سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 172) کے تحت بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

یہ آیت کریمہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے سلیم الفطرت پیدا کیا ہے۔ یہ صاف ستھرا اور پاکیزہ مزاج اور اچھی طبیعت لے کر دنیا میں وارد ہوا ہے۔ پس اس کے ماحول کی کثافتوں اور گندگیوں نے اسے آلودہ کر دیا اور اس کی معرفت توحید اور دین حنیف کی پہچان جاتی رہی یہاں پر رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بھی مدنظر رہے، ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كل مولود يولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه كما تنتج البهمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء.))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے چوپایہ، چوپائے کو صحیح سالم جنم دیتا ہے کیا تم اس میں کوئی کٹے ہوئے اعضاء والا محسوس کرتے ہو؟''

مطلب یہ کہ چوپایہ جب چوپائے کو جنم دیتا ہے تو وہ پورے اعضاء والا صحیح سالم ہوتا ہے اس میں کوئی نقص نہیں ہوتا، نہ اس کے کان کٹے ہوئے ہوتے ہیں اور نہ دم اور نہ ہی دیگر اعضاء۔ کان کٹنے کا نقص یا دیگر نقائص بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی سلیم الفطرت اور صحیح مزاج وطبیعت والا پیدا ہوتا ہے۔ باقی اس میں یہودیت، نصرانیت یا مجوسیت بعد میں ماحول کی وجہ سے سرایت کر جاتی ہے۔ اس لیے کسی بھی شخص پر حکم لگانے سے پہلے اس کے ماحول کو لازمی طور پر مدنظر رکھنا چاہیے۔

اسی طرح عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ألا إن ربي أمرني أن أعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا كل مال نحلته عبدا حلال و إني خلقت عبادي حنفاء كلهم و إنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم و حرمت عليهم ما أحللت لهم و أمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطانا .)) [1]

''آگاہ رہو بلاشبہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے اس دن میں جو اس نے مجھے سکھایا ہے اس میں سے جس سے تم جاہل ہو تمہیں سکھا دوں (اور کہتا ہے) ہر وہ مال جو میں نے اپنے کسی بندے کو عطا کیا وہ اس کے لیے حلال ہے اور بے شک میں نے اپنے سب بندوں کو ایک طرف جھکنے والا پیدا کیا اور بلاشبہ ان کے پاس شیاطین آئے انہوں نے ان پر حرام کر دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔''

یہ حدیث بھی بتلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا پھر بعد میں شیاطین نے ان کو ورغلا و بہکا کر صراط مستقیم سے ہٹا دیا اور حرام امور میں واقع کر دیا اور لوگ اللہ کے ساتھ شرک کرنے لگ گئے۔

ہوسکتا ہے کہ اس خامی یا عیب کو دُور کیا جا سکے، دین اسلام کا بنیادی اور اساسی مقصد سزائیں سنانا اور نافذ کروانا نہیں بلکہ اصلاح احوال کا داعی ہے، سزا بالکل آخری حد ہے جہاں وہ مکمل طور پر اس کا مستحق نظر آتا ہے اس اصول کی بنیاد آیت قرآنی: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: 16) کہ اللہ سے ڈرو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة: 2865/63۔ تفسير ابن كثير: 379/2۔ صحيح ابن حبان: 653۔ فضائل القرآن للنسائي (95)۔ مسند احمد (17484) 33,32/29۔ المعجم الكبير للطبراني: 994/17۔ مسند الطيالسي (1079)۔ السنن الكبرى للبيهقي: 20/9۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک تم اس کی استطاعت رکھتے ہو۔

اور ارشاد ربانی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: 42)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتے، یہ لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

خلاصة القول

چونکہ ہر شخص نے مختلف ماحول میں تربیت پائی ہوتی ہے لہٰذا حکم لگاتے وقت اس کے ماحول اور اس کی تربیت کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

تکفیر معین کے لیے ہر شخص کا انفرادی مطالعہ اور تحقیق لازم ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر

⑩

کفر کی اصل اور اس کی مختلف شاخیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"أن الناس قد يكون فيهم من معه شعبة من شعب الإيمان و شعبة من شعب الكفر أو النفاق و يسمى مسلمان كما نص عليه أحمد... و قد يكون مسلمان و فيه كفر دون الكفر الذي ينقل عن الإسلام بالكلية كما قال الصحابة إبن عباس وغيره كفر دون كفر و هذا قول عامة السلف... كما قال إبن عباس و أصحابه في قوله: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المائدة: 44) قالوا: "كفر لا ينقل عن الملة و كفر دون كفر و فسق دون فسق و ظلم دون ظلم۔"

[مجموع الفتاوى لابن تيمية : 7/350-351]

"بلاشبہ لوگوں میں بعض اوقات وہ بھی ہوتے ہیں جس کے پاس ایمان کی شاخوں میں سے کوئی شاخ اور کفر یا نفاق کی شاخوں میں سے کوئی شاخ ہوتی ہے اور اسے مسلم کا نام دیا جاتا ہے جیسا کہ اس پر امام احمد نے نص ذکر کی اور کبھی مسلمان ہوتا ہے اور اس میں اس کفر سے جو اسلام سے مکمل طور پر خارج کر دیتا ہے چھوٹا کفر ہوتا ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کفر دون کفر بھی ہوتا ہے اور یہ عام سلف صالحین کا قول ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے اصحاب نے اللہ کے اس فرمان:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المائدة: 44)

کے بارے میں کہا: یہ ایسا کفر ہے جو ملت اسلام سے خارج نہیں کرتا اور کفر دون کفر، فسق دون فسق اور ظلم دون ظلم ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 10

کفر کی اصل اور اس کی مختلف شاخیں

یعنی جس طرح ایمان کی اصل (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) اور اس کی متعدد شاخیں ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، اعمال باطنی جیسے حیاء، توکل، خشیت الٰہی اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا یہ سب ایمان کے شعبے ہیں۔

ان میں سے ہر شعبہ ایمان کہلاتا ہے اور ان میں سے بعض کے زائل یا متاثر ہونے سے ایمان کامل ہی ختم ہو جاتا ہے جیسے شہادتین اور بعض شعبے ایسے ہیں جن سے ایمان کا صرف کمال رخصت ہو جاتا ہے جیسے تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا، تو دونوں شعبوں میں بہت فرق ہے اور ہر شعبہ کی مناسبت سے اس اہر حکم عائد کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح کفر بھی متعدد شعبہ جات پر مشتمل ہے۔

جیسے حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے اور قلت حیاء کفر کا ایک شعبہ ہے، صداقت ایمان کا ایک شعبہ ہے تکذیب یا کذب بیانی کفر کا شعبہ ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ یہ سب ایمان کے شعبے ہیں لیکن ان کا چھوڑنا کفر کے شعبے ہیں۔

یعنی تمام طاعات ایمان کے شعبہ جات میں سے ہیں اور معاصی کفر کے شعبہ جات میں سے ہیں اگر ایمان کے شعبہ جات کی تقسیم قولی اور فعلی پر ہے تو کفر کے شعبہ جات کی تقسیم بھی قولی اور فعل پر ہے۔

ایمان کے قولی شعبہ جات میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کے زوال سے ایمان مکمل زائل ہو جاتا ہے اور فعلی شعبہ جات میں بھی ہے اسی طرح کفر کے شعبہ جات کی صورت حال ہے۔ لہٰذا تکفیری مسئلہ میں اس چیز کو خصوصی مدنظر رکھا جائے گا کہ وجس قسم کی معاصی کا مرتکب ہو رہا ہے کیا اس کے مرتکب کو ہم کافر کہہ بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أن الناس قد يكون فيهم من معه شعبة من شعب الإيمان و شعبة من شعب الكفر أو النفاق و يسمى مسلمان كما نص عليه أحمد ..... و قد يكون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان و فيه كفر دون الكفر الذي ينقل عن الإسلام بالكلية كما قال الصحابة إبن عباس وغيره كفر دون كفر و هذا قول عامة السلف ..... كما قال إبن عباس و أصحابه في قوله: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (المائدة: 44) قالوا: "كفر لا ينقل عن الملة و كفر دون كفر و فسق دون فسق و ظلم دون ظلم." ❶

''بلاشبہ لوگوں میں بعض اوقات وہ بھی ہوتے ہیں جس کے پاس ایمان کی شاخوں میں سے کوئی شاخ اور کفر یا نفاق کی شاخوں میں سے کوئی شاخ ہوتی ہے اور اسے مسلم کا نام دیا جاتا ہے جیسا کہ اس پر امام احمد نے نص ذکر کی اور کبھی مسلمان ہوتا ہے اور اس میں اس کفر سے جو اسلام سے مکمل طور پر خارج کر دیتا ہے چھوٹا کفر ہوتا ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کفر دون کفر بھی ہوتا ہے اور یہ عام سلف صالحین کا قول ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے اصحاب نے اللہ کے اس فرمان:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (المائدة: 44)

کے بارے میں کہا: یہ ایسا کفر ہے جو ملت اسلام سے خارج نہیں کرتا اور کفر دون کفر، فسق دون فسق اور ظلم دون ظلم ہے۔''

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"و على هذا الأصل فبعض الناس يكون معه شعبة من شعب الكفر و معه إيمان أيضا و على هذا ورد عن النبي في تسمية كثير من الذنوب كفرا مع أن صاحبها قد يكون معه أكثر من مثقال ذرة من إيمان فلا يخلد في النار كقوله: ((سباب المسلم فسوق و قتاله كفر.)) و قوله: ((لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض.)) و هذا مستفيض عن النبي في "الصحيح" من غير وجه فإنه أمر في حجة الوداع أن ينادى به في الناس فقد سمي من يضرب بعضهم رقاب بعض بلا حق كفارا و سمي هذا الفعل كفرا و مع هذا فقد قال تعالى: ﴿وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ (الحجرات: 9) الى قوله:

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 350/7-351.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

فبين أن هؤلاء لم يخرجوا من الإيمان بالكلية و لكن فيهم ما هو كفر و هي هذه الخصلة كما قال بعض الصحابة كفر دون كفر و كذلك قوله: "من قال لأخيه يا كافر فقد باء بها أحدهما "فقد سماه أخاه حين القول و قد أخبر أن أحدهما باء بها فلو خرج أحدهما عن الإسلام بالكلية لم يكن أخاه بل فيه كفر." [1]

''اس اصل کی بنیاد پر بعض لوگوں کے ساتھ کفر کی شاخوں میں سے کوئی شاخ ہوتی ہے اور اسی طرح اس کے ساتھ کچھ ایمان بھی اور نبی کریم ﷺ سے بہت سارے گناہوں پر کفر کا لفظ وارد ہوا ہے۔ باوجود اس کے اس گناہ گار کے پاس ایمان ایک ذرے سے بھی زیادہ ہوتا ہے وہ ابدی جہنمی اور ناری نہیں ہوتا جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان: ''مسلم کو گالی دینا فسق اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے۔'' اور آپ کا فرمان: ''میرے بعد کافر ہو کر نہ لوٹنا کہ بعض تمہارے بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔'' یہ حدیثِ نبی کریم ﷺ صحیح بخاری میں کئی اسانید سے مشہور و مستفیض ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حکم دیا تھا کہ لوگوں میں اس کی منادی کرا دی جائے کہ جو کسی کی احق گردن مارتے ہیں نبی ﷺ نے اس پر کافر کا نام بولا ہے اور اس فعل کو کفر قرار دیا ہے اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر مومنوں میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کروا دو۔'' ..... اللہ کے اس فرمان تک ..... ''صرف مومن بھائی بھائی ہیں۔'' تو کھول کر بیان کر دیا کہ یہ لوگ بالکلیہ ایمان سے خارج نہیں ہوئے اور لیکن ان میں کفر کی ایک خصلت ہے جیسا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کفر دون کفر مراد ہے اسی طرح آپ ﷺ کا یہ فرمان:

''جس نے اپنے بھائی سے کہا: ''اے کافر!''

تو یہ ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ لوٹ آئے گا، آپ نے بات کہتے وقت اسے بھائی قرار دیا تھا اور یقیناً آپ نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے ایک اس کے ساتھ لوٹ آئے گا، اگر ان دونوں میں سے ایک کلی طور پر اسلام سے خارج ہو گیا تو وہ اس کا بھائی نہیں ہے بلکہ اس میں کفر موجود ہے۔''

[1] مجموع الفتاوى لابن تيمية: 355/7.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و لما كان الإيمان أصلا له شعب متعددة و كل شعبة منها تسمى إيمانا فالصلاة من الإيمان و كذلك الزكاة و الحج و الصيام و الأعمال الباطنة كالحياء و التوكل و الخشية من الله و الإنابة إليه حتى تنتهي هذه الشعب إلى إماطة الأذى عن الطريق فإنه شعبة من شعب الإيمان." ❶

''اور جب ایمان حقیقی ہو تو اس کی کئی شاخیں ہیں اور اس میں سے ہر شاخ کو ایمان کا نام دیا جاتا ہے تو نماز ایمان میں سے ہے اور اسی طرح زکاۃ، حج اور صیام بھی ایمان میں سے ہیں اور باطنی اعمال جیسے حیاء، توکل، خشیت الٰہی، انابت الی اللہ۔ یہاں تک کہ یہ شاخیں راستے سے اذیت و گندگی دُور کرنے تک پہنچ جاتی ہیں اس لیے کہ یہ بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔''

پھر اس کے بعد لکھتے ہیں:

"و هذه الشعب منها ما بزول الإيمان بزوالها كشعبة الشهادة و منها ما لا يزول بزوالها كترك إماطة الأذى عن الطريق و بينهما شعب متفاوتة تفاوتا عظيما منها ما يلحق بشعبة الشهادة و يكون إليها أقرب و منها ما يلحق بشعبة إماطة الأذى و يكون إليها أقرب." ❷

''اور ان شاخوں میں سے بعض وہ ہیں جن کے زائل ہونے سے ایمان زائل ہو جاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت و گواہی کا شعبہ اور بعض شعبے وہ ہیں جن کے زائل ہونے سے ایمان زائل نہیں ہوتا جیسے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور ان کے درمیان کئی شعبے ہیں جن کے درمیان بہت زیادہ اختلاف و کمی بیشی ہے۔ ان میں سے بعض شہادت والے شعبے سے مل جاتے ہیں اور اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو راستے سے گندگی ہٹانے والے شعبے سے ملتے ہیں اور اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔''

پھر اس کے کفر کے شعبے کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

❶ كتاب الصلاة و حكم تاركها، ص: 49-50.

❷ كتاب الصلاة و حكم تاركها، ص: 50.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"و كذلك الكفر ذو أصل و شعب فكما أن شعب الإيمان إيمان فشعب الكفر كفر و الحياء شعبة من الإيمان و قلة الحياء شعبة من شعب الكفر و الصدق شعبة من شعب الإيمان و الكذب شعبة من شعب الكفر و الصلاة و الزكاة و الحج و الصيام من شعب الإيمان و تركها من شعب الكفر و الحكم بما أنزل الله من شعب الإيمان و الحكم بغير ما أنزل الله من شعب الكفر و المعاصي كلها من شعب الكفر كما ان الطاعات كلها من شعب الإيمان ."[1]

''اور اسی طرح کفر کی بھی کئی بنیادیں اور شاخیں ہیں جیسے ایمان کے شعبے ہیں تو کفر کے بھی شعبے ہیں۔ حیاء ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اور قلت حیاء کفر کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اور سچائی ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اور جھوٹ کفر کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اور نماز، زکاۃ خ حج اور صیام ایمان کے شعبوں میں سے ہیں اور ان کا ترک کرنا کفر کے شعبوں میں سے ہے اور ما انزل اللہ کے مطابق فیصلہ کرنا ایمان کے شعبوں میں سے ہے اور غیر ما انزل اللہ سے فیصلہ کرنا کفر کے شعبوں میں سے ہے اور تمام معصیتیں کفر کے شعبوں میں سے ہیں جیسے تمام اطاعتیں ایمان کے شعبوں میں سے ہیں۔''

"و شعب الإيمان قسمان قولية و فعلية و كذلك شعب الكفر نوعان قولية و فعلية و من شعب الإيمان القولية شعبة يوجب زوالها زوال الإيمان فكذلك من شعبة الفعلية ما يوجب زوالها زوال الإيمان و كذلك شعب الكفر القولية و الفعلية فكما يكفر بالإتيان بكلمة الكفر اختيارا و هي شعبة من شعب الكفر فكذلك يكفر بفعل شعبة من شعبه كالسجود للصنم و الاستهانة بالمصحف فهذا اصل ."[2]

''اور ایمان کے شعبے دو قسموں پر ہیں: قولی اور فعلی۔ اسی طرح کفر کے شعبوں کی بھی دو قسمیں ہیں: قولی اور فعلی۔ اور ایمان کے قولی شعبوں میں سے ایک شعبہ ایسا ہے جس کے زائل ہونے سے ایمان زائل ہو جاتا ہے اسے اس کے فعلی شعبوں میں سے وہ شعبے بھی ہیں جن کے زائل

[1] كتاب الصلاة و حكم تاركها، ص: 50.

[2] كتاب الصلاة و حكم تاركها، ص: 50.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے ایمان زائل ہو جاتا ہے اور اسی طرح کفر کے قولی اور فعلی شعبے ہیں جیسے اختیار طور پر کلمہ کفر کہنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور یہ کفر کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اسی طرح اس کے فعلی شعبوں میں سے کسی شعبے کو اپنانے سے بھی کافر ہو جاتا ہے۔ جیسے بت کو سجدہ کرنا، قرآن حکیم کی اہانت کرنا تو یہ اصل ہے۔''

علامہ جمال الدین القاسمی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں قاضی ابوبکر ابن العربی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"إن الطاعات كما سمى إيمانا كذلك المعاصي تسمى كفرا لكن حيث يطلق عليها الكفر لا يراد عليه الكفر المخرج عن الملة." ❶

''جیسے طاعات کو ایمان کا نام دیا جاتا ہے اسی طرح معاصی کو کفر کا نام دیا جاتا ہے لیکن جہاں معصیتوں پر کفر کا اطلاق کیا جاتا ہے اس سے ایسا کفر مراد نہیں لیا جاتا جو ملت اسلامیہ سے خارج کرنے والا ہو۔''

اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے کو کافر، فاسق اور ظالم قرار دیا گیا، اسی طرح احادیث وسنن میں کتنی معصیتوں اور نافرمانیوں پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سباب المسلم فسوق و قتاله كفر.)) ❷

''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا ترغبوا عن آباء كم فمن رغب عن أبيه فهو كفر.)) ❸

''اپنے باپ دادا سے بے رغبتی نہ کرو جس نے اپنے باپ سے بے رغبتی کی تو یہ کفر ہے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض.)) ❹

''میرے بعد کافر نہ ہو جانا بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارنے لگ جائے۔''

---

❶ تفسير القاسمي المسمى محاسن التاويل: 161/3، ط: دار الكتب العلمية.

❷ صحيح البخاري: 48۔ صحيح مسلم: 64.

❸ صحيح البخاري: 6768۔ صحيح مسلم: 62.

❹ صحيح البخاري: 6166۔ صحيح مسلم: 66.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث صحیحہ میں نبی کریم ﷺ نے کئی معاصی اور نافرمانیوں پر کفر کا اطلاق کیا ہے، اس لیے کہ یہ کفر کے شعبے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں کئی طاعات پر ایمان کا اطلاق کیا ہے۔

جیسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الحياء من الإيمان .)) ❶

''حیاء ایمان میں سے ہے۔''

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((إن البذاذة من الإيمان .)) ❷

''یقیناً سادگی ایمان میں سے ہے۔''

اور ایمان کے شعبوں کے متعلق یہ حدیث مشہور و معروف ہے:

((الإيمان بضع و سبعون أفضلها قول لا إله إلا الله و أدناها إماطة العظم عن الطريق و الحياء شعبة من الإيمان .)) ❸

''ایمان کے ستر سے زائد..... اور ایک روایت میں ساٹھ سے زیادہ..... شعبے ہیں ان میں سب سے زیادہ افضل لا الہ الا اللہ کہنا اور سب سے کمتر راستے سے ہڈی کو ہٹانا اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ایمان کے بے شمار شعبے ہیں اور ان کے بالمقابل کفر کے بھی بے شمار شعبے اور شاخیں ہیں اور یہ سب ایک درجے پر نہیں ہیں۔

لہٰذا کسی شخص پر حکم لگانے سے قبل اچھی طرح دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کفر کس درجے کا ہے، اسلام سے خارج کرنے والا کفر ہے یا نہیں۔ تمام شرائط وضوابط اور موانع پر کھنے کے بعد مفتی کسی کے خارج از اسلام ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: 24۔ صحيح مسلم: 36 .

❷ سنن ابي داود: 4161۔ سنن إبن ماجه: 4118۔ مسند احمد: 58/24009۔ المستدرك: 9/1۔ شعب الإيمان للبيهقي: 8136۔ مسند الشهاب للقضاعي: 157۔ كتاب الآداب للبيهقي: 240۔ الكنى لأبي احمد الحاكم: 13/2۔ تهذيب الكمال للمزي: 51/33۔ في ترجمة أبي امامة .

❸ صحيح البخاري: 9۔ صحيح مسلم: 58/35۔ ترمذي: 2801۔ سنن أبي داود: 4676۔ مسند أحمد: 8926، 9361۔ إبن ماجه: 57۔ صحيح إبن حبان: 166

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصة القول

① ایمان کے شعبوں کی طرح کفر کے بھی شعبہ جات ہیں۔

② ایمان کے بعض شعبے ایسے ہیں کہ جن کے زائل ہونے سے مکمل ایمان ختم ہو جاتا ہے اور بعض کے زائل ہونے سے صرف کمال ایمان رخصت ہوتا ہے۔

③ جیسے ایمان کے کمال کے لیے تمام شعبہ جات کو حاصل کرنا لازم ہے اسی طرح کفر کے لیے اس کی تمام شروط اور موانع کا غیر موجود ہونا لازم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر

11

ہر کفر کا مرتکب کافر نہیں ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"وها هنا أصل آخر و هو أنه لا يلزم من قيام شعبة من شعب الإيمان بالعبد أن يسمى مؤمنا و إن كان ما قام به إيمانا و لا من قيام شعبة من شعب الكفر به أن يسمى كافرا و إن كان ما قام به كفرا كما أنه لا يلزم من قيام جزء من أجزاء العلم به أن يسمى عالما و لا من معرفة بعض مسائل الفقه و الطب أن يسمى فقيها و لا طبيبا و لا يمنع ذلك أن تسمى شعبة الإيمان إيمانا و شعبة النفاق نفاقا و شعبة الكفر كفرا و قد يطلق عليه الفعل كقوله فمن تركها فقد كفر۔" [كتاب الصلاة و حكم تاركها، ص: 58-59]

"اور یہاں ایک اور اصل ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے شعبوں میں سے کسی ایک شعبہ کے قیام سے بندے کا مومن ہونا لازم نہیں آتا اگرچہ وہ جس شعبہ کے ساتھ قائم ہے وہ ایمان ہے اور نہ ہی کفر کے شعبوں میں کسی شعبے کے قیام سے بندے کا کافر ہونا لازم آتا ہے اگرچہ جس شعبے کے ساتھ وہ قائم ہے وہ کفر ہے جیسا کہ علم کے اجزاء میں سے کسی جزء کے قیام سے عالم ہونا لازم نہیں آتا اور نہ ہی بعض فقہی اور طبی مسائل کی معرفت سے بندے کو فقیہ اور طبیب کہا جاتا ہے اور نہ ہی یہ اصول ہمیں ایمان کے شعبے کو ایمان اور نفاق کے شعبے کو نفاق اور کفر کے شعبے کو کفر کہنے سے روکتا ہے حالانکہ اس پر فعل کا اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ آپ کا فرمان ہے: "جس نے نماز ترک کی یقیناً اس نے کفر کیا" اور "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو یقیناً اس نے کفر کیا" اور آپ کا فرمان "جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو یقیناً اس نے کفر کیا"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 11

ہر کفر کا مرتکب کافر نہیں ہوتا

جیسے کوئی بندہ ایمان کے کسی شعبے کو قائم کرنے سے مومن یا مسلمان نہیں بن جاتا اسی طرح کوئی مومن کفر کے کسی شعبہ کا مرتکب ہونے کے بعد کافر نہیں بن جاتا۔

یہ ایک زریں اصول ہے کہ جیسے کوئی انسان کسی علم کے بعض اجزاء پر عبور حاصل کرنے کے بعد اس موضوع پر اتھارٹی نہیں بن جاتا اور نہ تو کوئی انسان طب کی جنرل نالج کے حصول کے بعد ڈاکٹر بن جاتا ہے۔

ان مثالوں سے ایک بات واضح ہوئی کہ جب تک کوئی انسان ایمان کے تمام تقاضے پورے نہیں کرتا ہم اسے دائرہ اسلام میں داخل نہیں سمجھتے تو اسی طرح جب تک کفر کی تمام شرائط اور ضوابط کسی مرتکب پر منطبق نہ ہوں تو ہم اس پر تکفیر کا حکم نہیں لگا سکتے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وها هنا أصل آخر و هو أنه لا يلزم من قيام شعبة من شعب الإيمان بالعبد أن يسمى مؤمنا و إن كان ما قام به إيمانا و لا من قيام شعبة من شعب الكفر به أن يسمى كافرا و إن كان ما قام به كفرا كما أنه لا يلزم من قيام جزء من أجزاء العلم به أن يسمى عالما و لا من معرفة بعض مسائل الفقه و الطب أن يسمى فقيها و لا طبيبا و لا يمنع ذلك أن تسمى شعبة الإيمان إيمانا و شعبة النفاق نفاقا و شعبة الكفر كفرا و قد يطلق عليه الفعل كقوله فمن تركها فقد كفر." [1]

''اور یہاں ایک اور اصل ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے شعبوں میں سے کسی ایک شعبہ کے قیام سے بندے کا مومن ہونا لازم نہیں آتا اگر چہ وہ جس شعبہ کے ساتھ قائم ہے وہ ایمان ہے اور نہ ہی کفر کے شعبوں میں کسی شعبے کے قیام سے بندے کا کافر ہونا لازم آتا ہے اگر چہ جس شعبے کے ساتھ وہ قائم ہے وہ کفر ہے جیسا کہ علم کے اجزاء میں سے کسی جزء کے قیام سے عالم ہونا لازم نہیں آتا اور نہ ہی بعض فقہی اور طبی مسائل کی معرفت سے بندے کو فقیہ اور طبیب کہا جاتا ہے اور

[1] كتاب الصلاة و حكم تاركها، ص: 58-59.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی یہ اصول ہمیں ایمان کے شعبے کو ایمان اور نفاق کے شعبے کو نفاق اور کفر کے شعبے کو کفر کہنے سے روکتا ہے حالانکہ اس پر فعل کا اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ آپ کا فرمان ہے: ''جس نے نماز ترک کی یقیناً اس نے کفر کیا۔'' اور ''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو یقیناً اس نے کفر کیا۔'' اور آپ کا فرمان ''جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو یقیناً اس نے کفر کیا۔''

خلاصة القول

کسی ایک شعبہ کو پکڑنے سے انسان مومن نہیں بنتا اسی طرح کسی ایک کفریہ شعبہ کے ارتکاب سے انسان کافر نہیں ہو جاتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطة نمبر

12

دو چیزوں کا بندہ میں جمع ہونا

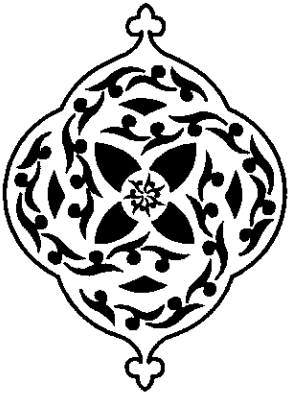

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

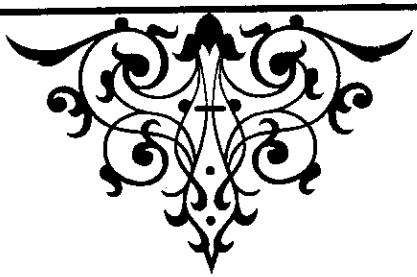

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں

"فقد يجتمع في الإنسان إيمان و نفاق، و بعض شعب الإيمان و شعبة من شعب الكفر، كما في الصحيحين عن النبي ﷺ أنه قال: ((أربع من كن فيه كان منافقا خالصا و من كانت فيه خصلة مهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: إذا حدث كذب و إذا ائتمن خان و إذا عاهد غدر و إذا خاصم فجر۔)) و في الصحيح عنه ﷺ أنه قال: ((من مات و لم يغز و لم يحدث نفسه بالغز و مات على شعبة نفاق۔))

[مجموع الفتاوى لابن تيمية: 520/7]

"کبھی ایک انسان میں ایمان اور نفاق جمع ہو جاتے ہیں اور کچھ ایمان کے شعبے اور کفر کے شعبوں میں سے کوئی شعبہ جیسا کہ صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں نبی ﷺ سے روایت ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: چار خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی گئی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے اور جب عہد کرے تو غدر کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ کرے اور صحیح مسلم میں نبی ﷺ کی حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مر گیا اس حال میں کہ اس نے جہاد نہیں کیا اور نہ ہی اپنے نفس سے جہاد کی بات بیان کی وہ نفاق کے ایک شعبے پر مرا۔"

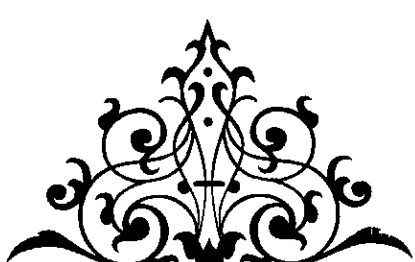

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 12

دو چیزوں کا بندہ میں جمع ہونا

بعض اوقات کسی بندہ میں کفر اور ایمان جمع ہو جاتے ہیں، بعض اوقات شرک اور توحید جمع ہو جاتے ہیں اور اسی طرح تقویٰ اور فجور و فسوق، نفاق اور ایمان بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

یہ وہ عظیم ترین اصول ہے جس میں خوارج، معتزلہ اور قدریہ وغیرہم نے اہل سنت و جماعت کی مخالفت کی ہے کیونکہ اس کی بنیاد پر اہل کبائر کا جہنم سے نکلنا اور عدم خلود کا انحصار ہے اور اس پر قرآن و سنت کے واضح دلائل ہیں۔

اس اصول کی بنیاد آیت قرآنی ہے:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝﴾ (یوسف: 106)

''اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے، مگر اس حال میں کہ وہ شریک بنانے والے ہوتے ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کے بارے میں بتایا باوجود اس کے وہ شرک کے مرتکب ہوئے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''من إيمانهم إذا قيل لهم: من خلق السماء و من خلق الأرض و من الجبال؟ قالوا: الله، و هم مشركون.))[1]

''ان کے ایمان میں سے ہے کہ جب انہیں کہا جائے آسمان کس نے پیدا کیا؟ اور زمین کس نے پیدا کی؟ اور پہاڑ کس نے پیدا کیے؟ کہیں گے: اللہ نے حالانکہ وہ شرک کرنے والے ہیں۔''

ابن ابی حاتم وغیرہ میں اس روایت کے الفاظ یہ بھی ہیں:

---

[1] تفسير ابن أبي حاتم: 2207/7، رقم: 12034۔ تفسير الطبري: 372/13-373۔ تحقیق دکتور عبداللہ عبدالمحسن الترکی۔ تفسير الدر المنثور: 40/4، ط: قديم: 348/8۔ تحقیق دکتور عبداللہ عبدالمحسن الترکی۔ اسی سیوطی نے ابوالشیخ کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فذلك إيمانهم و هم يعبدون غيره ."

یہ ان کا ایمان ہے حالانکہ اس کے سوا کی عبادت کرتے ہیں۔"

عکرمہ اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں:

"تسألهم: مَن خلقهم؟ و من خلق السماوات و الأرض؟ فيقولون: الله ، فذلك إيمانهم بالله ، و هم يعبدون غيره ." ❶

"تم ان سے سوال کرو کہ انہیں کس نے پیدا کیا اور آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ کہیں گے: اللہ نے۔ یہ ان کا اللہ پر ایمان ہے حالانکہ وہ اللہ کے سوا کی عبادت بھی کرتے ہیں۔"

قتادہ بن دعامہ السدوسی فرماتے ہیں:

"في إيمانهم هذا ، إنك لست تلقى أحدًا منهم إلا أنبأك أن الله ربه ، و هو الذي خلقه و رزقه ، و هو مشرك في عبادته ." ❷

"ان کے ایمان میں یہ ہے۔ یقیناً تو ان میں سے کسی ایک سے بھی ملاقات نہیں کرے گا مگر وہ تجھے خبر دے گا کہ اللہ اس کا رب ہے اور اسی نے اسے پیدا کیا اور رزق دیا ہے حالانکہ وہ اس کی عبادت میں شرک کرنے والا ہے۔"

عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے اس آیت کے بارے میں کہا:

"ليس أحد يعبد مع الله غيره إلا و هو مؤمن بالله ، و يعرف أن الله ربه ، و أن الله خالقه و رازقه ، و هو يشرك به . ألا ترى كيف قال إبراهيم: ﴿قَالَ أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُمُ ٱلْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىٓ إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝﴾ (الشعراء: 75-77) قد عرف أنهم يعبدون رب العالمين مع ما يعبدون قال: فليس أحد يشرك به إلا و هو مؤمن به . ألا ترى كيف كانت العرب تلبّي تقول: "لبيك اللّٰهُمَّ لبيك ، لبيك لا شريك لك ، إلا شريك هو لك ، تملكه و ما ملك؟" المشركون كانوا يقولون هذا ." ❸

"نہیں ہے کوئی بھی شخص جو اللہ کے ساتھ غیر کی عبادت کرتا ہے مگر وہ اللہ پر ایمان لانے والا ہے

❶ تفسير الطبري: 373/13 .
❷ تفسير الطبري: 375/13 .
❸ تفسير الطبري: 376/13- تفسير إبن أبي حاتم: 2208/7، رقم: 12038

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پہچانتا ہے کہ اللہ اس کا رب خالق اور رازق ہے حالانکہ وہ اس کے ساتھ شرک بھی کرتا ہے۔
آپ نہیں دیکھتے کیسے ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ''کیا کیا تم نے دیکھا کہ جن کی تم عبادت کرتے رہے تم اور تمہارے پہلے باپ دادا سو بلاشبہ وہ میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔'' یقیناً انہوں نے پہچانا کہ وہ رب العالمین کی عبادت کرتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ اس کے علاوہ کی بھی عبادت کرتے ہیں فرمایا: نہیں ہے کوئی بھی شخص جو اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے مگر وہ اس پر ایمان بھی لاتا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے عرب تلبیہ کہتے ہوئے بولتے ہیں۔ ''اے ہمارے اللہ ہم بار بار حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک جس کا تو مالک ہے اور وہ مالک نہیں ہے۔''
مشرکین کا یہ تلبیہ صحیح مسلم (1185) میں موجود ہے تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ''کلمہ گو مشرک'' ملاحظہ کریں۔

امام ابن کثیر نے مجاہد، عطاء، عکرمہ، شعبی، قتادہ، ضحاک اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کا یہی قول اس آیت کی تفسیر کے بارے نقل کیا ہے۔ ❶

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک مریض کے پاس آئے تو اس کے بازو میں دھاگا دیکھا تو اسے کاٹ دیا پھر فرمایا: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ (یوسف: 106) ❷

اس مقام پر ابن کثیر میں مزید کئی ایک احادیث بھی درج کی گئی ہیں جن سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ایمان و کفر، توحید و شرک ایک شخص میں جمع ہو سکتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:
''عبداللہ بن مسعود جب کسی ضرورت کے لیے گھر آئے دروازے پر پہنچ کر کھانستے تھے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اچانک وہ کہیں اس کام پر نہ آ جائیں جو انہیں پسند نہیں ہوتا۔ کہتی ہیں: ایک دن وہ آئے اور کھانسے اور میرے پاس ایک بڑھیا تھی جو مجھے بخار کے لیے دم کر رہی تھی، میں نے اسے چارپائی کے نیچے کر دیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آئے میری ایک جانب بیٹھ گئے تو انہوں نے میری گردن میں ایک دھاگا دیکھا اور کہا یہ دھاگا کیا ہے؟ کہنے لگی: یہ دھاگا جس میں میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ تو انہوں نے اسے پکڑا اور کاٹ دیا پھر فرمایا:
"إن آل عبدالله لأغنياء عن الشرك."

---

❶ تفسير ابن كثير: 609/3 بتحقيق عبدالرزاق المهدي.
❷ تفسير ابن أبي حاتم: 2208/7، رقم: 12040۔ تفسير ابن كثير: 610/3۔ بتحقيق عبدالرزاق المهدي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ عبداللہ کے گھر والے شرک سے بے نیاز ہیں۔''

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

"إن الرقي و التمائم و التولة شرك ."

''بے شک دم جھاڑ، گنڈے منکے اور شوہر کی محبت حاصل کرنے کے جادو شرک ہیں۔''

میں نے ان سے کہا: آپ یہ کیوں کہہ رہے ہیں، میری آنکھ میں تکلیف ہوتی تھی تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی تھی وہ اس کو دم جھاڑ کرتا تھا تو میری آنکھ سکون میں آ جاتی تھی۔ فرمایا:

"إنما ذلك من الشيطان ."

''یہ شیطانی عمل میں سے ہے۔''

وہ اس آنکھ میں اپنا ہاتھ مارتا تھا جب وہ دم جھاڑا کرتا تھا تو شیطان تک جاتا تھا تجھے تو اتنا ہی کافی ہے کہ تو اس طرح کہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا:

((أذهب البأس رب الناس إشف أنت الشافي لا شفاء الا شفاء ك شفاء لا يغادر سقما .)) ❶

''دکھ دُور کر دے اے لوگوں کے رب شفا عطا کر تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا کر جو کوئی بھی دکھ باقی نہ رہنے دے۔''

فضیلۃ الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے فوائد و مسائل میں ایک فائدہ یہ ضبط تحریر میں لائے ہیں:

"التمائم جمع تميمة و هي خرزات كانت العرب تعلقها على أولادهم يتقون بها العين في زعمهم ." ❷

''یعنی وہ منکے جو عرب لوگ اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے پہناتے تھے تمیمہ اور تمائم کہلاتے ہیں۔''

اس معنی میں وہ کوڑیاں، منکے، پتھر، لوہا، چھلے، انگوٹھیاں، لکڑی اور دھاگے وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں

---

❶ تفسير ابن كثير: 610/3۔ مسند أحمد: 110/6، رقم: 3615۔ ابو داود: 3883۔ مسند أبي يعلى: 5208۔ شرح السنة: 156/12-157، رقم: 3240۔ المستدرك للحاكم: 417/4-418، رقم: 217/2۔ اس حدیث کو حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے لیکن اس میں اعمش کا عنعنہ ہے۔

❷ النهاية لابن اثير، ج: 1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو جاہل لوگ بغرض علاج پہنتے ہیں اور پہناتے ہیں، اس میں وہ تعویذات بھی آتے ہیں جو کفریہ، شرکیہ اور غیر شرعی تحریروں پر مشتمل ہوتے ہوں لیکن ایسے تعویذات جو آیات قرآنیہ اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہوں انہیں ''تمیمہ'' کہنا قرآن وسنت کی ہتک ہے اس پاکیزہ کلام کو یہ برا نام دینا ناروا غلو ہے اس میں شبہ نہیں کہ قرآن کریم یا دعائیں لکھ کر لٹکانا رسول اللہ ﷺ سے کسی طرح ثابت نہیں حالانکہ اس دور میں کاغذ، قلم، سیاہی اور کاتب بھی مہیا تھے اور مریض بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتے تھے مگر آپ نے کبھی کسی کو یہ طریقہ علاج ارشاد نہیں فرمایا، آپ نے انہیں دم کیا یا مختلف اذکار بتائے یا کوئی مادی علاج تجویز فرما دیا۔

آیات یا دعاؤں کو بطور تعویذ لٹکانا بعد کی بات اور اختلافی مسئلہ ہے (ابن قیم: الطب النبوی، الرقیہ) علمائے سنت کا ایک گروہ اس کا قائل و فاعل رہا ہے اور دوسرا گروہ انکاری علمائے راسخین کی اور ہماری ترجیح یہی ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے مگر کلام اللہ یا مسنون دعاؤں کو ''تمیمہ'' جیسا برا نام دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ ❶

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ شرکیہ و کفریہ طریقوں سے لوگوں کو جو فائدہ ہوتا ہے وہ درحقیقت شیطانی اثر ہوتا ہے۔ ❷

یہ بھی معلوم ہو گیا بسا اوقات ایک شخص میں توحید اور شرک، ایمان اور کفر بھی جمع ہو سکتے ہیں جیسے زینب جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں ان کے گلے میں انہوں نے دھاگا دیکھ کر اسے شیطانی عمل اور شرک قرار دیا ہے حالانکہ وہ ایک مومنہ عورت تھیں لہٰذا ہمیں کسی شخص کو کفر و شرک کرتے دیکھ کر اسے مشرک ہونے کا فی الفور فتویٰ جاری نہیں کرنا چاہیے، ہاں اس فعل یا قول کو کفر شرک ضرور کہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو کافرہ مشرکہ قرار نہیں دیا بلکہ ان کے فعل کو شرک کہا۔

علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی السندی اس حدیث پر لکھتے ہیں:

''شرك "أي من أفعال المشركين أو لأنه قد يفضي إلى الشرك إذا إعتقد ان له تاثيرا حقيقة و قيل: المراد: الشرك الخفي تبرك التوكل و الاعتماد على الله سبحانه و تعالى." ❸

''یعنی (دم جھاڑا، منکے، محبت کے تعویذ) یہ مشرکین کے افعال میں سے ہیں یا یہ شرک کی طرف لے جاتے ہیں جب ان کی حقیقی تاثیر کا عقیدہ بنا لیا جائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد

---

❶ سنن ابی داود و فوائد فضيلة الشيخ أبو عمار عمر فاروق سعيدي حفظه الله: 47/4، ط: دار السلام.

❷ ایضاً: 47/4

❸ حاشية السندي على مسند الإمام أحمد بن حنبل: 605/1، ط: دار المأثور للنشر و التوزيع بالرياض.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک خفی ہے جو اللہ پر توکل اور اعتماد کو ترک کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کئی لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود کفریہ اور شرکیہ افعال سرانجام دے جاتے ہیں۔''

اور ایک جگہ فرمایا کہ:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾

﴿وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (الحجرات: 14)

''بدویوں نے کہا ہم ایمان لے آئے، کہہ دے تم ایمان نہیں لائے اور لیکن یہ کہو کہ ہم مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو گے تو وہ تمھیں تمھارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کرے گا، بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ذُكر أن هذه الآية نزلت في أعراب من بني أسد." ❶

''یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت بنو اسد کے بدویوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر اس پر مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا قول لائے کہ "أعراب بني أسد بن خُزَيمة." ❷

اس سے مراد بنو اسد بن خزیمہ کے بدوی ہیں۔

یہی بات امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی رحمہ اللہ نے "زاد المسير في علم التفسير" (154/4) میں۔

قاضی محمد بن محمد العمادی الحنفی نے "تفسير ابي السعود" (185/6) وغیرہما نے لکھی ہے۔

اسی طرح قتادہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ آیت بدوؤں کے قبائل میں سے اس قبیلے کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو اپنے اسلام لانے کا احسان جتلایا اور کہا ہم اسلام لائے اور آپ کے ساتھ اس طرح نہیں لڑے جیسے فلاں فلاں قبیلے کے لوگ لڑے۔ ❸

اسی طرح سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں میں مال تقسیم کیا اور ان میں ایک آدمی کو کچھ بھی نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں کو دیا ہے اور فلاں کو کچھ نہیں

❶ تفسير الطبري: 388/21. ❷ تفسير الطبري: 388/21.

❸ تفسير الطبري: 391/21، تفسير الدر المنثور و غيرهما.

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ مومن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن یا مسلم'' یہاں تک کہ سعد رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تین مرتبہ دھرایا اور نبی اکرم ﷺ کہتے رہے: "أو مسلم" پھر فرمایا:

((إني لأعطي رجالا و أدع من هو أحب إلي منهم فلم أعطيه شيئا؛ مخافة أن يكبوا في النار على وجوههم .)) ❶

''بلاشبہ میں مردوں کو دیتا ہوں اور ان میں سے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہوں، اسے کچھ نہیں دیتا اس خوف کی وجہ سے کہ وہ آگ میں چہروں کے بل ڈال دیئے جائیں۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"و دل ذلك على أن ذاك الرجل كان مسلما ليس منافقًا؛ لأنه تركه من العطاء و وكله إلى ما هو فيه من الإسلام، فدل هذا على أن هؤلاء الأعراب المذكورين في هذه الآية ليسوا بمنافقين، و إنما هو مسلمون لم يستحكم الإيمان في قلوبهم، فادعوا لأنفسهم مقاما أعلى مما وصلوا إليه، فأدبوا في ذلك، و هذا معنى قول إبن عباس و إبراهيم النخعي، و قتادة، و اختاره إبن جرير." ❷

''اس حدیث نے اس بات پر دلالت کی ہے کہ وہ آدمی مسلمان ہے منافق نہ تھا اس لیے کہ نبی ﷺ نے اس کے لیے عطیہ ترک کر دیا اور اس کو اسلام کی طرف سپرد کر دیا جو اس میں تھا، پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ آیت مذکورہ بدوی ہرگز منافقین نہ تھے وہ محض مسلمان تھے ان کے دلوں میں ایمان مستحکم نہیں ہوا تھا انہوں نے اپنے لیے اس مقام سے اعلیٰ کا دعویٰ کر دیا جس تک وہ پہنچے تھے انہیں اس میں ادب سکھایا گیا اور یہی مفہوم عبداللہ بن عباس، ابراہیم النخعی اور قتادہ کے اقوال کا ہے اور امام ابن جریر طبری نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔''

---

❶ تفسير إبن كثير: 665/5- صحيح البخاري: 27- صحيح مسلم: 237/150- سنن أبي داود: 4683- تفسير الطبري: 389/21- سنن النسائي: 5007- تفسير عبدالرزاق: 234/2- مسند الحميدي: 69/68- مسند أبي يعلى: 778/714- صحيح ابن حبان: 163- حلية الأولياء: 191/6- مسند عبد بن حميد: 140- مسند البزار: 1087- تعظيم قدر الصلاة للمروزي: 560- كتاب الإيمان لابن مندة: 162/161- شرح أصول إعتقاد أهل السنة و الجماعة: 1494، 1495- تهذيب الآثار للطبري مسند إبن عباس، ص: 680- مسند الشاشي: 89- مسند الإمام أحمد: 107/3، رقم: 1522.

❷ تفسير ابن كثير: 666/5.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا ان اعراب کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ لوگ منافقین نہ تھے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے باوجود ایمان والے نہ تھے کہ ان کے پاس ایمان کا ایک جزء تھا جس نے ان کو عالم کفر سے نکال کر دائرہ اسلام میں داخل کروایا تھا۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إن الإسلام الكلمة و الإيمان العمل ."[1]

''بلاشبہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل ہے۔''

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فقيل لهم: قولوا أسلمنا، لأن الإسلام قول، و الإيمان قول و عمل ."[2]

''ان بدویوں سے کہا گیا تم کہو ہم اسلام لائے اس لیے کہ اسالم قول کا نام ہے اور ایمان قول و عمل کا نام ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ بسا اوقات اسلام کے ایک جزء کو اختیار کرنے سے بندہ دائرہ اسلام میں آ جاتا ہے اور وہ جزء شہادتین کا اقرار ہے اور باقی شعبوں پر عمل نہ کرنے سے اس کے اسلام میں نقص واقع ہو جاتا ہے بسا اوقات بندے میں اسلام کا ایک جزء ہوتا ہے باقی اجزاء کفر کے بھی ہوتے ہیں تو کفر و اسلام ایک آدمی میں جمع ہو سکتے ہیں اور یہ فیصلہ بعد میں کیا جا سکتا ہے کہ وہ مسلم ہے یا کافر اور غور کیا جائے گا کہ یہ کفر کی انواع میں سے کون سا کفر ہے۔ اکبر ہے یا اصغر ہے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فقد يجتمع في الإنسان إيمان و نفاق، و بعض شعب الإيمان و شعبة من شعب الكفر، كما في الصحيحين عن النبي ﷺ أنه قال: ((أربع من كن فيه كان منافقا خالصا و من كانت فيه خصلة مهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: إذا حدث كذب و إذا ائتمن خان و إذا عاهد غدر و إذا خاصم فجر .)) و في الصحيح عنه ﷺ أنه قال: ((من مات و لم يغز و لم يحدث نفسه بالغزو مات على شعبة نفاق .))"[3]

''کبھی ایک انسان میں ایمان اور نفاق جمع ہو جاتے ہیں اور کچھ ایمان کے شعبے اور کفر کے شعبوں

---

[1] تفسير الطبري: 389/21 .
[2] تفسير الطبري: 389/21 .
[3] مجموع الفتاوى لابن تيمية: 520/7 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی شعبہ جیسا کہ صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں نبی ﷺ سے روایت ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: چار خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی گئی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے اور جب عہد کرے تو غدر کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ کرے اور صحیح مسلم میں نبی ﷺ کی حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر گیا اس حال میں کہ اس نے جہاد نہیں کیا اور نہ ہی اپنے نفس سے جہاد کی بات بیان کی وہ نفاق کے ایک شعبے پر مرا۔''

رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ مسلمان میں ایمان اور نفاق جمع ہو سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام نے مجموع الفتاوی میں مذکورہ مقام کے بعد کئی ایک کتاب وسنت کی نصوص ذکر کی ہیں جو کہ لائق مطالعہ ہیں۔

پھر اس بحث کے آخر میں رقمطراز ہیں:

''و نظائر هذا موجودة في الأحاديث. و قال إبن بعاس و غير واحد من السلف في قوله تعالى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ و ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ و ﴿الظّٰلِمُوْنَ﴾ كفر دون كفر، و فسق دون فسق و ظلم دون ظلم.''

''احادیث میں اس کی کئی نظیریں موجود ہیں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور بہت سارے سلف صالحین نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہا: ''اور جس نے اللہ کے نازل کردہ دین کے ساتھ فیصلہ نہ کیا وہ کافر ہیں'' اور ''وہ فاسق ہیں'' اور ''ظالم ہیں۔'' یہ کفر دون کفر، فسق دون فسق اور ظلم دون ظلم ہے۔''

معلوم ہوا کہ ایک آدمی میں ایمان کے ساتھ کفر، فسق اور ظلم جمع ہو سکتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

''لم يكن المتهمون بالنفاق نوعا واحدا بل فيهم المنافق المحض، و فيهم من فيه إيمان و نفاق، و فيهم من إيمانه غالب و فيه شعبة من النفاق، و كان كثير ذنوبهم بحسب ظهور الإيمان، و لما قوي الإيمان و ظهر الإيمان و قوته عام تبوك، صاروا يعاتبون من النفاق على ما لم يكونوا يعاتبون عليه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل ذلك . "❶

''نفاق سے متہم لوگ ایک ہی نوع کے نہیں تھے بلکہ ان میں محض منافق بھی تھے اور وہ بھی تھے جن میں ایمان اور نفاق تھا اور وہ بھی تھے جن کا ایمان غالب تھا اور ان میں نفاق کا ایک شعبہ بھی تھا اور ان کے گناہوں کی کثرت ایمان کے ظہور کے حساب سے تھی اور جب ایمان مضبوط ہو گیا اور ایمان اور اس کی قوت تبوک والے سال ظاہر ہو گئی تو ان کی نفاق پر وہ سرزنش کی جاتی تھی جو اس سے پہلے نہیں کی جاتی تھی۔''

معتزلہ اور خوارج کسی گمراہی کی اصل وجہ بھی یہی تھی بقول ان لوگوں کے ایمان ایک چیز کا نام ہے اس میں کوئی بھی چیز زائل ہو جائے ایمان مکمل زائل ہو جائے گا اس لیے انہوں نے مرتکب کبائر کے بارے میں فیصلہ دیا کہ اس میں ایمان بالکل ہی ختم ہو گیا ہے اس لیے اس کو جہنم میں ہمیشگی کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الإيمان .))❷

''اس شخص کو بھی آخر کار جہنم سے نکال لیا جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا۔''

ثابت ہوا کہ بعض ایمانی شعبہ جات کے زوال سے ایمان زائل نہیں ہو گا، بلکہ وہ اللہ کی مشیت کے تحت ہو گا کہ چاہے معاف کر دے یا سزا دے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: 48)

''بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے۔''

خلاصة القول

① یہ عقیدہ کا بنیادی حصہ ہے کہ ایمان بڑھتا ہے اور کم ہوتا یعنی جیسے وہ ایمان کے شعبہ جات اور تقاضوں کی تکمیل کرتا ہے ایمان میں اس قدر اضافہ ہوتا ہے اسی طرح ایمان کے شعبہ جات کو چھوڑنے سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے بعینہٖ کفر کے ساتھ صورت حال ہوتی ہے۔

② اللہ تعالیٰ کی رحمت واسع ہے اور توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔

---

❶ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 523/7 .

❷ سنن الترمذي: 2781۔ صحيح البخاري: 22۔ صحيح مسلم: 183-184۔ سنن إبن ماجه: 60۔ صحيح إبن حبان: 7377۔ مسند أحمد: 11127 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطة نمبر

13

تکفیر پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہونا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی ابن ابی العز الحنفی فرماتے ہیں

"واعلم رحمک الله وإيانا أن باب التكفير وعدم التكفير باب عظمت الفتنة والمحنة فيه وكثر فيه الإفتراق وتشتت فيه الأهواء والآراء وتعارضت فيه دلائلهم۔"

[شرح العقيد الطحاوية: 482/2، ط: موسسة الرسالة: 732/1، ط: دار ابن الجوزية]

"جان لے اللہ تجھ پر بھی رحم کرے اور ہم پر بھی بلاشبہ تکفیر اور عدم تکفیر کا باب ایسا ہے جس کی وجہ سے فتن اور ابتلاء بہت بڑھ گئی ہے اور اس کی وجہ سے افتراق بڑھ گیا ہے اور خواہشات و آراء بکھر گئی ہیں اور ان کے دلائل میں تعارض واقع ہوا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ نمبر 13

تکفیر پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہونا

صرف اس کی تکفیر کی جائے گی جس کی تکفیر پر اہل سنت و جماعت اتفاق کر لیں یا اس کے کفر پر کوئی ایسی دلیل اور حجت قائم ہو جائے جس کا کوئی معارض نہ ہو۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و من جهة النظر الصحيح الذي لا مدفع له أن كل من ثبت له عقد الإسلام في وقت بإجماع من المسلمين ثم أذنب ذنبا أو تأول تأويلا فاختلفوا بعد في خروجه من الإسلام لم يكن لإختلافهم بعد إجماعه معنى يوجب حجة و لا يخرج من الإسلام المتفق عليه إلا بإتفاق آخر أو سنة ثابتة لا معارض لها." [1]

"صحیح نظر کی رو سے جس کا کوئی مقابل نہیں ہے ہر وہ شخص جس کا عقد اسلام کسی بھی وقت میں مسلمانوں کے اجماع کے ساتھ ثابت ہے پھر وہ کوئی گناہ کر لیتا ہے یا کوئی تاویل کرتا ہے اس کے بعد انہوں نے اس کے اسلام سے خارج ہونے میں اختلاف کیا۔ اس اجماع کے بعد ان کے اختلاف کا کوئی معنی نہیں جو حجت واجب کرتا ہو جس کے اسلام پر اتفاق ہے وہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا مگر ایک دوسرے اتفاق کے ساتھ یا ایسی سنت ثابتہ کے ساتھ جس کا کوئی معارض نہیں۔"

اس کے بعد فرماتے ہیں:

"و قد اتفق أهل السنة و الجماعة و هم أهل الفقه و الأثر على أن أحدا لا يخرجه ذنبه و إن عظم من الإسلام و خالفهم أهل البدع فالواجب في النظر أن لا يكفر إلا من اتفق الجميع على تكفيره أو قام على تكفيره دليل لا مدفع له من كتاب أو سنة." [2]

---

[1] التمهيد لإبن عبدالبر: 21/17۔ فتح المالك بتبويب التمهيد لابن عبدالبر على مؤطا الإمام مالك: 428/10، ط: دار الكتب العلمية.

[2] التمهيد لإبن عبدالبر: 22/17۔ فتح المالك: 428/10.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اہل السنہ والجماعۃ جو کہ اہل الفقہ والاثر ہیں، کا اس پر اتفاق ہے کہ کسی شخص کو اس کا گناہ اگرچہ وہ بڑا ہو اسلام سے خارج نہیں کرتا اور اہل البدع نے ان کی مخالفت کی ہے یقینی طور پر واجب ہے کہ کسی شخص کی تکفیر نہ کی جائے مگر جس کی تکفیر پر سب متفق ہوں یا اس کی تکفیر پر کتاب یا سنت کی ایسی دلیل قائم ہو جس کا کوئی معارض و مقابل نہ ہو۔''

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و الحق هو أن كل من ثبت له عقد الإسلام فإنه لا يزول عنه إلا بنص أو إجماع و أما بالدعوة و الافتراء فلا." ❶

''حق بات یہ ہے کہ ہر شخص جس کا اسلام کا عہد ثابت ہو جائے تو وہ اس سے نص شرعی یا اجماع کے بغیر زائل نہیں ہوتا، بہر کیف دعویٰ اور افترا پردازی سے اس کا اسلام زائل اور ختم نہیں ہوتا۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

"و من ثبت إسلامه بيقين لم يزل ذلك عنه بالشك." ❷

''اور جس شخص کا اسلام یقین کے ساتھ ثابت ہو جاتا ہے وہ اس سے شک کے ساتھ ختم نہیں ہوتا۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"و من ثبت إيمانه بيقين لم يزل ذلك عنه بالشك." ❸

''اور جس کا ایمان یقین کے ساتھ ثابت ہو جائے تو وہ اس سے شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا۔''

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"و لا نكفر إلا ما أجمع عليه العلماء كلهم." ❹

''اور جب تک تمام علماء جمع نہ ہو جائیں ہم کسی کی تکفیر نہیں کرتے۔''

شیخ عبداللطیف آل شیخ رحمہ اللہ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فإنه لا يكفر إلا بما أجمع المسلمون على تكفير فاعله من الشرك الأكبر، و الكفر بآيات الله و رسله، أو بشيء منها بعد قيام الحجة و بلوغها المعتبر

---

❶ الفصل لابن حزم: 268/2.

❷ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 466/12.

❸ مجموع الفتاوى لابن تيمية: 501/12.

❹ الدرر السنية: 102/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتكفير من عبدالصالحين و دعاهم مع الله ، و جعلهم أندادًا فيما يستحقه على خلقه من العبادات و الإلهية . "❶

''محمد بن عبدالوہاب کسی کی تکفیر نہیں کرتے مگر شرک اکبر کے مرتکب اور اللہ کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر یا ان میں سے کسی چیز کے ساتھ کفر جس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ بھی قیام حجت اور معتبر بلوغ حجت کے بعد جیسے اس شخص کی تکفیر جس نے صالحین کی عبادت کی اور اللہ کے ساتھ ان کو بھی پکارا اور عبادات والوہیت میں ان کو حصہ دار بنایا جو کہ اللہ کی مخلوق پر حق ہے۔''

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"و الشيخ رحمه الله لم يكفر إلا من كفره الله و رسوله ، و أجمعت الأمة على كفره ، كمن اتخذ الآلهة و الأنداد لرب العالمين . "❷

''شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے صرف اسے کافر کہا ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے کافر قرار دیا اور اس کے کفر پر امت کا اجماع ہو گیا جیسے وہ شخص جو اللہ رب العالمین کے لیے الٰہ اور حص دار بنالیتا ہے۔''

شیخ سلیمان بن سحمان شیخ محمد بن عبدالوہاب کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فلا يكفر إلا من كفره الله و رسوله و أجمع على تكفيره الأمة . "❸

''انہوں نے صرف اس کی تکفیر کی ہے جس کی تکفیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کی ہے اور اس کی تکفیر پر امت کا اجماع ہے۔''

ائمہ نجد کے فتاوی میں مرقوم ہے:

"فما تنازع العلماء في كونه كفرا ، فالإحتياط للدين التوقف و عدم الإقدام ، ما لم يكن في المسألة نص صريح عن المعصوم ﷺ .))❹

''جس کے کفر ہونے میں علماء کا آپس میں اختلاف ہو تو دین کے لیے احتیاط یہ ہے کہ اس میں توقف کیا جائے اور جلدی نہ کی جائے جس تک اس مسئلہ میں نبی معصوم ﷺ سے کوئی صریح

---

❶ مجموع الرسائل: 5/3۔ دعاوى المناوئين ، ص: 225 .

❷ مجمزعة الرسائل: 449/3۔ دعاوى المناوئين: 225 .

❸ السنة الحداد في الرد على علوي الحداد ، ص: 56-57۔ دعاوى المناوئين ، ص: 227 .

❹ الدرر السنة: 375/10 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نص نہ ہو۔''

اور فقہاء حنفیہ میں سے امام زرکشی فرماتے ہیں:

''ہمارے پاس اصل جو ہے وہ ایمان ہے ہم اس کو بغیر یقین کے ختم نہیں کر سکتے۔'' ❶

اور آخر میں قاضی ابن ابی العز الحنفی کی مشہور کتاب شرح عقیدہ الطحاویہ کی عبارت ملاحظہ ہوں:

"و اعلم رحمك الله و إيانا أن باب التكفير و عدم التكفير باب عظمت الفتنة و المحنة فيه و كثر فيه الإفتراق و تشتت فيه الأهواء و الآراء و تعارضت فيه دلائلهم ." ❷

''جان لے اللہ تجھ پر بھی رحم کرے اور ہم پر بھی بلاشبہ تکفیر اور عدم تکفیر کا باب ایسا ہے جس کی وجہ سے فتن اور ابتلاء بہت بڑھ گئی ہے اور اس کی وجہ سے افتراق بڑھ گیا ہے اور خواہشات و آراء بکھر گئی ہیں اور ان کے دلائل میں تعارض واقع ہوا ہے۔''

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"فإنه من أعظم البغي أن يشهد على معين أن الله لا يغفر له و لا يرحمه بل يخلده في النار فإن هذا حكم الكافر بعد الموت ." ❸

''سب سے بڑی بغاوت اور سرکشی یہ ہے کہ کسی معین شخص پر یہ گواہی دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا اور نہ اس پر رحم کرے گا بلکہ اس کو ہمیشہ کے لیے جہنم رسید کر دے گا تو یہ موت کے بعد کافر ہونے کا حکم ہے۔'' (جس کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ورہم جلد بازی میں فتویٰ اور فیصلہ صادر کر دیتے ہیں۔)

علامہ صالح آل شیخ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"أنَّ الإسلام و الإيمان ثَبَتَ في حق الشخص -في حق المعين- بدليل شرعي، فَدَخَلَ في الإسلام بدليل، فإخراجه منه بغير حجة من الله -عزوجل- أو من رسوله ﷺ هذا من القول على الله بلا علم و من التعدي -من تعدي حدود الله-، و من التقدم بين يدي الله عزوجل و بين يدي

---

❶ تحفة المحتاج لزركشي: 84/2 .

❷ شرح العقيد الطحاوية: 482/2، ط: مؤسسة الرسالة: 732/1، ط: دار ابن الجوزي .

❸ شرح العقيدة الطحاوية: 485/2، ط: مؤسسة الرسالة: 737/1، ط: دار ابن الجوزي .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسوله ﷺ و هذا فيه التحذير من هذا الأمر الجلل و هو مخالفة ما ثبت بدليل إلى الهوى أو إلى غير دليل لهذا يقول العلماء: من ثَبَتَ إيمانه بدليل أو بيقين لم يزل عنه اسم الإيمان بمجرد شُبْهَةٍ عَرَضَتْ أو تَأْوِيلٍ بَاْوَلَه، بل بد من حُجَّةٍ بَيِّنَةٍ لإخراجه من الإيمان، كما يقول إبن تيمية و لا بد من إقامة حجة تقطع عنه المعذرة."[1]

''بلاشبہ کسی معین شخص کے بارے میں اسلام و ایمان دلیل شرعی سے ثابت ہو تو وہ اسلام میں دلیل کے ساتھ داخل ہوا تو اسے دین اسلام سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی حجت کے بغیر نکالنا یہ اللہ پر علم کے بغیر بات کہنا اور حدود اللہ سے تجاوز اور اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا ہے اس میں اس خطرناک معاملے سے ڈرایا گیا ہے اور یہ جو چیز دلیل سے ثابت ہے اس کی مخالفت خواہش یا دلیل کے بغیر ہے۔ اسی لیے علماء کہتے ہیں جس کا ایمان دلیل یا یقین سے ثابت ہو اس سے صرف پیش آمدہ شبہ یا تاویل کی وجہ سے ایمان کا نام زائل نہ ہوگا جیسا کہ امام ابن تیمیہ کہتے ہیں اور اسی حجت قائم کرنا ضروری ہے جو اس سے ہر طرح کا عذر ختم کر دے۔''

خلاصة القول

① تکفیر معین کے لیے نصوص قطعیہ اور واضح ہونی چاہئیں۔

② تکفیر صرف اس کی جائے جو اس کا حقیقی مستحق وہ گا۔

③ جس کی تکفیر پر اہل سنت و جماعت متفق ہوں گے وہی تکفیر کا مستحق ہوگا۔

④ تکفیر کے لیے جو دلائل استعمال ہوں ان کا کوئی معارض نہ ہو۔

تم الفراغ منه بحمد الله و منه و فضله و كرمه و جوده و سخائه.

يوم الجمعة 1 مايو 2015م

الموافق 12 رجب 1436هـ

في الساعة الثامنة صباحا

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

[1] جامع شروح العقيدة الطحاوية: 741/1 ط: دار ابن الجوزي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

1 القرآن الكريم .

2 معالم التنزيل المعروف بتفسير البغوي ط إداره تاليفات أشرفية ملتان .

3 فتح القدير للشوكاني ط دار إحياء التراث العربي بتحقيق عبدالرزاق المهدي .

4 تفسير إبن أبي حاتم .

5 تفسير سفيان ثوري .

6 مختصر تفسير القرطبي ط دار الكتب العلمية اختصره الشيخ عرفان حسونة .

7 تفسير إبن كثير بتحقيق عبدالرزاق المهدي ط دار الكتاب العربي .

8 أسباب النزول للواحدي .

9 تفسير القاسمي المسمى محاسن التأويل ط دار الكتب العلمية .

10 تفسير عبدالرزاق ط دار الكتب العلمية بيروت .

11 الإستيعاب في بيان ألسباب ط دار إبن الجوزي .

12 تفسير فتح القدير الشوكاني ط أحياء التراث العربي بيروت .

13 تفسير أبي مسعود ط دار الفكر بيروت .

14 تفسير السعدي ط دار أحياء التراث العربي .

15 تفسير السعدي أُردو ط دار السلام .

16 الجامع لأحكام القرآن للقرطبي .

17 الكشف و البيان للثعلبي ط دار أحياء التراث العربي .

18 فتح البيان في مقاصد القرآن للنواب صديق حسن خان القنوجي ط دار الكتب العلمية .

19 التحرير و التنوير ط مؤسسة التاريخ العربي بيروت .

20 اضواء البيان في ايضاح القرآن بالقرآن للشيخ محمد الأمين الشنقيطي ط دار الكتب العلمية .

21 جامع البيان للطبري بتحقيق الدكتور عبداللّٰه بن عبدالمحسن التركي ط دار عالم الكتب .

22 تفسير طبري بتحقيق اسلام منصور عبدالحميد ط دار الحديث القاهرة .

23 الدرر المنثور في التفسير المأثور بتحقيق الدكتور عبداللّٰه عبدالمحسن التركي مركز هجر للبحوث و الدراسات العربية و الإسلامية .

24 زاد المسير في علم التفسير المأثور بتحقيق الدكتور عبداللّٰه عبدالمحسن التركي مركز هجر للبحوث و الدراسات العربية و الإسلامية .

25 زاد المسير في علم التفسير لإبن الجوزي بتحقيق عبدالرزاق المهدي ط دار الكتاب العربي .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

26 اللباب في علوم الكتاب لإبن عادل الدمشقي .
27 التفسير الكبير للإمام فخر الدين الرازي ط دار إحياء التراث العربي .
28 تفسير البحر المحيط لأبي حيان الاندلسى ط دار إحياء التراث العربي .
29 الهداية الى بلوغ النهاية لأبي محمد مكي القيسي ط جامعة الشارقة .
30 مدارك التنزيل و حقائق التأويل المعروف بتفسير النسفي ط مكتبة رحمانية لاهور .
31 الإكليل في استنباط التنزيل لجلال الدين السيوطي ناشر مكتبة فياض .
32 تاويلات أهل السنة للإمام الماتريدية أبو منصور محمد بن محمد الماتريدي الحنفي ط مؤسسة الرسالة .
33 لباب التأويل في معاني التنزيل المعروف بتفسير الخازن ط دار الكتب العلمية بيروت .
34 التفسير الثمين للشيخ محمد بن صالح العثيمين ط مكتبة الطبري .
35 التفسير المنير فى العقيدة و الشريعة و المنهج للدكتور وهبة الزحيلي .
36 تفسير القرآن الكريم للشيخ حافظ عبدالسلام بن محمد ط . دار الأندلس لاهور .
37 صحيح البخاري ط دار السلام .
38 فتح الباري بشرح صحيح البخاري لإبن حجر ، ط دار طيبة .
39 فتح الباري بشرح صحيح البخاري لإبن حجر ، ط سلفية .
40 شرح صحيح البخاري للشيخ محمد بن صالح العثمين ط دار المستقبل مصر .
41 أعلام السنن في شرح صحيح البخاري للخطابي ط دار الكتب العلمية .
42 الفجر الساطع على الصحيح الجامع للزرهوني ط مكتبة الرشد .
43 شرح صحيح البخاري لابن بطال ط مكتبة الرشد الرياض .
44 عمدة القاري شرح صحيح البخاري للعيني ط المكتبة التوفيقية .
45 عون الباري لحل أدلة صحيح البخاري للنواب صديق حسن خان القنوجي ط دار الكتب العلمية .
46 التوضيح لشرح الجامع الصحيح لابن الملقن ط دار الفلاح .
47 شرح الجامع الصحيح المعروف شرح صحيح البخاري للكرماني دار إحياء التراث العربي .
48 مصابي ح الجامع للدماميني ناشر الفاروق الحديثية .
49 كشف المشكل لإبن الجوزي ط دار الكتب العلمية .
50 اللامع الصبيح للبرماوي ط دار النوادر .
51 نعم الباري في شرح صحيح البخاري از غلام رسول سعيدي .
52 صحيح مسلم ط دار السلام .
53 المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم للإمام القرطبي ط دار إبن كثير دمشق بيروت .
54 إكمال المعلم بفوائد مسلم للقاضي عياض ط دار الوفاء .
55 شرح صحيح مسلم للنووي ط دار الكتب العلمية بيروت .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

56 المستدرك على الصحيحين للإمام حاكم النيشابوري ط دار إبن حزم .
57 المستدرك على الصحيحين للإمام حاكم النيشابوري ط دار التأصيل .
58 المؤطا للإمام مالك .
59 التمهيد لإبن عبدالبر ط مكتبة قدوسية .
60 فتح المالك بتبويب التمهيد لإبن عبدالبر على مؤطا الإمام مالك ط دار الكتب العلمية .
61 سنن الترمذي ط دار السلام .
62 التقرير الترمذي لمحمود حسن الديوبندي .
63 درس ترمذي مولانا محمد تقي عثماني ناشر مكتبة دار العلوم كراچی نمبر .
64 سنن إبن ماجة ط دار السلام .
65 سنن إبن ماجة مترجم ط دار السلام .
66 مصباح الزجاجة في زوائد إبن ماجة ط مكتبة المعارف مع السنن لإبن ماجة .
67 سنن أبي داؤد ط دار السلام .
68 سنن أبي داؤد ترجمة و فوائد فضيلة الشيخ ابو عمار عمر فاروق سعيدی حفظه الله ط دار السلام .
69 مسند طيالسي ط دار هجر .
70 سنن النسائي ط دار السلام .
71 صحيح إبن حبان ط مؤسسة الرسالة .
72 موارد الظمآن إلى زوائد إبن حبان للهيثمي ط دار الثقافة العربية .
73 السنن الكبرى للبيهقي ط دار المعرفة بيروت لبنان .
74 شعب الإيمان للبيهقي مكتبة الرشد .
75 بهجة الناظرين شرح رياض الصالحين للشيخ سليم بن عيد الهلالي ط دار إبن الجوزی .
76 شرح رياض الصالحين للشيخ محمد بن صالح العثيمين ط دار الكتب العلمية .
77 سنن سعيد بن منصور ط دار الباز مكة .
78 الآحاد و المثاني لإبن أبي عاصم ط دار الراية الرياض .
79 المعجم الكبير للطبراني ط دار إحياء التراث العربي .
80 المعجم الأوسط للطبراني ط مكتبة المعارف .
81 المعجم الصغير للطبراني ط دار إحياء التراث العربي .
82 الأحاديث المختارة لضياء الدين المقدسي ط مكتبة الأسدی مكة مكرمة .
83 صحيح الجامع الصغير ط المكتب الإسلامي .
84 مجمع الزوائد و منبع الفوائد ط دار الفكر .
85 إرواء الغليل للشيخ العلامة محمد ناصر الدين الألباني ط المكتب الإسلامي .
86 سلسلة الأحاديث الصحيحة للشيخ العلامة محمد ناصر الدين الألباني ط مكتبة المعارف .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

87 السيل الجرار للقاضي محمد بن علي الشوكاني ط دار إبن كثير طبع أوّل 1421هـ/ 2000م.
88 المصنف لإبن أبي شيبة ط دار السلفية.
89 المصنف لعبد الرزاق ط المكتب الإسلامي.
90 معرفة السنن و الآثار للبيهقي ط دار الكتب العلمية بيروت.
91 البحر الزخار المعروف بمسند البزار للإمام أبي بكر أحمد بن عمرو البزار ط مكتبة العلوم و الحكم المدينة المنورة.
92 كشف الأستار عن زوائد البزار للإمام الهيثمي ط مؤسسة الرسالة.
93 مسند أبي يعلى ط دار الثقافة العربية بيروت.
94 مسند أبي عوانة ط دار المعرفة بيروت.
95 مسند الحميدي ط دار المامون للتراث دمشق.
96 مسند الشاشي ط مكتبة العلوم و الحكم مدينة منورة.
97 مسند الدارمي ط دار المغني دار بن حزم بيروت.
98 مسند أحمد ط مؤسسة الرسالة.
99 حاشية السندى على مسند الإمام أحمد بن حنبل ط دار المأثور للنشر و التوزيع بالرياض.
100 المنتخب من مسند عبد بن حميد ط دار بلنسية.
101 مسند الشاميين ط مؤسسة الرسالة.
102 مسند الشهاب للقضاعي ط مؤسسة الرسالة.
103 تهذيب الآثار للطبري.
104 كتاب الآداب للبيهقي.
105 الأدب المفرد للإمام البخاري ط مكتبة المعارف الرياض.
106 شرح مشكل الآثار للطحاوى ط مؤسسة الرسالة.
107 أحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام ط دار الكتب العلمية بيروت.
108 شرح السنة للبغوي ط المكتب الإسلامي.
109 دلائل النبوة للبيهقي ط بيروت.
110 مدارج السالكين لابن القيم ط دار الصميعى.
111 كتاب الصلاة للإمام محمد بن نصر بن الحجاج المروزي الشافعي ط دار الكتب العلمية بيروت لبنان.
112 الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية و مجانبة الفرق المذمومة لإبن بطة بتحقيق أبي عاصم الحسن بن عباس بن قطب ط الفاروق الحديثية.
113 السنة للإمام أبي بكر الخلال دار الراية للنشر و التوزيع.
114 السنة للإمام أبي بكر الخلال دار الراية الفروق الحديثية.
115 كتاب السنة لعبد الله بن أحمد بن حنبل الشيباني بتحقيق أبي عبدالله عادل.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

116 السنة لإبن أبي عاصم ط المكتب الإسلامي .
117 كتاب السنة من مسائل الإمام حرب بن إسماعيل الكرماني بتحقيق أبي عبدالله عادل .
118 شرح العقيدة الطحاوية ط مؤسسة الرسالة ط دار إبن الجوزي .
119 العلو للعلي العظيم للإمام الذهبي ط دار الوطن .
120 مختصر العلو بتحقيق الامام الالبانى .
121 إيثار الحق على الخلق لابن الوزير دارالكتب العلمية بيروت .
122 شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة لهبة الله الطبرى اللالكائى ط دار طيبة الرياض .
123 الإقتصاد فى الإعتقاد للغزالى ط مكتبة صبيح .
124 كتاب الإيمان لابن مندة ط دارالكتب العلمية بيروت .
125 تهذيب الفروق للقرافى .
126 فيصل التفرقة بين الإسلام والزندقة للغزالى .
127 العواصم والقواصم لابن الوزير .
128 النهاية لابن اثير الجرزي .
129 القصيدة نونية لابن القيم ناشر مكتبة ابن تيمية .
130 القصيدة نونية مع شرحه ط دارالكتب العلمية بيروت .
131 القواعد المثلى فى صفات الله وأسمائه الحسنى لابن العثيمين .
132 المحلى بالآثار لابن حزم .
133 الفصل فى الملل والأهواء والنحل لابن حزم ط عباس احمد الباز .
134 طريق الهجرتين لابن القيم الجوزية .
135 الموافقات للشاطبى بتحقيق أبى عبيدة مشهور حسن آل سلمان .
136 كتاب الاعتقاد للبيهقى ط دار ابن حزم .
137 اقتضاء الصراط المستقيم لابن تيمية بتحقيق دكتور ناصر عبدالكريم العقل ط مكتبة الرشد الرياض .
138 مدارج السالكين لابن القيم ط دارالكتب العلمية بيروت .
139 مدارج السالكين لابن القيم ط دار الصميعى .
140 كتاب الصلاة وحكم تاركها لابن قيم ط دار ابن كثير بيروت .
141 التحذير من فتنة التكفير للشيخ الامام الألبانى .
142 معارج القبول للحافظ الحكمى .
143 مفتاح دار السعادة لابن القيم .
144 الموسوعة الفقهية الكويتية .
145 كتاب الأم للشافعى .
146 الإستغاثة فى الرد على البكرى لابن تيمية ط دار الوطن الرياض

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

147 المغنی لابن قدامة المقدسی ط دار الحدیث القاهرة .
148 نیل الأوطار بتحقیق محمد صبحی بن حسن حلاق ط دار ابن الجوزی .
149 الاربعین فی صفات رب العالمین للامام الذهبی ط مکتبة العلوم والحکم، المدینة المنورة .
150 طبقات الحنابلة للقاضی أبی الحسین محمد بن أبی یعلی ط دارالمعرفة بیروت .
151 طبقات الحنابلة للقاضی أبی الحسین محمد بن أبی یعلی ط مکتبة العبیکان .
152 المغنی لابن قدامة .
153 الدرر السنیة فی الأجوبة النجدیة ط الریاض .
154 مجموع مؤلفات الشیخ محمد بن عبدالوهاب .
155 دعاوی المناوئین لدعوة الشیخ محمد بن عبدالوهاب .
156 منهاج التاسیس والتقدیس .
157 مجموعة الرسائل والمسائل النجدیة .
158 کتاب الإستغاثة فی الرد علی البکری ط مکتبة دارالمنهاج، و ط دار الوطن، ط غرباء اثریة .
159 مصباح الظلام فی الرد علی من کذب الشیخ الامام ط وزارة الشؤون الإسلامیة والأوقاف السعودیة .
160 الإستغاثة فی الرد علی البکری ط دارالمنهاج، و ط دارالوطن .
161 کتاب التوحید لابن مندة .
162 الرد علی من قال القرآن مخلوق .
163 الکامل فی ضعفاء الرجال للامام احمد ابن عدی ط المکتبة الاثریة سانگله هِل باکستان .
164 الاسماء والصفات للبیهقی .
165 کتاب التوحید لابن خزیمة .
166 الصارم المسلول لابن تیمیة ط نشر السنة ملتان و ط دار ابن حزم .
167 الصارم المسلول ابن تیمیة اردو ط مکتبة قدوسیة 2011 م .
168 التسعینیة لابن تیمیة ط مکتبة المعارف الریاض .
169 منهاج السنة لابن تیمیة بتحقیق دکتور احمد رشاد سالم ط اولی 1406هـ بمطابق 1986 م .
170 مجموع الفتاوی لابن تیمیة .
171 مجموعة الفتاوی لابن تیمیة ط دار الجیل الطبعة الاولی 1418هـ ، 1997 م .
172 مؤلفات الشیخ الامام محمد بن عبدالوهاب: 25/6 القسم الخامس الرسائل الشخصیة، وفی نسخة 14/3 الرسائل الشخصیة .
173 منهاج أهل الحق والإتباع .
174 راه سعادت کتاب "طریق الهجرتین وباب السعادتین" کا ترجمة از عبدالعلیم اصلاحی، طبع رئاسة إدارة البحوث العلمیة والإفتاء الریاض .
175 التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر لابن حجر العسقلانی ط دارالکتب العلمیة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیروت .
176 روضة الطالبین للنووی .
177 تحفة المحتاج لزرکشی .
178 معرفة الصحابة لأبی نعیم الأصبهانی ط دارالکتب العلمیة .
179 الإصابة فی تمییز الصحابة ط دارالکتب العلمیة .
180 الإستیعاب فی معرفة الأصحاب ط دارالکتب العلمیة .
181 اسد الغابة فی معرفة الصحابة ط دارالکتب العلمیة .
182 سیر اعلام النبلاء للامام الذهبی ط مؤسسة الرسالة .
183 حلیة الأولیاء وطبقات الاصفیاء ط دارالکتب العلمیة .
184 تاریخ دمشق لابن عساکر ط دارالفکر .
185 کتاب الأسامی والکنی لأبی احمد الحاکم ط مکتبة الغرباء الاثریة المدینة المنورة .
186 تهذیب الکمال للمزی ط مؤسسة الرسالة .
187 الأسنة الحداد فی الرد علی علوی الحداد .
188 تحفة المحتاج لزرکشی .
189 شرح الامام علی القاری علی کتاب الفاظ الکفر ط دارالفضیلة بالریاض .
190 شرح الامام علی القاری علی کتاب الفاظ الکفر ط دارالعلا مصر .
191 الأعمال الکاملة لمحمد عبده المصری بتحقیق دکتور محمد عمارة ط بیروت .
192 غایة المرام فی تخریج احادیث الحلال والحرام للشیخ العلامة محمد ناصر الدین الالبانی ط المکتب الإسلامی .
193 الفاظ المترادفة للرمانی .
194 مختار الصحاح الرازی ط دار أحیاء التراث العربی بیروت .
195 معجم مقاییس اللغة ط رار أحیاء التراث العربی بیروت .
196 المفردات فی غریب القرآن ط ایران .
197 نصب الرایة فی تخریج الأحادیث الهدایة للزیلعی ط دار نشر الکتب الإسلامیة بلاهور .
198 مختصر القدوری ط مکتبة البشری .
199 الهدایة للمرغنانی الحنفی ط بیروت .
200 شرح الفقة الأکبر لملا علی القاری ط قدیم .

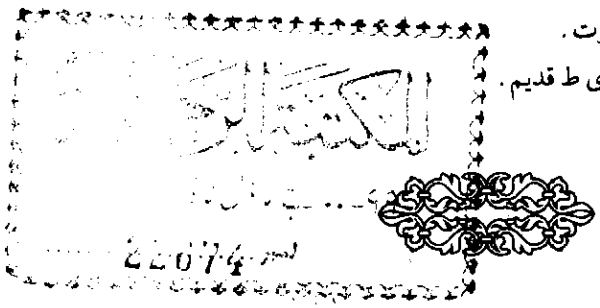

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شیخ الاسلام والمسلمین امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا آخری قول

امام ذہبی رحمہ اللہ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ کا کلام نقل کرنے کے بعد اپنے اور اپنے شیخ محترم ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"قلت و بنحو هذا أدين، و كذا كان شيخنا ابن تيمية في أواخر أيامه يقول أنا لا أكفر أحدا من الأمة، و يقول قال النبي ﷺ لا يحافظ على الوضوء إلا مؤمن فمن لازم الصلوات بوضوء فهو مسلم."

(سير أعلام النبلاء: 88/15)

"میں کہتا ہوں کہ میں اس طرز کو اپناتا ہوں اور اسی طرح ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں کہتے تھے کہ میں امت میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتا اور کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وضو کی حفاظت مومن کے علاوہ کوئی نہیں کرتا" تو جس نے وضو کے ساتھ نمازوں کو لازم کرلیا وہ مسلم ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ امام ذہبی اور ان کے شیخ امام ابن تیمیہ رحمہما اللہ کا بھی آخری فیصلہ یہی ہے کہ وہ کسی مسلم کی تکفیر نہیں کرتے تھے اور احتیاط کی روش اپنانے میں ہی خیر ہے۔ بعض لوگ امام ابن تیمیہ وغیرہ کی مجمل عبارات پیش کر کے لوگوں کی تکفیر پر کمربستہ ہیں، جو اسلام اور اہل اسلام کے لیے بدنما دھبہ ہیں۔ ایسے جہال علمائے کرام کی تکفیر سے بھی نہیں چوکتے۔

ISBN: 978-969-9860-12-4

DAR-UL-MARIFA
2nd Floor, Al-Fazal Market,
17 Urdu Bazar, Lahore (PAK)

Ph +92-321-4210145 +92-42-37361321 www.facebook.com/darulmarifa darulmarifa@gmail.com

WWW.DARULMARIFA.COM

Noon printers 0321-4167895, 4503606